

## فہرست کا خانہ

# صفحہ	عنوان	# لیجر
1-4	یقین	1
5-7	تکوا	2
8-9	خدا کی اطاعت	3
10-12	پیش گوئی اور عملی اختیار کی پابندی	4
13-14	(خطرہ) (خلاص)	5
15-17	پیش گوئی کی اخلاقیات	6
18-19	(عملی قوتوں) (عبادت)	7
20-23	اسلامی طرز عمل	8
24-27	علم اور اس کا اسلامی تصور	9
28-32	علم اور اس کا اسلامی تصور	10
33-38	اسلامی معشرتی نظام	11
39-42	کہنے اور بات کرنے کے انتظامات	12
43-49	والدین کا احترام	13
50-54	برادر	14
55-59	ایمانداری اور ذمہ داری	15
60-62	معافی	16

**يَقِين**

- ایمان کی تعریف  
ایمان کے بنیادی اصول (faith)  
ایمان کا پہل  
ایمان کے بنیادی اصول

- |                         |                    |
|-------------------------|--------------------|
| 1. اللہ پر ایمان        | (توحید / وحدانیت)  |
| نبیوں پر ایمان prophets | (نبویات اور رسالت) |
| آخرت کی زندگی the       | (یوم فیصلہ)        |

### ایمان کی تعریف

اسلام کی خصوصی اصطلاحات پر اعتقاد کا مطلب، خدا کے انبیاء کو اس طرح ملنا، یعنی بے تسلیم کریں کہ ہماری رہنمائی کے لئے خدا نے ان کے پاس ایسے علم کی تصدیق کی تھی جو حد سے زیادہ نہیں تھا ہماری ذہانت اور افہام و تفہیم، اور، اسی بنا پر، تصدیق کرنے کے لئے کہ ان کے ذریعہ ہمیں کیا بتایا گیا تھا جیسے خدا کی طرف سے، اور ان کے لئے ہوئے منیب کو الہی منیب کے طور پر قبول کرنا۔

- ایمان کے بنیادی اصول
1. "اللہ پر ایمان"

تحدد اواله 0 دمصل 0.ا 0 مـ 0 ويـ ملو. 0 0.ا 0 نكي ملو. 0 )

"اللہ پر ایمان چار احاطوں پر مبنی ہے"

Allah = لك : we lan : ad : i : لك : val : انا نحن هو الله

“... ॐ नमो भगवते वासुदेवाय ॥”

2. وہی بے جو ساری کائنات کا مالک ہے۔

وہ اکیلا ہی ملستر ہے اور اس میں ہی کوئی ترمیم کرنے کا مجاز ہے۔  
گفتات اس کی مرضی کے مطابق۔

صرف اور صرف اس کی عبادت کی جائے اور اس کا کوئی شریک نہ ہو۔ alone.

اللہ کا وجود

قرآن نے ہمیں واضح طور پر بتایا ہے کہ اللہ کے وجود کا ثبوت ہمارے ہی اندر موجود ہے۔ کیسے کیا ہم پھر کسی ایسی چیز کا انکار کر سکتے ہیں جو اس کی سچائی کے ثبوت کے طور پر ہمارے پیشانیوں پر بڑا لکھا ہوا ہے۔ اللہ فرماتا ہے:-

نور صبتے نوا مکس فٹا یفو

"کون یقین رکھتا ہے ، اور اپنے آپ میں ، تو کیا تم نہیں دیکھتے ہو؟"

ہمارے نلوں کی بہت گہر تئیں ہیں، ہم معلوم ہوا ہے کہ اللہ موجود ہے، جب مشکلات کا سامنا کرنا پڑتا ہے اور جدیقتی ہے، ہم اپنی وفادار فطرت اور مینٹی جلیٹ کی وجہ سے اس کا پناہ مانگتے ہیں وہی ہے ہمارے ہندو انداز اور چاروں طرف اس کے وجود کے لاتعداد ثبوت، ہمارا ذہن شعور بنو جوا ہے، دل، لاشعوری طور پر اس میں، لیکن ہمارا شعور نفس، یہی ہماری وجہ ہے، اس کے وجود کو قبول کرتا ہے۔

عقیدے کی دوسری بات یہ ہے کہ اللہ ہی تمام تخلیقات کا پالنے والا ہے۔ اس کا مطلب یہ ہے کہ آپ لے لے کر اللہ کی جگہ الٰہی سے یہ مانتا ہوں کہ اللہ ہی تمام مجاہد کا خالق ہے۔ وہ قہتا جلدتا۔ اسمعیٰ جسون اور پورے دکھائی کے ساتھ جوشیدہ بھی، پیدا کیا۔ دنیا اس نے ان مزاری مہنوں کے اور طرح کے حیرت انگیز تخیل وضع کی کہ علم، علم کا طبیعت اور فلکیات، ان میں سے صرف چند ایک کو مدبران کر کے من کاہل ہوا ہے۔ یہ ایک اور پورا عالم ہے، ان تمام جہتوں کی ہر چھٹی ہر چھٹی چیز کے بارے میں اس کے ساتھ لکھا ہے کہ ایک دھوکہ کے گتے ہیں یعنی یہی شکل کن طرح کی ہے، یا یہ اپنی اس گتے جراثیم تیرے ہیں ان کا سقز اور حمہ گتے ہیں ان کے انتخاب کندہ کیا ہیں؟ وہ صرف اتنا جانتا ہے کہ اس گتے گھومے والے الجھران ہوتے ہیں، کیا عبوری ہوتا ہے

حقوق اشاعت و رجسٹرڈ یونیورسٹی آف پاکستان ©

VU

ISL2017 - اسلامی علوم

ان میں تبدیلیاں رونما ہوتی ہیں، ان کے اعدادوشمار اور حرکیات کی نوعیت کیا ہے، وہ کیا شکل اختیار کرتے ہیں اور کیا ان کی تبدیلی کی خصوصیت یہ ہے۔

وہ تنہا ماسٹر ہے اور وہ ہی کائنات میں کوئی بھی ترمیم کرنے کا مجاز ہے اس کی مرضی کے مطابق

اس طرح ، وہ دنیا کا نگہبان ہے۔ اس نے ہر چیز سے کچھ دیا اور وہ ان کی دیکھ بھال کرتا ہے۔ وہ ان کے حالات اور کردار میں ردوبدل اور تبدیلی لاتا ہے۔ اس نے ہر شخص کو پلے سے متعین کر دیا ہے اور بے اس کائنات کے ہر ایٹم کے لئے ہر شے کا ہر شخص اس کے پس کاشی معقول وجہ سے اس کا سراغ لگا سکتا ہے۔ اس میں ہر ذیمنی حاصل کرو۔ یہ عینہہ کا دوسرا کلام ہے اور اس کو قبول کرنا اور اس کو پھر کرنا واجب ہے۔

لیکن، کیا صرف اس کو ایمان کے مضمون کے طور پر قبول کر کے مومن بن جاتا ہے؟ یہی اعلان کرنا ہے  
 تم سے پہلے کہ اس کی کفایت کا خالق ہے اور وہی ہر چیز کا ڈھنگاں ہے۔ کرے گا  
 کیا آپ صرف اس کی امان کی وجہ سے اسے مومن مانتے ہیں؟ نہ کہ، اعلان کافی ہے۔  
 ایک مومن، کیونکہ قدیم زمانے کی تبتی سی قوموں نے یہ اعلان کیا ہے۔ قریش کے مشرکین، جن کے  
 فیثرنہ پیغمبر اسلام نے انکار کیا اور جن لوگوں کے خلاف انہوں نے جہاد کیا، انہوں نے بھی کہا کہ اعلان کیا  
 خدا کے دلوں اور اس کے وجود سے بھی انکار نہیں کیا۔

صرف ایک ہی خصوصی طور پر پوجا جائے گا اور کسی کو کوئی رفاقت نہیں ہے۔ جب آپ تسلیم کریں گے کہ اللہ موجد ہے، جبوں کا پائنے والا ہے، اسے ملانے کا ملک ہے۔

موجودی، پھر یہ ضرورت ہے ہمارے کہ عبادت میں اس کا کوئی شریک نہ ہو جائے۔ اور نہ ہی کوئی چاہئے ان کے علاوہ کسی ہی کی مشورت و مشورے میں عبادت کی جاتے جس کو اس کا مختلف مقام ہے۔ اسے فضل کے (114) اس شریع کے ایک مقام پر پہنچوں، جو *Surah* میں اس کو صرف نصیحت ہے۔ سرور دوسری تفسیر ان لوگوں کی رہنمائی کا کرتی ہے کہ جو یہ اعتراف کرتے ہیں کہ اللہ ہی ہے مالک ہے اور وہی ہے ایک ہے تمام جہانوں کے مالک، اللہ کے وحدانی میں اس کے اعتقاد کے مطابق ہیں کرتے جو واقعی اللہ کی الوہیت کا تقاضا ہے سرور کہتے۔

ساهدنا برب نو عالق 0 ساهدنا لکلم 0 ساهدنا 0۱

(آپ کہتے ہیں: "میں انسانوں کے رب، انسانوں کے بادشاہ، انسانوں کے خدا کی پناہ میں آیا ہوں (114، 1-3)

2

## "پیشن گوئی پر یقین"

**پیغمبر کی تعریف**

انبیاء بھی انسان ہیں۔ وہ الہی سے فیض یاب نہیں ہیں کیونکہ الوہیت خوبی ہے

نبی بے محل ہے۔ البتہ انبیاء کی ایک مخصوص خصوصیت ہے جس پر وحی نازل ہوتی ہے Allah ا ان پر؛ اللہ سبحانہ و تعالیٰ کا فرمان ہے

[illegible]

"اور ہم نے تم سے پہلے رسول نہیں بھیجے بلکہ یہ کہ انہوں نے کھانا کھایا اور بازاروں (بزاروں) میں چلے گئے۔"

"انبیاء کرام پر ایمان تین احاطوں پر مبنی ہے"

1. اسلام انبیاء کرام کے درمیان کوئی امتیاز نہیں کرتا ہے۔

## 2. تمام انبیاء انسان ہیں

### 3. انبیاء کے معجزات پر ایمان

اسلام انبیاء کرام کے درمیان کوئی امتیاز نہیں کرتا ہے۔

دوسرے نبیوں کے مائے والوں میں بھی ایسے لوگ موجود ہیں جو نبیوں کے بارے میں ناگوار بات کرتے ہیں دوسری بات یہ ہے کہ وہ جن کی پیروی کرتے ہیں، لیکن اسلام نے یہ لازمی قرار دیا ہے کہ تمام انبیاء و ائمتہ ہی احترام اگر کیا کرنی شخص کسی نبی سے گھٹتی کے ساتھ کرتا ہے یا اس کی ملامت کرتا ہے تو وہ خدا کی خلاف ورزی کرتا ہے

هتكنلمو الله نابن ما لك نونمو ملاو مر ن م هيلنا انزنا ذات مبل و سربلا ن ما

ريصملا كيلاو متنبير كئارغء نامنعطو ذاتنعمم اولاقو مر ن لحا ني قرفنلا لسرو هبتكو"

رسول نے قبول کیا جو اس پر اپنے رب کی طرف سے نازل کیا گیا تھا اور مسلمانوں نے بھی۔ کے تمام وہ خدا پر اور اس کے فرشتوں پر اور اس کی کتابوں اور اس کے رسولوں پر یقین رکھتے تھے اور کہتے ہیں، "ہم حق اشاعت ورجوئل یونیورسٹی آف پاکستان ©

2

VU

ISL2017 - اسلامی علوم

اس کے رسولوں میں سے کسی میں تفریق نہ کرو " اور وہ بولے " ہم نے سنا اور " قبول کیا ہم آپ کے، معاف، جانتے ہیں، ہمارے رب اور ہماری ہی، طرف آپ کے، واپس، ہر

دوسرے لفظوں میں ، ایک مسلمان موسیٰ اور عیسٰی کو جس طرح پیار کرتا ہے اور اس کا احترام کرتا ہے اسی طرح اس سے محبت کرتا ہے اور اس کا احترام کرتا ہے کی طرح ، یہی بلا تفریق ان سب کی تعظیم کرتا ہے۔ یہ like نہیں من و اپنے ہمہی نہیں ان کا مطلب یہ ہے کہ اگر پوری عیسائی پوچھا ہے تو اسے موسیٰ اور یقین نہ کرنے کا کوئی نقصان بھی ہوگا۔ اس کے بجائے ، وہ موسیٰ اور عیسٰی علیہ السلام دونوں کو یقین کر کے فائدہ اٹھاتے ہیں۔ اگر کسی کو یہ ہے عیسائی یا یحییٰ جاتا ہے مسلمان : وہ یہی کرلی صلی اللہ علیہ وسلم پر یقین نہ کرنے کے ساتھ ساتھ سارے خدا کو ملتے میں بھی نقصان بھی پہنچا ہے نبی اور رسول۔

تمام انبیاء امتثال ہیں۔

تمام انبیاء انسان ہیں۔ دوسرے انسانوں کی طرح یاد پڑتے ہیں اور ان کی طرح جڑ جھٹکتے ہیں۔ دوسرے انسانوں کی طرح بیمار اور ان کی طرح صحت پاتے ہیں۔ وہی جسمانی امور انسان سے مختلف نہیں ہیں۔

مخلوق یا ان کی ان کے جسم کی ساخت، ان کے اعضاء اور ان کے اعضاء کی ظاہری شکل خون کی گردش اور ان کی ترقی کا تسلسل ہے۔ دوسرے انسانوں کی طرح کھاتے پیتے ہیں۔

میں الوہیت کی کوئی خصوصیت موجود نہیں ہے جو صرف ان کے جسمی صلوٰۃ کی اور اس کے لئے مخصوص ہے۔ ایسے، تکم، انسان ہونے کے باوجود، ان کا ایک امتیاز ہے جن پر اللہ تعالیٰ ہوتا ہے۔ ان کی طرف سے۔

اور ، یہ کوئی معمولی بات نہیں ہے جب وحی کے وقت ابتدائی کمیونٹیل بھڑک اٹھی تھیں انسان پر اللہ کی طرف سے اتاری ، جس پر اللہ نے ان کی پریشانی کو ناجائز کہا اور کہا۔

مہمبر ددء ق دص مدق مہل نالئونما ن ۛ شہاشبرو ساهنلا رذننا نا مہمنلجر نیحا ونیحیحو نا ذاتہجء ساهنلا نہاکا

کیا یہ لوگوں کے لئے تعجب کی بات ہے کہ ہم نے ان میں سے ایک شخص پر وحی کی: لوگوں کو ڈرانا اور دینا مومنوں کو خوشخبری ہے کہ وہ اپنے پروردگار کے ساتھ واقعی گامزن ہیں؟

[illegible]

تم کہتے ہو: میں بھی تم جیسے آدمی ہوں۔ مجھے حکم آیا ہے کہ تم پر ایک ہی بندہ کی عبادت ہے خود مختار۔

[illegible]

"انہوں نے کہا: "کیا خدا نے رسول کو بطور انسان بھیج دیا ہے؟"

انبیاء کرام کے معجزات پر ایمان

[illegible]

آخر یہ نامکمل چیزیں کیسے ممکن ہوئیں؟ کیا جلد کے نامکملوں کو سے ایک ہی  
 اقسام کا نامکمل نام لیا گیا۔ واقعتاً جو ہم دیکھتے ہیں اسے استعمال نہیں کرتے  
 ہو رہا ہے اور ہم انہیں صرف لڑکی کی وجہ سے نامکمل سمجھتے ہیں۔ اس کی مثال اینٹن کا واقعہ ہے  
 یا دوسرے نامکمل، دوسری قسم کا "نامکمل" کیا یہ واقعی مثال طور پور نامکمل  
 مثال کے طور پر، موجود اور موجود example example تاریخ کی صفحہ کا ایک وجود  
 کی دوسری کی مخالفت کرتے ہیں، اور کسی نے ایک ہی کج طرح موجود اور اس میں غیر حاضر نہیں نامکمل  
 ، ایک ہی وقت۔ اس طرح ، چیزیں ایک ہی وقت میں مختلف نامکمل نہیں لے سکتی ہیں۔ ایک کباب، کباب  
 ، ایک ہی وقت میں روٹی کا کباب نہیں لے سکتا۔

علی طور پر نامسک "واقعات" ناقابل فہم ہیں لیکن نام نہاد نامسک واقعات عام حالات میں ہمارے سببستی علم اور ترقی کے ذریعہ ممکن ہوئے اور ہوا ہے۔ یہ معمول بن جاتا ہے کہ کیا اللہ جو قادر مطلق طاقتور ہے خود ن قوانین کی ابتدا کی ہے، ممکن نہیں ہے نامسک؟ یقینی طور پر، قادر مطلق اللہ کسی چیز کو ایسا کرے، جو خداوند میں نامسک ہے حق اشاعت ورجول یونیورسٹی آف پاکستان ۵

3

ISL2017 - اسلامی علوم

عام حالات ، لہذا۔ اگر ہم ایک سچی رپورٹ کے ذریعے سنتے ہیں کہ اس کے تحت کوئی چیز ناممکن نہیں ہے عام حالات واقع ہوئے ہیں ، ہم اسے ایک حقیقی واقعہ کے طور پر لیں گے اور اسے قبول کریں گے۔

3. (حرف زندگی میں زندگی) (انصاف کا دن)

اختر کی زندگی ہی حقیقی زندگی ہے۔ صحافت اس کو دیکھنے سے قاصر ہیں اور کمزور  
بقین نہ کرو کہ ان کے بارے میں کیا کہا جاتا ہے۔ لیکن ایک بصیرت والا اور حکمت والا اور  
فہم جلتے ہیں کہ انسانی زندگی مراحل سے گزرتی ہے۔

ایک وقت ایسا جب یہ بیت ہی آدمی اپنی ماں کے بیت میں مقیم تھا۔

سزا گئی پوچھنا اور جیسے اس کی حدود میں سائل نہیں رہا۔ اگر وہ اس وقت سچا سکا تھا تو، ہوگا اور رشتہ کو اصل زندگی میں آج بھی ہے اسے چھوڑنا اور رحم کے صنوبر سے بلے رہے راضی نہیں ہوگا۔

اس کی ماں، جب تک کہ اسے زیربستی اس سے نہیں بٹا دیا جاتا۔ اگر وہ بولنے کے مقابلہ میں اس کی بات پر غور کرتا

اس کی موت کے طور پر ابھر کر سامنے آئے اسے اندھیرے کپڑے میں دفن کرانے کے عزم میں، بالکل اسے ادب نہیں

پیدل، جس کا مطلب ہے کہ اس کی بات کو چھوڑنے کے بعد اسے وسیع و عریض میں اپنا ہونا

اسی طرح سے ہم اس کی دنیا سے موت کے خاتمے پر غور کرتے ہیں، حالانکہ یہ بھی ہماری طرح کی ایک قسم ہے۔  
میں منتقل ہونا، جو ایک ہے to بہت آرام دہ اور پرسکون زندگی میں پیدائش اور پیشرفت، یعنی صاف ستھرا یا لمبو (ہرزخ  
اس مادی اور عارضی دنیا اور آخرت کی ابدی دنیا کے درمیان عارضی طور پر رکنے کی جگہ۔

نہ دریافت کیا، ”اے خدا کے رسول! خدا کا کرنے کا Prophet اس سے متعلق ہے کہ ایک مکرر صحابی نے کہا؟“  
ایک مخلوق اپنے مردوں میں سے زندہ ہوگی؟ کیا یہاں اس کوئی ایسی چیز ہے جس کا حوالہ اب جاسکتا ہے؟  
مثال کے طور پر؟ پیغمبر نے جواب دیا، ”کیا اس نے کبھی آپ پر الزام عقد نہیں کیا کہ بوسکتا ہے کہ آپ کو زمین کا ایک لمبا گڑز گیا ہو  
اس کی ملک میں اور اس کو خشک اور تمام پودوں کا درخت بنایا، اور پھر اس کے بعد، پھر اُس نے  
”کھسکی رملے میں“ دریافت کیا کہ تازہ، ہندو گھاس سے شاداب تھا۔ صحابی نے جواب دیا، ”اے  
مائیں بوسکتے ہیں یا نہ۔ حضرت سلی اللہ علیہ وسلم نے رہبان کر دیئے۔ اس سے قیامت کی وضاحت ہوتی ہے۔ خدانوں میں مردوں میں سے کسی ایک آتے گا  
اسی طرح

## ایمان کا پھل

عقیدے کا ثمر و ذہنی رویہ ہے جسے نبی ﷺ اپنے ایک مشہور شخص میں پیش کیا  
 ریمارکس ، جو اتنا جامع ، مثبت اور فصاحت انگیز ہے کہ کوئی دوسرا تبصرہ اس سے مماثل نہیں ہوسکتا ہے۔ حقیقت میں ، یہ  
 جامع ریمارکس اس کے نبی ہونے کی گواہی ہیں۔ احسان کی وضاحت کرتے ہوئے ، انہوں نے کہا all

{اللہ کی عبادت کرو گویا تم اسے دیکھ رہے ہو کیونکہ اگر تم اسے نہیں دیکھتے ہو تو وہ تمہیں ضرور دیکھتا ہے Allah

ایمان کا ایک پہل اٹھ کر ہر وقت یاد رکھنا ہے۔ میں ایک بار ایک آدمی کے بارے میں پڑھا ہوں {جس کی مٹی میں کرتا ہوں اس کا صوفیہ آغاز کی طرح شروع ہوا۔ اس نے ایک عقیدت مند اور نیک چاہتا تھا اس نے اپنے چچا سے پوچھا his بانی ہیں ایک نیک، کرو وہ بھی کے ساتھ قابی عقیقت رکھنا چاہتا تھا جتنا وہ {ماموں} تھے اور اپنے چچا سے درخواست کی اس کو اتنی اعلیٰ اعمال کی روایت کر جو اسے پس بنا کر دے۔

اس کے چچا نے اس سے کہا کہ "من میں تین بار بدلتیں کہ اللہ مجھے نیکو رہا ہے اور پر چڑ سے واقف ہے وہ جاری رہا اس شوق میں ایک بقیہ جس کے بعد ان کے چچا نے انہیں پر دعا کے بعد تین بار وہی الفاظ بدلتے کا حکم دیا اس نے یہ پریکٹس بھی شروع کی اور اس میں ایک اور بقیہ گزارا، اس کے چچا نے انہیں حکم دیا کہ وہ ان کو دہرا لیں۔ زبانی طور پر، ذہنی طور پر الفاظ اس شخص نے یہ شوق جاری رکھی اور اس کے نتیجے میں وہ ہمیشہ رہا اللہ کو یاد کیا اور گھیس اس سے غافل نہیں ہوا۔

اللہ نے قرآن مجید میں اپنی یاد سے زیادہ کسی چیز پر زور نہیں دیا ہے اور اس کی تعریف کی ہے وہ جو کسی سے زیادہ اس کو پکارتے ہیں۔

تکوا  
(اللہ کا خوف)

### تقویٰ کی تعریف

اللہ کے رسول ( نے فرمایا: تقویٰ یہاں ہے ، اور اس نے اس کی طرف اشارہ کیا  
 سینے

، اللہ فرماتا ہے

دیا قروس) مَکَل رَفَعْنُو ۛ بَنُو شَمْتِ اَرُوْد مَکَل لَعَجْنُو ۛ تَمَحَر نِ بِنِ یَلْفَک مَکَتِ یَلُو سَرِب اَوْنَمَؤ

تِيَا 28 )

اے مومنو! خدا سے ڈرو (تقویٰ اختیار کرو) اور اس کے رسول پر ایمان لاؤ۔ وہ آپ کو دے گا۔  
 آپ کی رحمت سے دو حصے اور آپ میں روشنی ڈالیں گے، جس کے ساتھ آپ چلیں گے اور وہ کرے گا  
 (معاذ کرو (57: 28)

اللہ رب العزت یہ بھی ارشاد فرماتا ہے

مُكَدَّ فَعْرِفَعِيوْ كَمْ كِتَابِيسْ مُكَدَّزْ رَفَكْيُوْ نَاثَا قَرْفْ مُكَدَّ لَعَجِيْ اَللهُ اَللهُ اَوَاوَقْتَدَّ نَا اَوْنَمَا يَنْ يَنْدِلَا نَهِيَا اِيْ

(تبیاً لافضلًا قروس 29 )

اے مومنو! اگر آپ خدا سے ڈرتے رہیں گے تو وہ آپ کے لئے فیصلہ سنائے اور آپ کو بری کر دے۔  
(گنہوں اور آپ کو معاف) (8: 29)

ی، عکرمہ، الشہیدک حنیف ابن کلثوم (موتی 777ھ) نے کہا: ابن ابن عبد، جیسے سود  
قائدہ اور مقلد ابن مایاں سب نے "فرقان" کے بارے میں کہا کہ اس کا مطلب ہے: راستہ (بے  
مشکل)، مجاہدہ ہے مزید کہا: "انفرا اور آخرت دونوں میں (مشکل سے) نکلنے کا راستہ"  
ابن عباس کی روایت میں یہوں نے کہا کہ اس کا مطلب ہے: نجات، اور اس کی ایک اور روایت میں ہے  
مدد کی جا رہی ہے

محمد بن اسحاق نے کہا کہ اس کا مطلب ہے: حق اور باطل کے مابین فیصلہ کرنے کا معیار۔  
 این اسحاق کی یہ وضاحت اس سے پہلے کی باتوں میں سب سے عام ہے اور یہ ایک ہے  
 اس کا لازمی نتیجہ چونکہ جس کے پاس بھی اس کے احکامات کی تعمیل کر کے اللہ کا تقویٰ ہے  
 جس چیز سے اس نے منع قرار دیا ہے اسے ترک کر دیں، حق کو باطل سے پہچاننے کی صلاحیت دی جاتے گی۔

(تصور تقوی (تقویٰ

تَقْوٰی کے معنی ہیں: دل اور روح کو پاک یا پاک کرنا۔ تَرْتِیْب میں شمس میں کچھ آیات جس میں اللہ کا ارشاد ہے اس حَقِیْقَت کو ثابِت کرتا ہے۔

[illegible]

سورج اور اس کی طلوع آفتاب کی قسم، اور چاند کی قسم جب و سورج کے بعد آتے ہیں اور اس کی قسم جس دن جب یہ چمکا ہے، اسے اور رات کی قسم اس میں گہوہ جاتے، اور انسان کی قسم اور اس کی طرح اس کو، اور زمین کی قسم اور طرح اس میں (پہنچتے ہوئے) اور نفس کی قسم اور طرح اس میں شکل دی ہے پھر اسے لاشوں اور فلاح کو سمجھنے کی ترغیب دی ہے؛ کہ نہ وہ خوش ہوئے، اسے پاک کر دیا، اور ناکام ہو گیا جس نے اسے خاک میں پہنچ دیا [1-10]:91]

یہاں اللہ (صلی اللہ علیہ وسلم) نے اس حکم کے ساتھ بھیجا ہے۔ نبی کے مشنوں میں سے ایک خاص طور پر اور عام طور پر بنی نوع انسان کی روحوں کو پاک کرنا۔ اللہ (ت) فرماتا ہے۔

[illegible]

وہی ہے جو ان پڑھ لوگوں میں سے ایک ان پڑھ رسول کی تلاوت کرتا ہے" (فراموشی 62-2)

اس آیت میں حکمت کا لفظ اکثر حکمت کے طور پر ترجمہ کیا جاتا ہے۔ امام شیعہ '، ایک اسلام کے سب سے بڑے اسکالرز نے کہا کہ جب قرآن حکیم میں اللہ حکیم کا تذکرہ کرتا ہے تو اس سے مراد یہ ہے (the سنت نبوی (ﷺ) اس آیت کے علاوہ ، ہم دیکھتے ہیں کہ نبی (ﷺ) اللہ کے تین کاموں کے ساتھ بیہوا گیا تھا)

- 1) قرآن کی تعلیم دینا۔
- 2) سنت کی تعلیم دینا۔
- 3) روح کو پاک کرنے کے ذرائع بتانا۔

یہ پاکیزگی عبادہ کے صحیح عمل اور گلیبوں سے بچنے اور کے ذریعہ حاصل کی جاتی ہے

تقویٰ کے حصول کے لئے شرائط

ایک شخص کو کیسے پتہ چل جائے گا کہ اس کے ابن عبادہ اس کو تقویٰ کے حصول میں مدد فرما کر رہے ہیں؟ تقیر کرنے کے لئے تقویٰ، مدرجہ تدریجی طور پر حاصل کرنا پورا ضروری ہے۔

اخلاص، مخلصانہ نیت ہے کہ یہ عمل محبت کے بغیر، اللہ کی رضا کے لئے مکمل طور پر انجام پرا جائے۔ (1)

اس کے صلہ اور رحمت کی امید کرتے ہوئے، اور اس کے قبل اور عذاب سے ڈرتے ہو اگر وہ His اس کے لئے نافرمان ہے۔

2) صحیح سنت کے مطابق عمل کرنا۔ کا ضروری علم ہونا (2)

اخلاص کے بارے میں، یہ عمل انجام دینے سے پہلے اور بعد میں دونوں موجود ہونا چاہئے، بغیر کسی ریا یا لوگوں کے ذریعہ دیکھے جاتے یا سننے کی چیزیں کرنا۔ مثال کے طور پر، ایک نیک عمل کرنے کے بعد (Sum'ah کوئی دوسروں سے کہتا ہے، "ان تمام اچھے وں کو دیکھو جو میں کر رہا ہوں"، یا "میں ان شایستگی انگیز انسان ہوں کیونکہ میں ایسا ہی کر رہا ہوں۔"

یہ فارمولا ، اگر تقوی کے حصول کے لئے استعمال کیا جاتا ہے تو ، یہ سائنسی ہے ، اگر آپ اس پر عمل کرتے ہو ، جبکہ اس کے تمام اصولوں کو پورا کرتے ہو شرائط اور ان کے حقوق ، آپ تقوی انشاء اللہ حاصل کریں گے۔

## قرآن مجید میں تقویٰ کی اہمیت

کار اور تعلیمات پر عمل کرنے کے حوالے سے جغزہ لیتے ہیں practices جب ہم اسلام کے مختلف طریق عبادت کریں ، ہمیں ان میں سے بیشتر پائے جاتے ہیں ، اگر تمام نہیں تو ، اس حالت تقوی کی طرف رہنمائی کرتے ہیں۔ مثال کے طور پر ، روزے کے لحاظ سے

يَلْعَنُوا مَنَاحِبَهُمُ اللَّهُ فَأَقْ

اللہ فرما رہا ہے، "اے ایمان والو! آپ کے لئے روزہ فرض کیا گیا ہے جیسا کہ ان لوگوں کے لئے تھا اس سے پہلے کہ تم نعوٰی والے ہو۔"

تقویٰ کا یہ تصور ، جس میں اللہ کے قبر سے اپنے آپ کو بچنا ہے وہ کام کر رہے ہیں ، جو اس کو راضی ہیں ، کوئی صرف اس صورت میں کرسکتا ہے جب کوئی اللہ کا شمع رکھتا ہو۔ یہ وہ جگہ ہے جہاں کے طور پر ظاہر کی گئی ہے اور جب یہ ساتھ دیتے ہیں God- کیوں کہ تقویٰ کی اصطلاح انگریزی میں صلا کے طور سے ہے ، ہمیں اللہ کے ہونے پایا کہ "میری یاد کے لئے نماز قائم کرو"۔

لہذا سلام، اور عملی طور پر عہدہ کے تمام پہلو، ہمیں شعور کی حالت میں رکھنے کے لئے کام کرتے ہیں  
 اللہ کا اس میں جب کوئی شخص اس کے بارے میں ہوش میں ہو، اس سے واقف ہو کہ وہ دیکھ رہا ہے تو وہ شخص  
 وہ کام کرنے کی کوشش نہیں کریں گے جو اللہ کو راضی نہ ہو۔ یہ تب ہے جب ہم اللہ کو بھول جاتے ہیں  
 کہ شیطان نے افتاحی دریافت کیا، وہ ہم سے رجوع کرنے، برائی کا مشورہ دینے اور ہم برائی میں پڑنے کے قابل ہے۔

ایک مسلمان اللہ تعالیٰ کے سامنے پھیل ڈال دیتا ہے اور وہی کرتا ہے جسے کرنے کا حکم دیا جاتا ہے اور پریز کرتا ہے جس سے کہا جاتا ہے اس سے دور رہنا۔ توئی، خداتعالیٰ کا خوف، واحد طاقت ہے انسان کو برائی اور برائی سے روک سکتا ہے۔ یہ خداتعالیٰ کا خوف ہے جو ایک کے دل کو برقرار رکھتا ہے۔ مومن جاگتا ہے اور اسے طاقت سے صحیح فرق کرنے کے قابل بناتا ہے۔

© حق اشاعت ورجونل يونيورسٹی آف پاکستان

6

صفحه 9

VU

ISL2017 - اسلامی علوم

اس کے علاوہ، تقویٰ واحد فضیلت ہے جو ایک مومن، مرد یا عورت کے لئے اعزاز لاتی ہے  
اسلامی معاشرہ۔ قرآن پاک کا ارشاد ہے:

**تارچلا قروسه) مکفتا الله ادع کم رکا**

(تَبَيَّنَ 13 )

اے انسانو! ہم نے آپ کو ایک نر اور مادہ سے پیدا کیا اور آپ کی ذاتیں مقرر کیں  
قبل کہ آپ ایک دوسرے کو پہچان سکتے ہیں۔

(بے شک اس کا خدا کے ساتھ زیادہ احترام ہے جو زیادہ شائستہ ہے۔ (13:49)

انصاف اور تقویٰ تو اصول ہیں جو رب کی طرف سے لازمی عظمت کے طور پر سامنے آتے ہیں  
اللہ کی وحدانیت کے عقائد جو قرآن مجید اور سنت کے مطابق بنیادی ہیں  
ایمان کا مضمون، جبکہ شہلین اور ڈالس اور کین ققون کے کام نہ کرنا محض اس کا بے  
ظاہری اظہار، یا اس کے اجتماعی طور پر انسان کے خدائی طور پر طے شدہ سروں کے حصول کا مطلب ہے  
نیز انفرادی وجود۔

اسلام میں، انصاف پسندی کو ایک ضروری شرط سمجھا جاتا ہے یا تقویٰ اختیار کرنا اور خدا خوف مسر، ایک مسلمان کی بنیادی خصوصیات

قرآن پاک کا ارشاد ہے

نولمعت (تيا ددناملا قروس 8 )

انصاف کرو - جو تقویٰ کے قریب ہے ، اور خدا سے ڈرو۔ اللہ آپ کے کاموں سے خوب واقف ہے۔"

فران پاک کا مقصد پوری کی بھلائی کے لئے تقویٰ پر مبنی ایک مثالی معاشرہ تشکیل دینا ہے

اللہ کا ارشاد ہے

تیا معار معلاً سومه) سن نلانیلنل سیرخا تما یخت مینک 110 (

(آپ بنی نوع انسان کی بھلائی کے لئے بنائی گئی بہترین کمیونٹی ہیں۔" (3: 110)

اللہ سبحانہ و تعالیٰ کا خوف، تمام حکمتوں کی جڑ، فرد میں اظہارِ خیال کرتا ہے اس کے افعال کے بارے میں آگہی جو اس کے اقامات یا عمل کرنے میں ناکامی اس کے مختلف مراحل یا سطح پر بڑگی سماجی روابط اور تعلقات دوسروں پر پڑتے ہیں۔ یہ اعتراف کیا گیا ہے کہ اسلام کی بنیادی تشویش خدا سے ڈرنے والے انسان کی حیثیت سے فرد کی شخصیت کو ترقی دینا، اور اسے بند سے آزاد کرنا ہے اس کے ساتھ سکون اور دوسروں کے ساتھ سکون کے ساتھ رہنا

میں Surah آل عمران میں توی کو استقامت اور صبر سے بہتہ دیا گیا ہے، اور سورہ Surah سہدہ بقدرہ انسانیت کے مابین ائمہ حق کے ساتھ اپنی کہ جنگیں کرنے میں بھی، جن محض اقدار ہیں اور علم اور نظر اقدار اذان جانتا ہے، مصلحتوں کو توی کے حکم کی پابندی کرتی پڑتی ہے، لکے دی بہ حالت انسانی کی سوچ اور عمل دونوں کو بدل دیتا ہے۔ قرآن پاک بار بار ہم سے مشاہدہ کرنے کو کہتے ہیں توی، رسول کے فیصلوں کی پابندی کرنا، شریعت کے احکامات پر عمل پیرا ہونا، اور منع کرکوں سے باز آنا اور عظیم کو قبول کرکوں۔

خدا کی اطاعت

اطاعت کی تعریف

عاطفہ عاظمہ ان میں سے ہر ایک کا فعل معنی ہے ، وہ تھا یا فرمانبردار ہوا یا وہ فرمانبرداری

قرآن کریم میں صرف اللہ کے لئے تخلیق اور حکم کی تصدیق

چنانچہ ان ظالم اور ظالم لوگوں کی چھٹ کاٹ دی گئی۔ اور ساری تعریفیں خدا کی ہیں“

صرف وہی جو کفکفات کا مالک ہے۔ (7: 45)

، یقیناً ، جو اس بات کی تصدیق کرتا ہے کہ اللہ تخلیق کار ہے ، اس کو منطقی طور پر تصدیق کرنی ہوگی کہ حکم اس کا تبتا ہے کیونکہ جس نے بنی نوع انسان کو پیدا کیا وہی ہے جو بنی نوع انسان ، دنیاوی مفادات اور کیا ہوسکتا ہے جلتا ہے ان کے لئے اگلی دنیا میں کامیابی کی ضمانت۔

در اصل ، یہ توقع کرنا مضحکہ خیز ہوگا کہ کوئی بھی دوسرا پھر بالکل نیا کا موجد مشینری کا ٹکڑا اس کو استعمال کرنے یا مرمت کرنے کا طریقہ بتائے کے قبل ہوگا۔

اور ان کی حیثیت رکھنے والے کی اطاعت کریں and اللہ نے مسلمانوں کو حکم دیا کہ وہ اس کی اطاعت کریں ، اور اپنے نبی

بقیادت

اے مومنو! خدا کی اطاعت کرو اور رسول اور حکمرانوں کی اطاعت کرو جو آپ میں سے ہیں۔ اگر آپ“

کی طرف رجوع کرنا چاہئے۔ to اگر آپ اللہ اور آخری دن پر یقین رکھتے ہیں تو ، کسی بھی چیز پر جھگڑا کرنا چاہئے ، اسے خدا اور رسول (یہ بہتر اور اس کے نتیجے میں بہت بہتر ہے۔ 4:59)

، اللہ کی اطاعت کرنا اس کی کتاب کی پیروی کرتا ہے ، اور رسول کی اطاعت کرنا سنت کی پیروی کرتا ہے۔ بے شک حکم کی تعمیل کو مذکورہ بالا آیت میں دو بار دہرایا گیا ہے تاکہ اس کی اطاعت پر زور دیا جاسکے دونوں میں سے ہر ایک پر الگ سے واجب الادا ہے۔ اس کی وجہ یہ ہے کہ یہ سنت حقیقت میں الہی ہے ، وحی ، جس پر نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو نجات دینے کا الزام لگایا گیا تھا۔ حکم نہیں ، یہ نوٹ کیا جاسکتا ہے آیت میں اس سے پہلے دہرایا گیا ہے کہ ”تم میں سے جن کو اختیار سونپا گیا ہے“ ، اس کا مطلب ہے یہ ہے کہ ان کی اطاعت قرآن کے مطلق ہونے کے حکم پر مشروط ہے سنت۔

اس نکتے پر اتھارٹی پر امام بخاری اور مسلم کی ایک حدیث سے تاکید کی گئی ہے

، سیندا ابن عمر رضی اللہ عنہما ، جس میں نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا

سن اور اطاعت کرنا ایک مسلمان کے فرائض ہیں ، جب تک وہ اپنی پسند اور ناپسند کی باتیں کرتا ہے“

اسے بدکاری کا حکم نہیں دیا گیا ہے۔ اگر اسے کسی غلط کام کا حکم دیا گیا ہے تو وہ اس کا پابند نہیں ہے۔ سنو اور مقلتا نہیں۔

، (کے متعلق یہ بیان کیا ہے کہ اللہ کے نبی (ملسو جملہ اللہ یالہو) امام مسلم نے ابوہریرہ نے کہا۔

میرے بعد تم پر حکمرانی ہوگی۔ راستباز حکمران تم پر صداقت پر حکومت کرے گا ، اور بے شرمی آپ پر ہے شرمی سے حکومت کرے گی۔ پھر ، ان کی سنو اور ان سب کی تعمیل کرو جو خداوند کے ساتھ ہے سچائی ۔“

اللہ سبحانہ و تعالیٰ نے مومنین کو حکم دیا کہ وہ تمام متنازعہ امور کو اللہ اور اس کے پاس بھیج دیں پیغمبر۔ مزید یہ کہ انہوں نے اس حکم کی اطاعت کو یہ کہتے ہوئے ہی ایمان سے جوڑ دیا۔

حق اشاعت ورچوئل یونیورسٹی آف پاکستان ©

اگر آپ کو کسی بات پر جھگڑا کرنا پڑتا ہے تو ، اسے اللہ اور رسول کے حوالے کریں ، اگر آپ اللہ پر یقین رکھتے ہیں اور آخری دن یہ بہتر اور اس کے نتیجے میں بہت بہتر ہے۔

البتہ ، اس طرح کے معاملہ کو اللہ کے حوالے کرنے کا معنی یہ ہے کہ اس کا حوالہ دیا جائے قرآن! جبکہ نبی۔ کے حوالے کرنے کا مفہوم یہ ہے کہ اسے سنت کی طرف اشارہ کیا جائے۔ در حقیقت ، قرآن و سنت اسلام میں قنون سازی کا ایک جامع ذریعہ ہے ، جیسا کہ پہلے ذکر کیا جا چکا ہے۔

اس کے علاوہ ، اللہ نے اس حکم کی اطاعت کو ایمان کے ساتھ جوڑ دیا تاکہ اس بات کی نشاندہی کی جاسکے کہ نہیں مکمل ایمان لاتے کا دعویٰ اس سے قبول کیا جاسکتا ہے جو متنازعہ معاملات کو خدا کی طرف نہیں بھیجتا ہے ایک حکم کے لئے شریعت۔ لہذا ، قانونی حیثیت کے اصول پر یقین اور اس کے مطلق عمل کرنا اللہ اور آخری دن پر ایمان لانے کے لازمی نتائج ہیں۔

اللہ رب العزت نے وضاحت کی کہ متنازعہ معاملات کو اللہ اور اس کے نبی کے پاس بھیجنا ہی بہتر ہے اس امت کی تشریحات سے براہ راست وحی پر مبنی نہیں۔

اللہ پاک نے ارشاد فرمایا

(یہ آپ کے لئے اچھا ہے اور بہترین ترجمہ ہے۔ 4:59)

، اس آیت سے پتہ چلتا ہے کہ ققون کو صرف اور صرف وجہ سے نہیں بنایا جاسکتا ، کیوں کہ اس کی وجہ ققون ساز نہیں ہے۔ اس طرح نیکی اللہ کے ققون کے نفاذ میں مضمر ہے۔

، اللہ نے یہ بھی بیان کیا کہ ایمان لاتے کا دعویٰ جو اللہ نے اپنے نبی پر نازل کیا کو ، جب حکومت کرنے والوں کے ذریعہ بنایا گیا ہو to ملسو جملہ اللہ یالہو ) ، اور اس سے پہلے نبی

شریعت کے نفاذ کو روکنے والے انسان ساختہ قوانین اور قوانین کے مطابق اور اس کے نبی۔ کا من مانی فیصلہ ، ایک جھوٹا دعوی ہے۔

، لہذا ، ایمان کے تقاضے یہ ہیں کہ مومنین اللہ کی شریعت کے ٹالٹی پر انحصار کریں نہ کہ انسان کے بنائے ہوئے قوانین پر۔

اللہ رب العزت نے اپنے ہی شخص کی قسم کھائی کہ جو لوگ اس پر ایمان لائے گا دعوی کرتے ہیں وہ پھر بھی نہیں ملتے ان کے دعوؤں میں سچی نہیں ہیں اس کی شریعت کو نافذ کریں۔

لہذا ، صحیح ایمان کا تقاضا ہے کہ شریعت کو ٹالٹ بنایا جائے ، اس کا فیصلہ قبول کر لیا جائے بغیر کسی رنجش کے ، اور یہ خوشی خوشی سے نافذ اور اس پر عمل درآمد کیا جائے۔

اللہ رب العزت نے ہمیں آگاہ کیا کہ وہ جو اس کے پس ہے اس کے مطابق حکمرانی نہیں کرتے ہیں بے شک کافر ، ظالم اور ظالم ہیں۔

پیشن گوئی اور عملی اختیار کی پابندی

اطاعت کی تعریف

عاطفہ عاطفہ ان میں سے ہر ایک کا فعل معنی ہے ، وہ تھا یا فرمانبردار ہوا یا وہ

فرمانبرداری

چونکہ ایک مسلمان کی زندگی کو اس کے درمیان ایک مکمل اور غیر محفوظ تعاون کی بنیادیت کرنا ہوگی روحانی اور اس کا جسمانی نفس ، لہذا اوت رسول کی قیادت زندگی کو ایک مرکب وجود کی حیثیت سے قبول کرتی ہے اخلاقی اور عملی ، انفرادی اور معاشرتی مظاہر کی کل۔ یہ سنت کا گہرا مطلب ہے۔

قرآن کہتا ہے۔

" جو کچھ بھی آپ سے لطف اٹھاتے ہیں اسے قبول کرو۔ اور جو کچھ بھی وہ آپ سے منع کرتا ہے ، سے بچیں the نبی"

یہودی ایک ایک فرقہ میں ، عیسائیوں کو دوسرے فرقوں میں تقسیم کیا گیا ہے" مسلمان سترہ فرقوں میں تقسیم ہوچکے ہیں "(جامع ، ترمذی کے وقت) اسی سلسلے میں یہ ہوسکتا ہے ذکر کیا ہے کہ عربی استعمال میں 70 کی تعداد اکثر اکثر "بت سارے" کے لئے کھڑی ہوئی ہے اور ضروری نہیں ہے اس کی اصل ، ریاضی کے اعداد و شمار کو ظاہر کرنا۔ تو پیغمبر نے واضح طور پر ارادہ کیا کہ فرقوں اور تفریقوں کو مسلمانوں میں بہت سے لوگ ہوں گے ، یہودیوں اور عیسائیوں سے بھی زیادہ۔

اور اس نے مزید کہا۔

نہیں ، تمہارے آقا کی قسم! وہ اس وقت تک ایمان نہیں لیتے جب تک کہ وہ تمہیں (حبیب) قاضی بنادیں" ان کے مابین جھگڑا کریں اور اپنے آپ کو اس فیصلے سے ناپسند کریں جو آپ فیصلہ کرتے ہیں ، اور (پورا) جمع کرو " جمع کرنا

اور:

اے محمد! کہو: اگر تم خدا سے محبت کرتے ہو تو میرے پیچھے چلو: خدا تم سے محبت کرے گا اور تمہارے گناہ بخش دے گا ، اور خدا" بخشنے والا ہے ، فضل کا منتظم کہہ دو کہ خدا اور رسول کی اطاعت کرو ، لیکن اگر وہ روگردانی کرتے ہیں تو دیکھیں خدا (سور 32) ، 31-: Surah 3: کافروں سے محبت نہیں کرتے تھے ، (سور

لہذا ، سنت نبوی ، اسلامی شریعت کا دوسرا ماخذ ، قرآن کے ساتھ ہی ہے سماجی اور ذاتی سلوک در حقیقت ، ہمیں سنت کو اللہ کی واحد جائز وضاحت سمجھنا چاہئے قرآنی تعلیمات۔ قرآن کریم کی بہت ساری آیات کا ایک مفہومی معنی ہے اور اس کو سمجھا جاسکتا ہے مختلف طریقوں تک جب تک کہ تعبیر کا کوئی قطعی نظام نہ ہو۔ اور اس کے علاوہ ، بہت سارے ہیں عملی اہمیت کی چیزوں کے ساتھ قرآن میں واضح طور پر نمٹا نہیں گیا ہے۔

کتاب پاک میں جو روح رواں ہے ، اس کا یقین ، یکساں ہے۔ لیکن اس سے گھڑتی کرنا عملی رویہ جو ہمیں اپنانا ہے وہ ہر ایک آسانی سے آسان نہیں ہے ، جب تک کہ ہمیں یقین ہے کہ اس کا کتاب خدا کا کلام ہے ، جو شکل اور مقصد سے کامل ہے ، اس کا واحد منطقی انجام یہ ہے کہ یہ کبھی نہیں تھا کی ذاتی رہنمائی کے جو آزادانہ طور پر نظام میں مجسم ہے اس کا استعمال کرنا ہے of نہیں سنت کی۔ اس باب کے مقاصد کے لئے درج ذیل عکاسی کالی ہوئی چاہئے۔ ہماری استدلال ہمیں بتاتا ہے کہ اس کے مقابلے میں قرآنی تعلیمات کا اس سے بہتر ترجمان کوئی نہیں ہوسکتا ہے وہ انسلیٹ پر نازل ہوئے تھے۔

یہ نعرہ ہم اکثر اوقات دنوں میں سنتے ہیں، لہٰذا ہم واپس قرآن کی طرف چلیں، لیکن ہمیں غلام نہیں بننے دیں سنت کے پیروکار، "محض اسلام سے لاعلمی کا مظاہرہ کرتے ہیں۔ جو لوگ اُمتا بولتے ہیں وہ اس آدمی سے ملنے ہیں جو ایک محل میں داخل ہونا چاہتا ہے لیکن دروازے پر، اصلی چابی، جو تبا کھلا ہوا ہے، کو ملازمت نہیں کرنا چاہتا ہے۔

ہم ایک بہت ہی اہم سوال کے پاس آتے ہیں جہاں سے ذرائع کی صداقت معلوم ہوتی ہے۔ جو انکشاف کرتے ہیں we اور اس ل  
ہمارے لئے یہ سب کی سب زنگنی اور اقوال۔ ہاں، ملحد احادیث ہیں، اقوال کی روایت ہیں  
اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے اعمال کی اطلاع اور اس کے منصب کرام کے ذریعہ نقل کیا اور ان تنقیدی طور پر پیسے جمع کیا گیا  
اسلام کی چند صدیوں بہت سارے جدید مسلمان یہ دعویٰ کرتے ہیں کہ وہ احادیث کے جسم پر بھروسہ نہیں کر سکتے ہیں  
جن پر یہ لگا ہوا ہے۔ اصولی طور پر، کی صداقت کے انکار کرنا ہمارے دنوں میں فیشن کی بات بن گئی ہے  
حیدر اور اس جگہ سے، سنت کے پورے ڈھلچے کی۔

### عملی اختیار کی تعمیل

اس عمل کو یقینی بنانے کے لئے اسلامی نظام میں ایگزیکٹو اتھارٹی کا کردار لازمی ہے۔ لوگوں کے لئے جو اسلامی ریاست کے رہنماؤں میں سے کسی کی پیروی کرتے ہیں، ان میں سے ان کے اعتقاد کی وجہ سے شریعت کا ان کی خویش کے مطابق، اس طرح، اسلامی ریاست کو اس کی ضرورت ہونی چاہئے، یا ان کی مخالفت کے لئے کسی طرح کی قانونی زنجیری سے مشروط ہونا ہے، بلکہ اس کے رد و ان عمل کرتے ہیں جو ان کے عقیدے کی ضرورت ہوتی ہے۔ انہیں۔ جس وجہ کے اسلامی نظام حکومت کے تمام انسانی ساختہ نظاموں سے مختلف ہے۔ جسے شہروں نے اس کے امکانات کا نشانہ بنایا جس میں خود سے مختلف نہیں تھے۔

ایسی حکومتیں زبردستی مہجر کے ذریعہ بھی اپنے شہریوں کی اطاعت کی ضرورت ہوتی ہیں۔

مسلمان ، جس پر اپنے عقیدے کی وجہ سے ، شریعت کا پُرپور ہے ، اسے یقین ہے کہ یہ سچ ہے ۔  
 جس کے بل پر اپنی حقیقت کی ہے ، اور یہ کہ وہ افساد کا مجسم ہے جس کے بل پر اپنی نیکی ہے ۔  
 افسافہ : اپنے عقیدے کا ان میں ایک تقاضا ہے کہ مسلمان پر معاملہ میں اللہ کی حکم کے تابع ہرچلتے  
 ہیں اور دوسرا ، اُن میں یقین ہے یسوعا ہے ، اور یہ کہ اسے اپنی دل کی طرف رنجش پاتے بغیر اسے  
 شرعی حکم ، چاہے وہ اپنی خواہشات کے مغای ہو کیوں نہ ہو ۔ مسلمان کو فیصلہ قبول کرنا ہرگز  
 اور امانعت سے سزا کو انجام دینے کوہو ، حقیقت کی اس نفاذ مسلمان کے لئے ایک عمل کے بل پر نامزد ہوگا  
 اور عبادت کی ایک قسم ہوگی جس کا بند ملے گا ۔ دوسری طرف اس سزا کی انکار  
 شریعت کی سزا ایک غلط کام ہوگی جس کی وجہ سے اسے سزا ملے گی جسکی ۔

اللہ نے کہا۔

نہیں، تمہارے آقا کی قسم! وہ اس وقت تک ایمان نہیں لیتے جب تک کہ وہ تجھے (حبیب) قاضی بنائیں۔ ان کے ملین جھگڑا کریں اور اپنے آپ کو اس فیصلے سے ناہیست کریں جو آپ فیصلہ کرتے ہیں، اور (پورا) جمع کرو ”جمع کرنا“

اگر مسلمان اپنا فرض ادا کرنے میں ناکام ہو جائے تو ، اسلامی ریاست میں ایگریکو اتھارٹی کرے گا اسے اپنی ذمہ داری نبھانے اور اللہ کے ساتھ اپنا عہد پورا کرنے پر مجبور کریں۔

چنانچہ اسلامی آئینی فقہ کے موضوع پر تحریری طور پر دی جاتے والی وگ نے اس کی تصدیق کردی ہے کہ اسلامی ریاست کے نمائندوں کا کردار، خلیفہ اور اس کے معاونین، گورنرز، اور ججز اور دیگر سرکاری ملازمین، غلطیوں کا دفاع اور دنیاوی امور کا انتظام ہے مسلمان۔

حق اشاعت ورجوئل یونیورسٹی آف پاکستان ©

11

صفحه 14

VU

ISL2017 - اسلامی علوم

در حقیقت، یہ خلاصہ ایک جامع ہے اور اسلامی قانونی کے معنی پر روشنی ڈالتا ہے۔  
کنٹرول اور اس کی ورزش

اس ایگزیکٹو تقریب کے اسلامی ریاست کے ذریعہ انجام دیی ، دراصل ، ققونی حیثیت کی اساس ہے امت مسلمہ کو عطا کردہ اتھارٹی کا

اس طرح ، اگر ریلست اپنی ذمہ داری میں کوتاہی میں ہے ، تو وہ اپنے اتھارٹی کی اسس ، اور اس کی وجہ کو ضائع کر دیتی ہے وجود

اگر اسلامی ریاست اپنے جواز کے تحفظ کے لئے ذمہ دار ہے تو اس کے انتظامی حکام

جسما کے ایمان، عقائد، رسوم و رنج، اور دینیت کے اہل انیسویں صدی کے  
 انتظامیہ میں ایسا کچھ نہیں ہو سکتا کہ اس طرح کا انتظام کرنے کی کوئی بھی چیز ہو سکے۔  
 یا فیصلوں کے ذریعہ حل کیا جاتا یا اطاعت کرنے کا پابند نہیں ہوگا، مزید یہ کہ اگر اس کے پس کیا ہے  
 اسے ایک مادی نوعیت کا ہے اور کسی فرد یا کسی گروپ کو نقصان پہنچا یا چوٹ پہنچاتا ہے، پھر چیف  
 کو بکڑ دے بیٹھا نہیں ہوگا کہ عدالتوں کے ذریعہ اس طرح کے نقصان کے لئے معاوضہ فراہم کیا جائے  
 محاسب

خليفة ابوبكر نے یہ کہہ کر خليفہ بننے کے بعد اپنے پہلے خطاب میں اپنے اصول کا اعلان کیا۔

میری اطاعت کرو جب تک کہ میں اللہ اور اس کے رسول کی اطاعت کرو اگر کبھی مجھے ان کی نافرمانی کرنی چاہئے تو آپ کو ضرورت ہے اب میری بات ماننا نہیں۔

خليفة اور ان کے بعد کے تمام صادق رہنمائی اسی اصول پر عمل پیرا تھے  
شریعت جو مجموعی طور پر لی گئی شریعت متون کی مجموعی حیثیت سے معروف ہے  
اتھارٹی۔ اس کے بعد، ہمیں اسلام میں حکومت کے ایک سب سے اہم اصول کی طرف جتنا ہے۔  
pereptory

( اللہ یضر ، کہ . )

اس نے انصار کے ایک شخص کے ساتھ فوجی مہم بھیجی ، (اللہ کے نبی **صلو اللہ علیہ وسلم**)  
 کھٹران ان پر رحمت پڑنے کے بعد ، کھٹران یہ کہ اپنے لوگوں کے سنجیدگی کو جاننے کے لیے کوشش کی  
 کہ ان نے اسے کیا اللہ کے نبی (نے) آپ کو میری اطاعت کا حکم دیا؟ جواب میں ، انہوں نے کہا : لیکن  
 ، کیوں کہ ، پھر اس نے کہا: خشنک لکڑی جمع کرو ، اسے فیصلہ کیا کہ آپ کی مرضی ہے کہ آپ اس وقت دھکے دیں  
 کہ آپ بھاگیں Prophet آپ کی جان فوجی نے دیوروں سے کہ جب مہم کے اگلے دن اس نے کر اللہ کے نبی  
 سے ملے تھیں کسی چیز میں جلدی نہ کریں۔ پھر ، اگر وہ met آپ کا تکت آپ کی نبی۔ (اللہ علیہ وسلم) (میداء)  
 آپ کو اس میں چھوڑ گیا کا حکم دیتا ہے ، راوی نے کہا جب وہ نبی **صلو اللہ علیہ وسلم** (نے) آپ (اللہ علیہ وسلم) اور انہوں  
 وجہ جو ہوا تھا ، اس نے ان سے کہا ، اگر آپ اس وقت دھکے تو آپ کی نبی آپ اس قدر سے بیدار نہیں نکلتے  
 کہ ان کے اطاعت صرف نبی کے معاملات میں ہے ، (یعنی بخاری) و مسلم اس میں متعلق ہیں۔



ISL2017 - اسلامی علوم	VU
سبق 5	
(خطرہ )اخلاص	

ہے شک ہم نے ہی آپ پر کتاب حق کے ساتھ نازل کی ہے ، تو اللہ کی عبادت کرو ، اس کی پیش کش کرو " مخلص عقیدت: کیا یہ اللہ کی ذات نہیں ہے کہ اخلاص سے عقیدت واجب ہو ؟

اخلاص کی تعریف

اخلاص کا معنی ہے کسی کی اطاعت میں صرف اللہ کی نیت۔ مقصد ہونا چاہیے صرف قربت اور اللہ کی رضا۔ اس مقصد کو ذاتی مقاصد سے الودہ نہیں ہونا چاہیے حاصل کرنا یا دوسروں کی خوشنودی۔

اخلاص کی فطرت

حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے ذریعہ بنی نوع انسان کو اخلاقی رہنمائی حاصل ہے (اخلاص کی تعلیم (عمل میں اخلاص) اور لیلہائیت (واحد دماغ والے عقائد)۔ یا ، دوسرے لفظوں میں ، اخلاص اور یک چہتی عقیدت اللہ کو حتمی شکل دے رہی ہے اخلاقیات کی کتاب کا سبق ، اور اخلاقی اور روحانی ترقی کا اعلی مقام۔

مخلص اور لیلہائیت نے جس کی نشاندہی کی ہے ، مختصراً۔ یہ ہے کہ ہر نیک عمل کو انجام دینا چاہیے اللہ کی خاطر اور اس کی بدولت ، یعنی ہمارا رب اور ہمارے ساتھ راضی ہوجائے اس نے اپنی عمدہ نعمتیں عطا کیں اور ہم اس کے قہر سے محفوظ رہے۔

نے اس بات پر زور دیا ہے کہ یک چہتی عقیدت سب سے زیادہ ہے Prophet حضور نے اور نیک عمل اور طرز عمل کا۔ بطور اچھا ہونا چاہیے and داخلی حقیقت - تمام اچھ اعمال اور اخلاقیات اخلاص اور نیت کی صداقت کی روح سے نردازما ہیں اور کسی بھی دوسرے کے ذریعہ اشارہ کیا جاتا ہے خواہش ، حوصلہ افزائی کی خواہش ، ثبوتان کی خوشنودی اور انعام کی تلاش کے علاوہ ، جیسے ، کی کمائی اچھے نام ، وہ اللہ کی کمائی کی نظر میں کوئی اہلیت نہیں رکھتے تھے۔

اس کو الگ سے سمجھنے کے لئے ، رب کی بارگاہ اور آخرت کا ثواب جو حقیقی ہے پہل اور تمام نیک اعمال کا نتیجہ اور تمام مومن مردوں اور کا بنیادی مقصد اور مقصد ہونا چاہیے خواتین کو صرف نیک کام پر حاصل نہیں کیا جاتا ، لیکن جب یہ حرکتیں بھی ، نیت سے کی گئیں اللہ کے فضل اور آخرت کا ثواب کماتا۔ یہ ، کورس کے ، موٹ دوسری صورت میں ہوسکتا ہے ، ہمارے لئے بھی کہ کوئی ہماری خدمت عقیدت کے ساتھ کرتا ہے اور ہر طرح کا کام کرتا ہے anyone ہمارے اپنے معاملات میں بھی اسی اصول کی پیروی نہیں کرتے؟ فرض کیج چیزیں ، لیکن ، کسی نہ کسی طرح ، ہم سمجھتے ہیں کہ اس کے دل میں اخلاص اور اس کی لگاؤ ہے things ہماری راحت کے ل اور فرض شناسی ایک خودغرض خواہش کے ذریعہ حوصلہ افزائی کی جاتی ہے ، کیا یہ ہم پر ایک اچھا نثر ڈالے گا؟ وہی ہے اللہ کے ساتھ معاملہ اس فرق کے ساتھ ہے کہ جب تک ہم نہیں جلتے کہ دنوں میں کیا پوشیدہ ہے ، اللہ تحائف میں ہر جگہ ، ایک ساتھ ، اور سب کچھ دیکھتا ہے۔ اس طرح ، وہ صرف ان بندوں کے اعمال کو قبول کرتا ہے جو اس کی خاطر نیک اور نیک عمل کرو اور اس کے بعد اس کی برکتیں عطا کرو۔ اور اس کی مکمل نمائش رحمت اور سخاوت آخرت میں ہوگی ، جو حتمی تقاضا کی جگہ ہے۔ ہر اس کے برعکس ، جو لوگ نیک نام بناتے کے لئے یا اسی طرح کے مقصد کے ساتھ نیک عمل کرتے ہیں اور نیکیاں کرتے ہیں وہ حاصل کرسکتے ہیں ان کی چیزیں اس دنیا میں ، لیکن وہ رب کے فائدے سے محروم رہیں گے اور یہ کام ہوگا آخری دن پر پوری طرح سے ظاہر

بنیادی اہمیت کی ، اس سلسلے میں ، نبی کا معروف قول ہے: عمل ہیں لیکن ارادوں کے مطلق فیصلہ کیا گیا۔ ہم نے اسے موجودہ کتاب کے سر پر رکھ دیا ہے تفصیلی وضاحتی نوٹ ایک بار پھر ، اس پر بیان جتنا غیر ضروری ہوگا ، لیکن اس کی کچھ دوسری روایات ایک طرح کی نوعیت ذیل میں دوبارہ پیش کر رہے ہیں

اخلاص کے فوائد

اس سے کوئی فرق نہیں پڑتا ہے کہ ایک ایکٹ کس قسم کی صداقت ہوسکتی ہے اور اس سے قطع نظر اس سے کتنا ہی کم ہوسکتا ہے اخلاص کے ہمراہ ، اس کا برکت کیا جائے گا یہاں تک کہ اگر کوئی مددگار نہیں ہے۔تھاپ میں اضافہ ہوگا۔ اخلاص کی ڈگری کے تناسب سے۔

راز اخلاص کی ڈگری ہے۔ صحابہ میں اخلاص اخلاص ان سے زیادہ اعلی ہے دوسروں۔ ان کا اجر ان کے خلوص اور محبت کے لحاظ سے ہے۔

حق اشاعت ورچوئل یونیورسٹی آف پاکستان ©

ISL2017 - اسلامی علوم	VU
اخلاص کا اعلی مرحلہ صرف اللہ تعالیٰ ، تخلیق کی خاطر ایک عمل کی انجام دہی ہے کسی کے مقصد میں قلع تعلق نہیں ہے۔ اخلاص کی ایک کر ڈگری یہ ہے کہ اس فعل کو انجام دیا جاتا ہے لوگوں کو خوش کریں لیکن یہ دنیاوی فائدے کی خواہش سے متاثر نہیں ہوا تھا۔ محض خوش کرنا تھا دوسروں۔ اخلاص کی تیسری ڈگری کسی مقصد کے بغیر عمل کرنا ہے۔ مقصد نہ ہی ہے دنیا نہیں۔ یہ بھی اخلاص ہے ، یعنی ریا (عدم) کا عدم وجود۔	

اللہ نلوں میں کیا جھوٹ بولتا ہے

كَلَّا كَلَّا كَلَّا لَا

نے فرمایا: "اللہ تمہارے جرم کو نہیں مٹاتا said حضرت ابوبریرہ رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ (مسلمان) " دیکھو یا دولت ، لیکن آپ کے نلوں اور کاموں سے۔

، اس سے ظاہر ہوتا ہے کہ ثبوتان کے حق یا قبولیت کا انحصار کسی کی شکل ، شخصیت یا دولت پر نہیں ہے لیکن اس کے دل و دماغ کی حالت پر۔ اللہ فیصلہ کرتا ہے اور صرف ہمارے مقاصد کی بنیاد پر اور ارادے۔



ہم سے حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ”مومن جو بہتر مالک ہیں ” آداب ایمان میں کامل ترین ہیں

تفسیر:

عقیدہ اور آداب کے مابین ایک متعلقہ تعلق ہے۔ وہ جس کا کامل یقین ہے  
ے آداب کا مالک ہے وہ کامل مومن ہے۔ یہman بہت اچھے آداب ہیں۔ اسی بنیاد پر ، جو بہت ہی اچھے  
ہے معنی ہے۔ meaning یہ سمجھنا ضروری ہے کہ عقیدہ کے بغیر ، کسی شخص کا انداز — نہیں ، کوئی بھی کام جو وہ انجام دیتا ہے  
یقین ہی پر عمل اور ہر نفی کے لئے روح اور قوت کار ہے۔ اس طرح ، اگر ہم کسی کو دیکھتے ہیں جس کے پاس ہے  
اچھے اخلاق لیکن اخلاقی طور پر آداب کی شبیہ۔ اور اللہ کے نزدیک ان کی کوئی قدر نہیں ہے۔

#### ( ملسو علیہ اللہ یأصہ ) Prophet اخلاق رسول

کامل انسانی فطرت

، آنحضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا معزز فرد کسی بھی ملقور کا وقار ہے  
تمام خصوصیات ، عادات اور آداب میں۔ ان تمام عمدہ خصوصیات اور خوبیوں کو سمجھنے اور ان کی وضاحت کرنا ہے  
انسانی استعداد سے بالاتر ، چونکہ وہ تمام فضیلت جن کا حصول تصور کیا جاسکتا ہے ، ان کا پاس ہے  
حضور (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم)۔ تمام مہینجر انبیاء صرف اس کی روشنی کا عکس ہیں۔ تو تعریف ہو  
اللہ کو۔

ملقونملط مللہ دمحلما ملللہ

تمام جہتوں کا پالنے والا (کیونکہ وہ ساری بھلائی کا مالک ہے) اللہ تعالیٰ اسے اور ان کے اہل خاندہ کو اس میں سلامت رکھے  
اس کی خوبصورتی ، عظمت اور کمال کی پیمائش اور اسے عظیم۔

(مدارج النبوة)

خصوصی تقوی

(ایمان نبوی )رحمۃ اللہ علیہ نے اپنی تہذیب میں لکھا ہے کہ اللہ (سب سے اعلیٰ  
تمام اسمعیل ایکسی اور حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی شخصیت میں کردار کے فضائل اور عادات (اللہ یلص  
، علیہ السلام)۔ اللہ سبحانہ و تعالیٰ نے اسے قدیم اور بعد کے لوگوں کے تمام علم سے نوازا تھا ۔  
پہل تک کہ سوچا کہ وہ پڑھا لکھا نہیں تھا - لکھنے پڑھنے سے قاصر ہے اور اس کے پاس کوئی انسانی استاد نہیں ہے۔ پھر بھی اس کے پاس تھا  
اس طرح کے علم سے نوازا گیا ہے جیسے اللہ (سب سے اعلیٰ) نے کسی اور کو عطا نہیں کیا تھا۔ وہ تھا  
پر ترجیح دی۔ (10) علیہ اللہ (10) دنیا کے خزانوں کے لئے چابیاں پیش کیں لیکن اس نے آخرت کو دنیاوی دولت

حضرت انس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم تھے  
علم و حکمت کا سب سے بڑا مالک۔ وہ سب سے زیادہ قابل احترام ، انصاف پسند ، انسان دوست اور بردبار تھا  
نیک اور پاکیزہ ، فائدہ مند ، صابر اور تمام مردوں کا قلع قمع ، اس پر سلامت رہے۔ بخاری اور مسلمان  
حضرت انس رضی اللہ عنہ کے اختیار سے متعلق ہے کہ حضور نبی اکرم یأصہ  
ملسو) کسی اور سے زیادہ خوبصورت ، دلیر اور فراخ دل تھا کیونکہ وہ سب سے بڑا آدمی تھا  
مردوں ، اور وہ سب سے زیادہ غصہ تھا۔ یقینی طور پر ، ان خصوصیات کے مالک فرد کے کام اور عمل چاہیں گے  
بہترین اعمال کا نمونہ بنیں ، وہ چہرے کا مالک ہوگا اور اس کا کردار سب سے اونچا ہوگا  
معیار پیغمبر اکرم (ملسو علیہ اللہ یلص) اس وجہ سے تھا، لہذا تمام جسمانی کی خصوصیات کا  
اور روحانی کمال۔

طویل تکلیف اور معافی

نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے صبر ، صبر اور تکلیف سب سے اعلیٰ ہیں  
نے کبھی کسی کا بدلہ نہیں لیا never نبی بڑ کی خصوصیات۔ ایک روایت کے مطابق ، آنحضرت  
ذاتی یا مالی معاملہ۔ اس نے صرف اسی کی طرف سے ایسا کیا جس نے کسی بھی چیز کو ’حلال‘ (حلال) قرار دیا کہ اللہ  
سب سے اعلیٰ) نے حرام (حرام) قرار دیا ہے ، لیکن یہ بدلہ بھی صرف اللہ کی خاطر تھا)  
خود۔ احد کی لڑائی میں سب سے زیادہ تکلیف حضور نبی اکرم (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) کو پہنچی۔  
کافروں نے اس کے خلاف جنگ کی اور اس کو سخت غم اور تکلیف دی ، لیکن اس نے نہ صرف جھگڑا کیا  
خود تکلیف اٹھانا اور معاف کرنا ، لیکن ان پر ترس کہا کر بھی ان کے کفر اور جہالت کے سبب معاف کردیا۔  
اور کہا:

ننن. ففہ یحوة یئندا

:اے اللہ! میری قوم کو سیدھا راستہ دکھائیں ، کیونکہ وہ نہیں جانتے ”ایک اور روایت میں یہ الفاظ ہیں“

حق اشاعت ورچوئل یونیورسٹی آف پاکستان ©

” اے اللہ! انہیں معاف کرو“

نے اس پر غم محسوس کیا تو انہوں نے کہا: ”اے اللہ کے رسول! کرے گا who اس میں بھی شامل ہیں ، جب صحابہ  
اس نے جواب دیا ، ”مجھے لعنت بھیجنے کے لئے نہیں بھیجا گیا ، بلکہ  
رحمت کے طور پر۔“ (اثع شیفہ ، مدارج ان نبیوہ)۔ a لوگوں کو حق کی طرف ہدایتیں ، اور تخلیق کے ل  
اس کا کلام رکھتے ہوئے

جنگ بدر کے موقع پر مسلمانوں کی تعداد بہت کم تھی اور وہ کھڑے ہوگئے  
ہر ایک ہتھیار کی ضرورت ہے جس سے وہ اگتھے ہوسکیں ، حنیف بن الزمان اور ابوحنین اس کے دو ساتھی تھے  
حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ، ”اے اللہ کے رسول! ہم ابھی مکہ سے آ رہے ہیں۔  
کافروں نے ہمیں راستے میں پکڑ لیا تھا اور ہمیں اس شرط پر رہا کیا تھا کہ ہم آپ سے لڑتے نہیں ہیں  
پہلو ہم نے جبر کے تحت اتفاق کیا ، لیکن ہم کافروں سے ضرور مقابلہ کریں گے۔ حضور اکرم یأصہ  
ملسو) کہا ”بالکل نہیں! اپنا کلام رکھیں ، اور لڑائی کا میدان چھوڑ دو ، ہم (مسلمان) اپنی بات کو ہر دم قائم رکھیں گے  
(حالات ہمیں صرف اللہ کی مدد کی ضرورت ہے۔“ (مسلم

حضرت عبد اللہ بن ابیل حماد رضی اللہ عنہ کا بیان ہے  
ہیسے کم ہونے میں نے اس سے درخواست کی y اللہ)۔ جیسے ہی (from bought) بوڈ میں نے حضور اکرمملسو سے کچھ خریدا  
موقع پر انتظار کرنا ، اور تھوڑی دیر میں واپس آنے کا وعدہ کیا۔ لیکن بات کسی طرح میرے دماغ سے کہیں گئی  
اور تین دن کے بعد جب میں اس موقع پر واپس آیا تو مجھے حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ابھی تک انتظار کیا  
پہل اس نے صرف اقا کیا ، ”تم نے مجھے بڑی پریشانی میں ڈال دیا۔ میں پہل تین دن سے آپ کا انتظار کر رہا ہوں “اس میں  
مثال کے طور پر ہمیں آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی شان و شوکت کی ایک عمدہ مثال ملتی ہے  
کسی وعدے کو پورا کرنے میں وفاداری۔

(مدارج النبوة)

( عملی قانون )عبادت

پھر تم اللہ سے رزق طلب کرو ، اس کی عبادت کرو اور اس کا شکر گزار رہو  
اپ کی واپسی

کتاب کی طرف سے جو بھیجا گیا ہے اسے اپنے پاس الہامی طور پر تلاوت کرو ، اور باقاعدہ نماز قلم کرو: نماز کے لئے " شرمناک اور ناجائز کاموں سے روکتا ہے۔ اور اللہ کی یاد ہی سب سے بڑی چیز ہے کوئی شک کے بغیر۔ اور اللہ ان (اعمال) کو جلتا ہے جو تم کرتے ہو۔

عبادت کے نئی معنی

لفظ عبادات جو لفظ عبد (خدا کے خادم) سے نکلا ہے اور عبد ہی ہے خادم کا دوسرا نام ، لہذا ہم کہہ سکتے ہیں کہ کسی کے لئے خدمت کو عبادت یا الہی کہا جاتا ہے۔ خدمت کا مطلب ہر کسی کے لئے نوکری ہے اور ہر معاملے میں ملشر کے کھڈ کو ترجیح دیتا ہے۔

عبادت کے تکنیکی معنی

کسی کے بہت احترام کے لئے پوری دل سے گہری شفقت کا انتخاب کیا جاتا ہے اطماعت۔

معنی اور اسلامی نظریہ

جیسا کہ ہم نے شروع میں کہا تھا کہ نبی خدا کی طرف سے دنیا میں لانے والی دینی تعلیمات عقائد اور نظریے سے ملحق دو اقسام میں پڑتا ہے اور دوسرا اخلاقیات سے ملتا ہے عمل۔ پہلے گروپ کی تعلیمات جس پر ہم پہلے ہی تبادلہ خیال کر چکے ہیں اور اب ہم اس پر توجہ دین گے ہم خود دوسرے کے ساتھ ہیں یہ بعد میں ، جن کے لئے خصوصی طور پر ، اصطلاح شریعت ہے بعض اوقات اطلاق کو ایک بار پھر عادت ، اخلاقیات ، معاشرتی جیسے متعدد حصوں میں درجہ بند کیا جاتا ہے طرز عمل ، مذہبی اور احسان اور حکومت اور سیاست۔

جس طرح عقیدہ کے دائرے میں ایمان کے بنیادی مضامین میں سب سے زیادہ ترجیح دیتے ہیں شریعت کی عبادت انتہائی اہمیت کی حامل ہے کیونکہ اسی کے ذریعہ ہی یہ رشتہ ہے خدا اور اس کی مخلوقات کے مابین اس کا انتہائی صاف اور میشتوت اظہار ملتا ہے ، اور یہ بھی ادا کرتا ہے انسانی وجود کے دیگر تمام محکموں کی بہتری اور اصلاح میں اہم کردار ہے۔

اسلام میں عبادت سے مراد وہ عمل ہوتا ہے جو شخص مکمل طور پر اپنے عاجز کو ادا کرنے کے مقصد کے ساتھ انجام دیتا ہے عما اور ماگی ہے ہسی ، عاجزی ، مطیع اور عقیدت ، اور حاصلات کا خراج عقیدت ( ان اعمال کو کرو یا بھی کیا جاتا ہے ، جس کا مطلب ہے رسائی کے ذریعہ) وہ نامزد کرتے ہیں (نماز) روزہ (روزہ) حج (متوقع ندیریں) ذکر و تلاوت (ناموں کو دہرنا خدا کی صفت اور حمد اور تلاوت قرآن) کریمی (جاتوروں کی قربانی) اور عقیدت کے دیگر تمام اعمال خصوصی طور پر اللہ تعالیٰ کی ذات کے لئے ان کی خدمت کے لئے خصوصی طور پر انجام دینے گئے ایک ، نے روحانی فائدہ لایا۔

عبادت نمازی اور پوجا کے مابین رابطے کا وسیلہ ہے۔ یہ توسیع کرتا ہے ایک سے دوسرے کو گہور رہا ہے۔ یہ واضح ہے کہ ہماری دعائیں اور دیگر عقیدت مند پرفارمنس سے خدا کا بھلائی نہیں ہوتا ، وہ اس کی طاقت یا جلال میں کچھ نہیں جوڑتے ہیں یہ روایت ہے کہ ، "اگر سارے انسان اور سب کچھ ، سب سے پہلے اور آخری ، اس میں انتہائی پریزگار اور مذہبی بن جائیں محض ایٹم کے ذریعہ خدا کی شان و شوکت کو آگے نہیں بڑھتا ، اگر یہ سب بن جائے عظمت عظمت سے باز نہیں آتا چاہئے ampleتیزین گیگاروں اور محروم کو اس کے ل بہل تک کہ تخیل سے مرئی ڈگریوں کے ذریعہ۔

ے اور روحانی تکمیل کے لئے ہےand مختصر یہ کہ ہماری عبادت پوری طرح سے ہمارے اپنے اچھے تغیر ہم نے خدا کی طرف سے اس کا حکم دیا ہے تاکہ ہم اس کو مضبوط کرسکیں اس سے آگاہی حاصل کریں اور اپنے آپ کو اس کے خاص فضل کے لائق بنائیں۔

یہ سچ ہے کہ خدا اور مردوں کے مابین کوئی مٹل اور موازنہ نہیں ہوسکتا ہے۔ ایک ہے طاقتور خالق اور اسمعوں اور زمین کا اعلیٰ ترین مالک ، نامید کمزور گندے پانی کی نالیوں کی قطع کی مخلوق۔ کوئی بیکار۔ مقصد کیڑا زیادہ کیا جاسکتا ہے زمین پر سب سے طاقتور بادشاہ کی مملکت اس سے کہیں زیادہ انسان اپنے ساتھ ہونے کا دعویٰ کرسکتا ہے بنتے والا تو پھر ، انسان خدا تک رسائی حاصل کرنے اور اس کا احسان اور محبت جیتنے کا طریقہ ہے صرف خدا کی لامحدود طاقت کو عظمت کا واضح اعتراف کرنے کے ذریعے ہی ممکن ہے اور اس کی اپنی پوری عاجزی اس کے روز مرہ کے عمل کے ذریعہ اس کی توثیق کرتی ہے یہ وہی ہے جو لڑا ہے خدا کے قریب انسان اسے اپنا پیارا ، قہل بہروسہ بندہ بنا دیتا ہے۔

ایم نے عاد (قوم) کی طرف ، (ہم نے) ان کے (اپنے) بھائیوں میں سے ایک بوڈ کو بھیجا: اس نے کہا: " اے میری قوم " اللہ کی عبادت کرو! اس کے سوا تمہارا کوئی معبود نہیں۔ کیا تم (اللہ سے) ڈرتے نہیں ہو؟ ، کیونکہ ہم نے یقینی طور پر ہر ایک فرد کے پاس ایک رسول بھیجا ، (حکم کے ساتھ) ، " اللہ کی عبادت کرو " اور بنی کو روکا

ISL2017 - اسلامی علوم

سبق 8

اسلامی طرز عمل

عبادت کی مختلف شاخیں

1. [نماز](#)

2. [ہجرت](#)

3. [زکوٰۃ](#)

4. [حج](#)

ایمان پر اس عمومی بحث و مباحثے کے بعد ، ہم اس کے چار واجب طریقوں پر کچھ حد تک بات کریں گے اور حج: ان اشیاء کو اسلام کے بنیادی اصولوں میں شامل کیا گیا ہے and عبادت ، نماز ، روزا ، زکو اور منہب کے لئے غیر معمولی اہمیت کے حامل ہیں۔

یہ وہ ستون ہیں جن پر ایمان کی پوری عمارت بلند ہوئی ہے۔

نماز

نماز کی تعریف

صلا ، (نماز) اللہ کی عبادت اور اس کو عقیدت پیش کرنے کا ایک خاص طریقہ ہے جسے اللہ تعالیٰ ہے اور اس کے نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے ہمیں تعلیم دی ہے۔

ان میں سب سے نمایاں نام ہے ، مضمون کی اہمیت اس کی ضرورت پر منحصر ہے خدمت کرتا ہے۔ موثر کار کی قیمت کا اندازہ اس کے رنگ یا شکل سے نہیں ہوتا ہے بلکہ مقصد کو پورا کرنے کی صلاحیت سے ہوتا ہے یہ فائدہ مند ہے ، نہ ہی بھینس کی بھیڑ یا برن اس کے چلنے کے انداز کے مطابق ہے --- یہ دودھ ہے جس کی وجہ سے یہ حاصل ہوتا ہے II جس کے ل جو فیصلہ کرتا ہے۔ لہذا نامز سے پہلے کی بات قابل ذکر ہے کیوں کہ اس کے ادراک میں یہ سب سے موثر کردار ادا کرتی ہے عبادت سے وابستہ مقاصد۔ یہ متعدد شرائط کی بھی وضاحت کرے گا جو اس سے منسلک ہیں مثال کے طور پر ، جسم کی صفائی ، لباس کی صفائی ، زمین کی صفائی جس پر پیش کی جاتی ہے اور وازو۔

مزید یہ کہ عبادت کی کچھ اقسام بالخصوص خودمختاری اور خدا کے نمائندے ہیں خدا کی قادر مطلق طاقت۔ ان کو آگے لے کر نمازی رب کی ان خصوصیات کو خراج تحسین پیش کرتا ہے کلاسیکی ہے IIالہی ، اسی وقت اس کے اپنے ہتھیار ڈالتے اور غلامی کا اعتراف کرتا۔ زکو مثال اور پھر ایسی اور بھی شکلیں ہیں جن کے متعلق آپ کے پیارے پیارے پہلو سے زیادہ خاص طور پر متعلق ہیں

الوہیت۔ وہ پیارے ، اس کے خلوص کے لئے پسند کرنے والے کی گہری محبت اور عقیدت کی علامت ہیں اس سے تڑپ رہا ہے ، کہ وہ اس کا دل ، روح اور سب کچھ ہے۔ روزے اس کے لئے ایک عمدہ اظہار پیش کرتے ہیں انسان اور اس کے خالق کے مابین تعلقات کا پہلو اس کے طرز پر کھانا پینا چھوڑنے کا مطالبہ کر کے ، ایک عجیب محبت ، اور اسی طرح حج محبت کے انعام کی ایک حقیقی علامت ہے۔۔۔ عجیب لباس ، عجیب و غریب رسم پاؤں آف کا چکر لگنا ، ابا کسی کی سوچ کے ساتھ دل اور دل میں سرایت سے سرایت کرتا ہے اس محبوب عمارت کے ایک کونے میں طے شدہ پتھر کے منسلک کا انٹوبینک ہوسہ ، باہر گھوم رہا ہے بیابان اور دن اور رات کے لئے وہیں رہنا۔۔۔ یہ سب چیزیں تو الہی کی تصویر کشی کے لئے موجود ہیں ایکشنس ، محبت کی میٹھی جنوں جو حقیقت میں ، اس منفرد زیارت کی حقیقی روح ہے۔

لیکن ، نامراز ان دونوں پہلوؤں پر جامع ہے۔ مزاح ، لیکن قابل احترام ، موجودگی خدا تعالیٰ کے سامنے ، متعین ، عقیدت مندوں کی طرح ، گھٹیا غلاموں کی طرح ، اور آگے بڑھتے ہوئے ، طے شدہ یادگاروں میں سے ان کو منظم ، منظم انداز میں بالا دستی کا مظاہرہ کرتے ہیں خدا کی خودمختاری اور انسان کی مکمل ہے ہمی کو طاقت دیں ، جبکہ دل کی کھیت ، کے احساسات توقع ، پر امید اور عمدہ عقیدت کی جو نماز کے دوران اس کے اندر خود کام کرتی ہے کے الفاظ تائمز میں میری تھینک پن ہے words الہی سے محبت کے جذبات کی خصوصیت ، نبی انکیں "نماز کے اواخر میں جب نماز کے وقت نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے تشریف لائے ہی تو ، نماز کے اکثر بعد کے پہلو سے بھرپور اظہار کرتے ہیں اپنے معزین بالل کو اس پیار سے مخاطب کرتے: اے بالل! میرے دل کو راحت دو اذان جو بڑھ رہی ہے وہ دعا کو اذان دے کر ہے ، اس کا ذکر حضرت مجدد الف ثانی نے کیا ہے اس کے ایک خط میں کہ ، داڑھی درد کرتے۔ والے کے لئے نماز ایک بام ہر۔ مجھے راحت دو! بالل! اس کو پہنچاتا ہے

سج اور ، میری آنکھوں کی ٹپٹک پن اس راز کو پیش کرتی ہے۔

، روایت ہے کہ ایک دن حضرت عبد الواحد لاہوری ، ایک خلافت ، حضرت مجدد کے پوچھے جنت میں نماز ہو ، جنت عمل کا گھر نہیں ہے ، کسی نے کہا ، یہ گھر ہے

حق اشاعت ورچوئل یونیورسٹی آف پاکستان ©

VU

ISL2017 - اسلامی علوم

، نے بڑی تکلیف سے دیکھا great بدلہ ، جب وہاں نماز پڑھتی ہو تو ، یہ سن کر حضرت ہی ہی پھر جنت میں جتنا کیسے ممکن ہوگا؟

وہ سکون اور خوشی جس کے نام سے حقیقی طور پر مستند لوگ نکل سکتے ہیں حضرت مجدد کی مندرجہ ذیل تقریر سے تصور کیا گیا ، یہاں روئت آخرت میں کیا ہے؟ اس دنیا میں: دنیا میں ناموز میں محبوب کی بہت قریب ہے جیسا کہ روئیت میں ہے آخرت.

نامز کی مخصوص خوبی اس وجہ سے مضمحل ہے کہ اس میں پوری طرح سے خود مختاری اور اقتدار کی عکاسی ہوتی ہے خدا کی مالکیت کے ساتھ ساتھ اس کی محبت اور خوبصورتی ، اس کی شکل میں اس کے مکمل جمع ہونے کی تصویر کشی کی گئی ہے انسان اپنے آقا سے ، اس کی روح میں یہ خوشی ، کو ملتا اور امیر کے جوہر سے مکمل طور پر بھرا ہوا ہے محبت کا خلوص یہ صرف نامز ہے جو خود میں متحد ہوجاتا ہے تاکہ کامیابی کے ساتھ یہ دونوں بظاہر متمول ہوجائیں کافی حد تک لٹ عبادت کے دیگر طریقوں سے بالتر ہے enough پہلوؤں . اور یہ حقیقت ، اس کے جیتنے کے ل

زکوٰۃ

زکوٰۃ کی تعریف

وہ نام ہے جو اسلام میں رقم یا دولت کے اس حصے کو دیا گیا ہے ، جو اللہ کے مطابق ہے Islam زکوٰۃ حکم غریبوں اور مساکین کو دیا جاتا ہے تاکہ وہ اس کے مالک بن جائیں۔ دوسرے الفاظ میں ، روزہ رکھنا عبادت کی ایک قسم ہے جو فطرت میں خاص ہے۔ worship اور نماز جسمانی عبادت کی ایک قسم ہے جبکہ زکوٰۃ

نماز کے بعد ، بنیادی اصولوں میں ترجیح کی ترتیب میں اگلی زکوٰۃ ہے۔ بنیادی کا فعل ویسا ہی ہے جیسے کسی اور طرح کی عبادت یہ خدا کی خوشنودی ، اور اس کی رضا کا طلب گار ہے of زکوٰۃ صفائی اور نفس کی تطہیر۔ یہ ایک صریح حقیقت ہے کہ گناہوں اور جرائم کی کثرت سے نہیں ان کی اصلیت دولت کی ہوس اور اقتدار کی ہوس میں ہے ۔۔۔ اور دونوں کے درمیان ، ایک اور چیز ہے عام بیماری زکات کو توڑنے کا ایک ذریعہ ہے دولت کے لئے ہوس کی بیماری کی بنیادی قرآن میں زکات کا اکثر ذکر بیک وقت کیا جاتا ہے جس سے معلوم ہوتا ہے کہ یہ تقریباً برابر ہے ، بعد میں ، اسلامی نامیاتی عبادت کی اہمیت میں ، جب نبی کی وفات کے بعد بعض عرب قبائل نے خلیفہ حضرت کو زکوٰۃ دینے سے انکار کر دیا۔ ابوبکر ، اعلان کرتے پر مجبور محسوس ہوا ان کے خلاف جنگ کی اور اس انتہائی قدم اٹھانے میں ، اسے صحابہ کرام کی مکمل حمایت حاصل تھی۔ سیوہ ، اندر کی اہمیت ہے۔ ایلفاظ ، اسلام میں زکوٰۃ

• کے ساتھ ختم نہیں ہوتے ہیں with عقیدہ کے ماتھے والوں کے مالی مطالبات زکوٰۃ کے علاوہ Besides اس کے علاوہ اور بہت سی دوسری شکلیں مان لیں ، ایک روایت میں واضح طور پر بتایا گیا ہے کہ "زکوٰۃ کچھ دوسرے دعوے بھی ہیں ، نولت پر بھی" یہ دوسرے دعوے پوری طرح سے کیے گئے ہیں مذہبی ڈاکٹروں نے ان کی مناسب جگہ پر انمول کیا۔

خدا کی راہ میں خرچ کرنے کے فضائل قرآن اور انبیاء میں جس طریقے سے بیان ہوئے ہیں اس مقصد کے لئے ملازمت میں رکھے گئے اظہار کی مختلف شبیہوں کی تصدیق کرتی ہے کہ یہ ایک ناگزیر ہے ایمان کا اجزاء۔ پھر بھی عالمگیر کے طور پر جب مسلمانوں کے اپنے مذہب میں ہے جسی ہے تو وہ کہیں بھی نہیں ہے یہ اس مخصوص شعبے کے مقابلے میں زیادہ واضح ہے۔ لوگ آج کل بہت خود غرض ہو گئے ہیں اور کی محبت ان کے مابین پیسہ اتنا بڑھ گیا ہے کہ کسی کی دولت کسی مسکین کے ساتھ بٹکتا ہے غریب بھائی ان کے بیچ تیزی سے غلبہ ہو رہا ہے اور یہاں تک کہ یہ ایسا کرتے ہیں ، ان میں سے ایک اکثریت ہے اخلاقی قوانین اور قواعد و ضوابط کے احترام کے ساتھ سراسر لاپرواہی کا مرنے والے ، اس کے ساتھ ، خدا کے ساتھ اس کے لئے بٹکتی گئی ہے قرآن مجید کے وعدے کے مطابق اس کا پورا فائدہ نہیں اٹھائیں گے۔

جب زکات نام کی طرح ایک بنیادی ذمہ داری ہے ، تو خواہش فطری طور پر ہونی چاہئے جس کی ادائیگی بغیر ہاتھ کے طریقے سے کی جاتی ہے ، خواہش کے بغیر that اسے یکساں دیکھ بھال اور تندرستی کے ساتھ خارج کر دین۔ ایک زکوٰۃ تمام متعلقہ قواعد و ضوابط پر ہے حد احترام کرتے ہوئے اس کا زیادہ سے زیادہ فائدہ اٹھنا ، نماز سے مشابہ ہے جو جلدی میں پیش کیا جاتا ہے اور مناسب توجہ کے بغیر ، زندگی اور رونق دونوں میں کسی ہے۔ کچھ طریقے زکوٰۃ زیادہ سے زیادہ اندرونی مشمولات سے بنوانے کا طریقہ یہ ہوسکتا ہے ۷۰ زکوٰۃ

کے تمام اصول و اصول جانتے اور مقصد کے ساتھ اخلاص کاٹت کرنے کے لئے all پہلے ، زکوٰۃ

دوسرا یہ کہ اس میں صرف اتنا ہی مستحق اور جائز جماعتیں معلوم ہونے پر خرچ کرنے کے لئے اچھی طرح سے احتیاط برتیں اور اشیاء ، یعنی جماعتوں اور اخراجات میں اشیاء جن پر سے سب سے بڑے انعام کی امید ہے خدا

سولم ، اس شخص سے کسی کو احسان کرنے کے خیال سے نفرت کرنا جس کو دیا گیا ہے اور نہ ہی اس اکاؤنٹ میں کسی بھی طرح سے اس کی طرف نگاہ کرنا ، لیکن دوسری طرف ، اسے حقیقی طور پر اس کا پابند محسوس کرنا

حق اشاعت ورچوئل یونیورسٹی آف پاکستان ©

VU

ISL2017 - اسلامی علوم کیونکہ اس کی ایجنسی کے ذریعہ ہی کسی کو اپنے آپ کو مناسب طریقے سے اور اچھی طرح سے ذمہ داری سے بری کرنے کے قابل بنایا گیا تھا ، اور لفظ اور عمل کے ذریعہ اس کو بلاجواز تسلیم کرنا۔

دینے وقت ، نین میں اعتقادات کو قبول کرنا away چوتھا ، زکوٰۃ نماز ، کہ خدا پہل ، وہاں اور ہر جگہ موجود ہے ، سب دیکھ رہا ہے اور ہر چیز کا مشاہدہ کر رہا ہے: وہ دیکھ رہا ہے میرا یہ عمل ، نیز نیت جو اس کے پیچھے کام کر رہی ہے ، اور یہ اس کی موجودگی میں اور اسی کے ذریعہ ہے حکم دو کہ میں اس کے بندے کی یہ چھوٹی سی خدمت کر رہا ہوں۔

کی ادائیگی اس انداز اور روحانی طور پر کی گئی ہے جس کے اوپر اشارہ کیا گیا ہے تو اس کے فائدہ مند نتائج برآمد ہوسکتے ہیں اگر زکوٰۃ اس وجود میں تجربہ کیا تجارت اور زراعت میں اس طرح کی کثرت اور خوشحالی ہوگی کہ لوگ حیران رہ جائیں گے۔

روزا

(روزہ کی تعریف (روزا)

روزہ کا مطلب ہے کہ کھانے ، پینے اور خدا کے کچھ مطالبات کو مطمئن کرنے سے راضی ہوجائیں طلوع آفتاب سے غروب آفتاب تک فلیش

عربی مساوی ہیں صوم اور صیام۔ اطہاری کو اطہار کے نام سے جانا جاتا ہے۔ Arabic روزے کے ل

تیسرا عملی تحفہ روزہ (یا روزہ) ہے۔ یہ ترقی کے لئے ایک بہترین ذریعہ ہے۔ ہماری فطرت میں آسمانی عنصر کی۔ یہ نفس کو پاک کرتا ہے اور خاص طور پر الہی کائنات کرنے کے لئے فائدہ مند ہے قاعدتاً پسندی ، خیرات برداشت اور تقویٰ جیسی خوبیوں۔ روزے کے دوران ایک شخص رب کے ساتھ ایک خاص ربط بنا دیتا ہے جانوروں کی بھوک کو کھانے ہونے مرحوم دنیا۔ لیکن یہ نتائج تب ہی حاصل ہوسکتے ہیں جب یہ ہو کسی عبادت کی پوری تقویت کے ساتھ کئے گئے ، اس کے پس منظر میں جو بنیاد دی گئی ہے وہ خلوص نیت سے ہے اطاعت کی اور کچھ بھی نہیں کیا جو عمل کے تقدس کے خلاف ہوسکے۔ اس سلسلے میں پہلی بات تمام گنہگار طرز عمل کو سختی سے تنہا چھوڑنا ہے ، خاص طور پر وہ جو منہ اور اس میں اپریشن کرتا ہے زبان اگر یہ نہ کیا گیا تو ، روزہ تمام روحانی انجام کو ختم کر دے گا۔ ہم 5 پر کیے ہیں ، اس روایت کا اختیار ہے کہ "اگر کوئی شخص روزے کی حالت میں باطل ، قریب اور کمال سے باز نہیں آتا ہے یہ خدا کے لئے لافقی ہے کہ وہ کھانے پینے کے بغیر جاتا ہے ، اور بھوک پیاس کرتا ہے" ایک اور روایت

اسی اثر پر لکھا ہے ، "ہبت سے لوگ ایسے ہیں جو روزے رکھتے ہیں جو ان سے کچھ حاصل نہیں کرتے ہیں بھوک اور پیاس کے سوا۔

لہذا ، یہ ہے کہ ہمارا خواہش ہونا چاہئے کہ روزوں سے زیادہ سے زیادہ فائدہ حاصل کریں سے ہے۔ پہلے اس کے لئے کیا ضروری ہے ؟جیسا کہ ہماری روحانی پیشرفت اور ارتقاء کے لحاظ سے ، نماز اور زکوٰۃ اور سب سے اہم بات یہ ہے کہ مکروہات سمیت ہر اس چیز سے باز رہنا ہے۔ گناہ خاص طور پر منہ سے نکلتے والی چیزوں کے خلاف حفاظت کی جاتی چاہئے ، اتنا کہ اس میں ممنوع ہے روزے کے دوران اونچی آواز میں چیخنے یا تیز آواز میں بات کرنے کی روایت بھی۔ اس کے برعکس ، کوشش ہونا چاہئے ، روزہ کی حالت میں زیادہ سے زیادہ نیکی کریں اور فضائل کے اعمال پر زیادہ توجہ دیں خاص طور پر ان لوگوں کے لئے جو منہ سے وابستہ ہیں۔ مثلاً ذکر اور تلاوت۔

حج

حج کا تصور

اور آپ کے توسط سے ، ایک خاص رشتہ ، ایک عجیب وابستہ موجود ہے۔ between پیغمبراکرم ، آپ کی امت اور حضرت ابراہیم کے درمیان۔ حقیقت میں ، **حج** اپنی شکل اور جوہر دونوں میں تشکیل دیتا ہے مؤخر الذکر کی اعلیٰ عقیدت اور خدا کی مرضی کے مطابق بے مثال تسلیم ہونے کی علامت۔

اور اس آرٹینٹ کا بنیادی خیال یہ ہے کہ ہر مسلمان جو اس کام کو برداشت کرسکتا ہے زیارت کو ، کم از کم ، اپنی زندگی میں ایک بار ، اپنے آپ کو اس جگہ پر جانا چاہئے جہاں اس سب سے زیادہ شاندار واقعہ ہے کی اپنے خالق کے ساتھ پوری لگن سے زندگی گزار گئی تھی ، اور اس وقت کے لئے ، خود ہی ٹالا گیا تھا life حضرت ابراہیم خداوند کے قربان دوست ، اس زبردست خود کو متاثر کرنے والے ، کے کردار میں ہے۔ اسے ایک دنیا چاہیے ، اس سچے دوست ، غلام اور عقیدت مند ، اور اس کے راہ راست سے اس کی لگاؤ کا عملی ثبوت خداوند نے اس موقع کے لئے مقرر کردہ مخصوص طرز عمل سے احترام اور عقیدت پیدا کیا ہے خود اپنے پورے وجود کو رنگین کرنے کی مخلصانہ خواہش ، اندرونی طور پر اور ظاہری طور پر ، اس اگست کی رنگت میں اساتذہ اور اس کی روح کو اس موقع کی شاندار روحانی شتوں میں حصہ لینے کا موقع دیں۔

میں حج کے ضروری خوبصورتی اور فراوانی پر مزید غور نہیں کروں گا کیونکہ یہ ہوسکتے ہیں صحیح طور پر تب ہی سمجھا جب کوئی شخص ان کا ذاتی طور پر یقرا کے دور ان تجربہ کرے۔ یہ ہبت کچھ ، تاہم ، میں یقینی طور پر یہ کہوں گا کہ جب خدا کے فضل سے ، آپ اس کام کو اپنے کا فیصلہ کرسکتے ہیں

حق اشاعت ورچوئل یونیورسٹی آف پاکستان ©

VU

ISI2017 - اسلامی علوم زیارت اپنے آپ کو کسی بھی چیز کی بجائے باطنی اور روحانی طور پر تیار کرنے پر زیادہ توجہ مرکوز کرتی ہے۔ افسوس کی بات یہ ہے کہ ، لوگ سفر کی مادی سوئلوں پر سب سے بڑی سوچ دیتے ہیں ، وہ یہاں تک کہ چلتے ہیں ان کے ساتھ نمک ، گالی مرچ اور اجار جیسے معمولی مضامین اپنے اور خود کو زیادہ سے زیادہ دس سے ایس کرنا کپڑے کا سوٹ — وہ مہینوں کے لئے ان تیاریوں پر قبضہ کرلیتے ہیں لیکن ویسے بھی کچھ نہیں کرتے ہیں عظیم موقع کے لئے خود کو روحانی طور پر فٹ کرنے کا۔ نتیجہ یہ ہے کہ وہ اس سے کچھ حاصل نہیں کرتے ، اور واپس چلو جیسے وہ گئے تھے۔ ایسا نہیں ہے کہ کسی حاجی کو اجازت نہیں ہے کہ وہ اپنے آپ کو مادے سے پیش کرے حاجات کے لئے روانہ ہونے سے پہلے ضروریات ایک مناسب حد کے اندر ایسا کرنا ضروری ہے ، لیکن یہ چیزیں چیزیں حج کا اصل سامان نہیں بنتی ہیں۔ اصل سامان سب کے ساتھ خود کو تیار رکھنے میں مضمر ہے ٹیوٹی سے نپٹنے اور اس اندرونی فتنے کے حصول میں جو معلومات درکار ہیں کسی کو اس سے حاصل ہونے والے بھرپور روحانی فوائد حاصل کرنے کے قبل بنائیں۔ کوشش کا ایک اہم حصہ حج کا قیام لوگوں کے ذہن میں اس حقیقت سے اگلی پیدا کرنا ہوگا ، بغیر اس کے ، حج ہوگا ایک بے روح شکل اور ایک خالی تقریب رہیں۔

حق اشاعت ورچوئل یونیورسٹی آف پاکستان ©

علم کی تعریف

دینی اصطلاحات اور قرآن و حدیث میں استعمال کے مطابق ، علم صرف وہی ہے جو اللہ تعالیٰ نے اپنے انبیاء کرام کے ذریعہ بنی نوع انسان کی رہنمائی کے لئے اتاری ہے۔ اور اس پر ایمان لانے his اور رسول انسان پر پہلا فرض ، اس کے بعد جب وہ اللہ کے نبی کی تعلیمات اور رہنمائی ، اور کیا کرنا اور نہ کرنا ، سیکھنے اور تلاش کرنے کی کوشش کرتا ہے۔ of مشن ، نبی دین کی پوری عمارت کا انحصار اسی علم پر ہے۔ لہذا ، ایمان (یا یقین) کے بعد پہلی ذمہ داری ہے اسے سیکھیں اور سکھائیں۔

سیکھنے اور درس کو زبانی گفتگو اور مشاہدے کے ذریعہ مکمل کیا جاسکتا ہے صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کے دور میں اور ان کی وفات کے فوراً بعد کے سالوں میں۔ انہوں نے اپنا سب کچھ حاصل کرلیا کا قول سنا ، اس کے اعمال و عمل کا مشاہدہ کیا ، یا اسے حاصل کرلیا saying اس طریقے سے علم۔ انہوں نے نبی کریم اسی طرح ان کے سنتوں سے جو اس سے مستفید ہوئے تھے۔

بہی بات بیشتر تالیفین (جسٹینیوں کے جانشینوں) کے علم کے بارے میں بھی ہوسکتی ہے صحابہ۔ انہوں نے یہ صحبت اور سماعت کے ذریعہ حاصل کیا۔

پڑھنے لکھنے اور کتابوں کے ذریعہ بھی علم حاصل کیا جاسکتا ہے۔ بن گیا تھا اس کے بعد کے اوقات میں علم فراہم کرنے کا طریقہ۔ کتابیں پڑھیں اور تجویز کی گئیں ، جیسا کہ آج ہیں۔

"اے فرمایا ہے کہ ، " ہر ایک آدمی کے لئے جو مجھ پر ایمان لاتا ہے ، اس کی تکمیل ہے۔ Messenger اللہ کے رسول اور دین کے ضروری علم کے حصول کے لئے اللہ کے دین اسلام کو قبول کرتے ہیں۔ and اللہ کے رسول نبی۔ نے یہ بھی کیا کہ اس علم کے حصول میں آدمی کی کوشش اللہ کی راہ میں ایک طرح کا جہاد ہے اور اس سے قربت حاصل کرنے کا ایک ذریعہ۔ انہوں نے یہ بھی کہا کہ اس ضمن میں کوئی اور لاپرواہی ایک ہے اللہ کے رسول کی وراثت ہے اور یہ ہے Messenger قبل سزا جرم یہ علم انبیاء کرام کی خصوصاً کثکثات کا سب سے پیارا اور سب سے قیمتی اثاثہ۔ اس طرح ، خوش قسمت لوگ جو اسے حاصل کرتے ہیں اور اس کے حقوق دیتے ہیں بے شک انبیاء کے وارث ہیں۔ تمام مخلوقات بشمول انسان کے فرشتے ، زمین پر چوہنی اور سمندروں میں مچھلی ، ان سے محبت اور ان کے لئے دعا۔ اللہ سبحانہ و تعالیٰ نے انہیں اسی فطرت سے پیدا کیا ہے۔ جیسا کہ ان لوگوں کے لئے جو انبیاء کی اس مقدس ورثہ کو غلط انجام تک پہنچاتے ہیں ، وہ بدترین مجرم ہیں جو الہی ناراضگی اور قہر کے مستحق ہیں۔

(ہم اپنی جگہوں کے فساد اور اپنی برائیوں سے اللہ کی پناہ مانگتے ہیں۔)

اس مختصر تعارف کے بعد ، اب ہم اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم کی مندرجہ ذیل احادیث پڑھیں علم اور سیکھنے اور درس و تدریس کا موضوع ہے۔

اگر علم ایمان سے دستبردار ہوجائے تو کیا ہوتا ہے؟

کسی کو صرف انسانی زندگی پر ، پر سطح پر اور ہر شعبے میں علم کے اثرات کا احساس ہوسکتا ہے کسی درسگاہ سے دور جنگل میں رہنے والے ایک نخلوندہ فرد کے ساتھ فرسٹ کلاس اسکالر کا موازنہ کرنا۔ بالمشبہ ، ان کے مابین مشابہت اور نتیجہ اخذ کرنے سے کہیں زیادہ فرق ہوگا ہوتا تو یہ ہے کہ ان دونوں افراد کا ایک ہی ماحول میں ایک ساتھ رہنا ناممکن ہے۔

یہ اللہ کی رحمت کی علامتوں میں سے ایک ہے جو نسل انسانی تک پہنچی ہے جس نے ہمیں سکھایا ہے کہ کیسے مختلف شعبوں میں علم حاصل کریں اور ہمیں ایسا کرنے کے ذرائع مہیا کردیتے۔ اللہ نے ہمیں سنا دیا ہے استعمال کرسکتے ہیں ، اور can جو ہمیں سائنسی معلومات سننے اور سیکھنے کی اجازت دیتا ہے۔ نظر جو ہم تلاش کرنے اور پڑھنے کے ل ایک ایسی عقل جو ہمیں غور کرنے ، غور کرنے اور استدلال کرنے کے قابل بناتی ہے۔

، اللہ فرماتا ہے

اللہ نے تمہیں تمہاری ماؤں کے رحم سے بچایا بغیر کسی علم کے ، اور " (آپ کو سماعت ، بینائی اور دانشمندی فراہم کی کہ آپ شکر گزار ہوں۔" 16:78)

حق اشاعت ورچوئل یونیورسٹی آف پاکستان ©

VU

مزید یہ کہ اللہ نے لوگوں کو اس کی راہ کیسے تلاش کرنے کا طریقہ سکھایا۔ اس نے ان کو رسول بھیجا ہے کتابوں کے ذریعہ الہام ہوا ، اور ان کے پاس اس کی عظمت اور اس کی قدرت کے عجائبات کی نشانیوں کو انکشاف کیا ہے اس کے پروردگار اور الوہیت کی گواہی دیتے ہیں۔

اللہ نے زمین اور اس کے تمام سامان کو بھی انسانوں کے اختیار میں رکھ دیا ہے۔ وہ ا کردیتے ہیں ، اور ان فوائد کو بناتے ہیں جن سے وہ متکاسب ہوںprovided نے انہیں اس سے فائدہ اٹھانے کے ذرائع مہی ان کی تحقیق ، تجزیہ ، مشقت اور مشقت۔ انہیں اس طرح کا مکمل کنٹرول دینے کے پیچھے عقلی دلیل ہے کہ یہ اس عظیم مقصد تک پہنچنے کے ذریعہ کام کرتا ہے جو اللہ کی رضا اور جنت کی طرف جاتا ہے۔

علم ایک ایسا عظیم سمندر ہے جو بغیر کسی ساحل کا پابند ہے۔ اس میں وہ دونوں علم شامل ہیں جو لاتے ہیں ، دنیا میں فائدہ اور آخرت میں جو فائدہ دیتا ہے۔ کوئی بھی تمام علم کو محیط نہیں رکھ سکا اور قطع نظر اس سے قطع نظر کہ لوگوں کے ذریعہ کتنا علم حاصل کیا جاتا ہے ، ہمیشہ ایک ایسا فرد ہوتا ہے جس میں اعلیٰ ہے علم ہے اور وہی اللہ سبحانہ و تعالیٰ ہے

وہ کہتے ہیں

ہم جس کو ہم کئی ٹکڑی بلند کرتے ہیں ، اور اس میں سب کے ساتھ علم ہے ، ایک" کون زیادہ جلتا ہے۔" (12:76)۔

قرآن کہتا ہے کہ علم ان لوگوں سے اخذ کیا جانا چاہیے جن کے پاس یہ ہے ، اور یہ کہ ہر ایک اس میں علم کی کمی ہے۔ جب مشرکین مکہ نے اپنی ناپسندیدگی کا اعلان کیا تسلیم کریں کہ محمد ، (ص) ، ایک سچے نبی ہیں ، ان کی دلیل یہ تھی کہ: "اللہ بہت بڑا آدمی بھیجتا ہے انسان ایک رسول کی حیثیت سے۔ کیا وہ فرشتہ بھیج نہیں سکتا تھا؟

، جواب میں ، اللہ نے اپنے نبی کو اس آیت سے متاثر کیا جس میں کہا گیا ہے

ہم نے صرف تم سے پہلے ہی مرد بھیجے ہیں ، لہذا لوگوں کو سیکھنے والے لوگوں سے پوچھیں اگر آپ نہیں جانتے تو واضح نشانیں اور " تحریری اصولوں کے ساتھ۔" (16: 44-43)۔

یہ فریش کے لوگوں کے لئے ایک دعوت تھی ، انہیں بتانے کے کہ اگر ان کو کوئی شک ہے تو ، وہ ان لوگوں سے پوچھنا چاہئے جو پرانے اور نئے عہد نامے کے بارے میں جانتے ہیں ، اور بعد میں انہیں یہ بتائیں گے تھے

ایک اہم حقیقت جو نویل قرآن ہماری توجہ مبثوّل کرواتا ہے ، وہ یہ ہے کہ کافر صرف اس میں ناکام رہے صحیح مسلک کی پیروی کریں کیونکہ ان کے لئے صحیح علم دستیاب نہیں تھا۔

اللہ کا ارشاد ہے

بشر



یہ شک ان میں سے بیشتر حق کو نہیں جانتے اور اسی وجہ سے منہ موڑ گئے۔" (21:24)۔

اس سے یہ ظاہر ہوتا ہے کہ اسلامی قوم پر ایک بڑی ذمہ داری عائد ہوتی ہے ، اور یہ تمام لوگوں کو آگاہ کرنا ہے ، حق کی اور انہیں اس کی پیروی کیے لئے مدعو کرنا۔ ان کی لاعلمی میں ، بہت سے لوگ جو بتوں ، جادوؤں کی پوجا کرتے ہیں جیسے گائے یا بچھڑے) یا اشیاء (جیسے سولی صلیب) ، کو یہ یقین ہے کہ ان کی عبادت نے انہیں لایا ہے) اللہ کے قریب ، لیکن وہ اصل میں اللہ کے سوا کسی اور کی عبادت کرتے ہیں۔

یہی بات ان لوگوں کے بارے میں بھی ہے جو مادے یا انسانی عقل کی پوجا کرتے ہیں۔ وہ یقین رکھتے ہیں کہ وہیں ہے کوئی خدا اور وہ معاملہ زندگی کا جوہر نہیں ہے ، اور اسی وجہ سے وہ اپنے دنیاوی معاملات میں مبتلا ہوجاتے ہیں اور نظر انداز کرتے ہیں آخرت کے خدشات۔ جو چیز ان کے پاس صحیح معنوں میں ہے وہ انہیں رب کے بارے میں حقیقت سے لاعلم بنا دیتا ہے آخرت۔

حق اشاعت ورچوئل یونیورسٹی آف پاکستان ©

ان گروہوں کو ان کے مشترکہ عقائد سے کیسے نجات دلائی جاسکتی ہے اور عبادت کی طرف رہنمائی کی جا سکتی ہے ISL2017 - اسلامی علوم اکیلا اللہ ہی اس دنیا ، آخرت اور ہر ایک کا کیا ہے اس کے بارے میں سچی سمجھائے بغیر واضح حق کو سمجھنے اور سیدھے راستے پر جانے کا راستہ تلاش کرنے کا موقع ملا۔

دوسری طرف ، جب تک کہ ایمان کے ذریعہ ہدایت نہ کی جائے ، اس کے بجائے علم تباہ کن اور برے ہوگا فائدہ مند اور سومی۔ اس طرح کا علم لوگوں کو حقیقت کا اعتراف کرنے کے لئے بھی بیکار کردیتا ہے ، بہل تک کہ جب وہ اس میں جاتے ہوں ان کے دل اور وہ انکار کرتے ہیں جس سے اللہ نے ان کو نوازا ہے۔

اللہ ہمیں ماضی کی قوموں کی گہاںوں سناتا ہے جنہوں نے علم کا ایک بڑا حصہ حاصل کیا ، لیکن ان سے عاری تھا ایمان ، اور اس وجہ سے ، اللہ کی نعمتوں کو تسلیم کرنے میں ناکام رہا کیونکہ ان کی بہت زیادہ باطل تھی واضح حقیقت کو تسلیم کریں۔

اللہ کا ارشاد ہے

جب ان کے رسول ان کے پاس واضح نشانیں لاتے تو ، وہ اپنے علم سے خوش ہوئے ، اور " (وہ جو چیزیں طنز کر رہے تھے اس سے ان کی ٹیٹ میں آگے "40:83

قارون ایسے لوگوں کی ایک مثال ہے۔ وہ اللہ کے احسان کا ناشکرا تھا اور دولت کو منسوب کرتا تھا اسے اپنا علم تھا اور اس نے کہا

مجھے یہ علم اس وجہ سے دیا گیا تھا کہ میرے پاس تھا۔" (28:78)۔

آج کی ثقافت کو سائنسی لیکن سیکولر قرار دیا گیا ہے ، جس کا مطلب ہے کہ یہ غیر مذہبی اور میرا ہے ایمان کا۔ اس میں آخرت کا کوئی اعتقاد نہیں ہے

یہ ایک ایسی ثقافت ہے جو زمین پر تعمیر اور کوششوں کی حمایت کرتی ہے ، اور اس پر خصوصی توجہ دیتی ہے اس دنیا میں زندگی ، بغیر کسی فکر کے موت اور اس کے بعد کیا موت ہے۔ اس ثقافت کے حامی ، جیسے اللہ سبحانہ وتعالیٰ کا بیان ہے

(جنتے ہو کہ زمین پر زندگی کے بارے میں کیا معلوم ہے اور وہ آخرت سے بے خبر ہیں۔" (30: 7)

اس مقام پر ایک سوال اٹھایا جاسکتا ہے: کیا اس قسم کی ثقافت ہے ، جو مضامین پر مبنی ہے؟ ، اس علم کا جو صرف اس دنیا پر ہی مرکوز ہے اور آخرت کے کسی بھی علم کو پوری طرح خارج نہیں کرتا ہے انسانیت کو اطمینان اور خوشی ملی؟ جواب منفی ہے۔ یہ بہت سے لوگوں نے دیکھا ہے جتنا زیادہ ترقی یافتہ انسان اپنے سیکولر علم میں لگتا ہے ، اس کی کثرت تعداد کثرت سے ہوتی ہے ماہرین نفسیات اور ماہر نفسیات کے دفتر۔

ی زندگی سے زیادہ خوشی لاتی ہےwith لوگ متفق ہیں کہ سادہ زندگی ماد پیچیدگیں

دنیا پر حکمرانی اور اس پر قابو پانے کے عزائم نے علم کو تباہ کن بنا دیا ہے ، اور اسے ختم کرنے کا خطرہ ہے زمین اور اس کی مخلوق انسان اپنے پاس موجود علم کی شاخوں پر قابو پا چکا ہے حاصل کیا ، اور ایمان کی عدم موجودگی میں ، وہ ایسے ٹولوں میں سے سب سے خطرناک ہوگئے ہیں جو دنیا کو خطرہ بناتے ہیں تباہی کے ساتھ

جسمانی سائنس نے سائنسدانوں کو جوہری ، جوہری اور حقیقی ہم بنانے کے قابل بنا دیا ، اس کے باوجود حقیقت یہ ہے کہ جن اصولوں پر یہ ہم مبنی ہیں اس کے انکشاف کرنے والوں کو بخوبی اندازہ تھا کہ لاکھوں افراد

حق اشاعت ورچوئل یونیورسٹی آف پاکستان ©

لوگوں کو مارا جاتے گا اگر ان ہموں کا استعمال کیا جائے۔ یہی بات راکٹ بنانے والے ماہرین کی بھی ہے اس طرح کے ہم لے جانے کے لئے، اس کے باوجود ہم بن چکے ہیں ، اور لوگوں کے ذریعہ بنائے جاتے رہتے ہیں۔

سائنس اور علم سمندروں اور نئیوں کی آلودگی اور اس کے لئے ذمہ دار ہے یونوں اور درختوں کی تبدیلی۔ استعمال ہونے والے کیمیکل کی وجہ سے پھل اور سبزیاں بے ذائقہ ہوگئی ہیں ان کا وقت سے پہلے پکا ، اور ان کے سبز اور پیدوار میں اضافہ کرنا۔ اس سب میں ، صارف شکار ہے۔ بندر اس سے بھی زیادہ ، یہ ہے کہ لوگ کیمیکل علاج سے مشروط کرنے کے بعد ، اس طرح مشابہت کرنے کے بعد ، خود انکار کردیتے ہیں جلدوروں کی مخصوص اقسام

علم اخلاقیات کو فروغ دینے کے لئے استعمال ہوتا رہا ہے۔ فحاشی اور فحش نگاری کو نشر کیا جاتا ہے ، ٹیلی ویژن لوگ بہت اختراع رہے ہیں ، خواہشات کو بھڑکاتے ہیں اور انسانوں کو دردوں کی سطح تک لے جاتے ہیں اور نیچے بھی۔ وہ ہمیشہ کے لئے خواہشات کو تیز کرنے کے لئے نئے طریقے ڈھونڈ رہے ہیں۔

ان تمام چیزوں کا ایک پوری دنیا میں طے شدہ دورانیے ہے اور قیامت کے دن ہم سب کچھ کریں گے اس زندگی میں ہمارے فیصلوں کا سامنا کرنا پڑتا ہے۔ کیا پھر وہ اپنے سیکولر علم اور دنیاوی علوم کو جانے دیں گے؟ نامعلوم اور اس کی زندگی کے بعد کی زندگی میں یقین سے نصن ؟ ہو؟

علم اور اس کا اسلامی تصور

علم کی تعریف

دینی اصطلاحات اور قرآن و حدیث میں استعمال کے مطابق ، علم صرف وہی ہے جو اللہ تعالیٰ نے اپنے انبیاء کرام کے ذریعہ بنی نوع انسان کی رہنمائی کے لئے اتاری ہے۔

حصول علم کے بیچھے

اللہ کی اجازت سے ہمیں پہلے ہی کچھ اندازہ کر لینا چاہئے کہ اپنے بارے میں معلومات حاصل کرنا کتنا ضروری ہے مذہب ، اور اس کے ساتھ منسلک بہت سارے بہترین افعامات اور خوبیوں کی وجہ سے ایسا کرنے میں محرک محسوس کرتے ہیں ، عمل۔ لیکن حقیقت میں اس علم کی تلاش اور حصول سے پہلے ہمیں اس کے پس پردہ ارادوں کا پتہ لگنا چاہئے مسلمان کو اپنے مذہب کا علم حاصل کرنے کی کیا وجوہات ہیں۔

ہر عمل اور کہنے کے پیچھے اس کا ارادہ ہوتا ہے ، لیکن مسلمان کے لئے ، ہر نیت کا ہونا لازمی ہے درست ، چونکہ اللہ کے رسول نے ہمیں مطلع کیا: "اعمال کا اندازہ ارادوں سے کیا جاتا ہے اور ہر ایک شخص اس کا فیصلہ کرے گا " اس کا ارادہ کیا ہے

صحیح نیت اتنا ہی ضروری ہے جتنا عمل خود۔ اس کے حصول کے لئے یقینی طور پر زیادہ مشکل ہے (1) ماضی کے علماء - ہمارے متقی پیش گو - کہا کرتے تھے: "میرے لئے اس سے بڑھ کر کوئی چیز مشکل نہیں ہے۔ " نیت ، کیونکہ اس نے مجھے مغلوب کر دیا۔

"ان میں سے ایک نے یہ بھی کہا: "نیت سیگھو ، کیونکہ یہ عمل سے زیادہ سنجیدہ ہے۔ (2)

صحیح ارادے ہمارے تمام اعمال کے پیچھے اللہ کی رضا حاصل کرنے کا ارادہ ہونا چاہئے ، اور (3) علم کے حصول میں کوئی رعایت نہیں ہے۔ ہم جانتے ہیں کہ اس نیک عمل نے اس کے ساتھ بہت سارے افعامات منسلک کر دیئے ہیں اللہ کے رسول نے ہمیں مطلع کیا کہ علم کے حصول کے لئے "... فرشتے خوش آمدید کہتے ہیں اور جو کچھ بھی ہے - آسمانوں اور زمین میں اور پیل تک کہ پانی کی گہرائی میں مچھلی معافی چاہتے ہیں ... اور یہ کہ اللہ خداوند عالم اسے جنت کی راہوں سے نکلتے کی ہدایت کرتا ہے۔

اس کے بعد ، علم حاصل کرنے کی کم از کم ایک وجہ یہ ہونی چاہئے ، کہ اپنے آپ کو ان عظیم لوگوں کو حاصل کریں (4) دنیا اور آخرت دونوں میں برکت ہے۔

اسلام کے حصول کے حصول کا ایک اور فائدہ یہ ہے کہ یہ اللہ کے حکم سے دور ہوجائے گا اپنی ذات سے یہی دین کے بارے میں لاعلمی۔ ایک مسلمان شک کی حالت میں نہیں رہ سکتا اور اللہ کی عبادت کے بارے میں الجھنیں ، کیوں کہ اس سے وہ اللہ کی صحیح طریقے سے عبادت کرنے سے روک پائے گا۔ تاہم ، اس کا علم حاصل کرنے سے جہالت مٹ جائے گی۔

امام العجوری (متوفی 360 ھ) نے کہا:

علم کے بغیر عبادت ممکن نہیں ہے ، لہذا علم کی تلاش لازمی ہے اور جہالت ہی ہے " مومن کے اندر رہنے کی اچھی حالت نہیں ، لہذا وہ اس سے جہالت کو دور کرنے اور بننے کے لئے علم کی تلاش کرتا ہے اللہ کے حکم کے مطابق اللہ کی عبادت کرنے کے قابل "۔

اور یہ تب ہی ہوتا ہے جب کسی نے اپنی ذات سے جاہلیت دور کر دی ہے جس سے پردہ اٹھانے میں مدد مل سکتی ہے جہالت جو دوسروں کو بھی اپنے رب کی حقیقی عبادت سے روکتی ہے۔

نیز اسلام کے صحیح علم کے حصول سے ہی اس پر ہونے والے حملوں کا مقابلہ کرنے میں مدد ملتی ہے کافر اور اختراع کرنے والے اور دوسرے تمام جن کی خواہش ہے کہ اسے ختم کریں یا خراب کریں۔ نو لیں ہے دین کا دفاع کرنے کے لئے کچھ خاص معلومات بہتر مقام پر ہوسکتی ہیں۔

اس کے بعد ، علم کے حصول اور حصول کے پیچھے کچھ وجوہات ہیں: افعامات کی تلاش اور اس سے وابستگی ، اسلام کے بارے میں اپنے آپ سے اور دوسروں سے جاہلیت کو دور کرنا چاہئے ہیں عبادت۔ اللہ صحیح طریقے سے اور دین کا دفاع کرنے کے قابل ہے۔

رسول اللہ (ص) کی طرف سے انتہائیت

بہت سارے عمل ذاتی مفاد یا فائدہ کے لئے ہوسکتے ہیں اور ہوسکتے ہیں۔ جیسا کہ ، Many خالص دنیوی فوائد کے ل ہم جانتے ہیں ، کسی مسلمان کے اعمال اور اقوال کے پیچھے یہ وجہ نہیں ہونی چاہئے۔ لذت حاصل کرنا ، (اور اللہ کا اجر ہمارا واحد مقصد ہونا چاہئے۔ اس کو آسان بنانا ہمارے لئے ، اللہ کے رسول ، (ص ہمیں اللہ کی خوشنودی کے علاوہ کسی اور کے لئے بھی کام کرنے سے اور خاص طور پر طلب اور تلاش کے خلاف متنبہ کیا غلط مقاصد کے ساتھ غلط ارادوں کے ساتھ علم حاصل کرنا۔

VU

ISL2017 - اسلامی علوم

آپ (ص) نے فرمایا: "جو شخص علم سیکھتا ہے جس کے ذریعہ اللہ کا چہرہ ڈھونڈتا ہے ، لیکن وہ ایسا نہیں کرتا سوائے اس دنیا کے مقصد کے ، وہ جنت کے دن سے خوشبو نہیں اٹھائے گا " قیامت۔

ایک اور روایت میں نبی نے ہمیں یہ کہتے ہوئے متنبہ کیا ہے کہ: "اس سے جہت زدہ کرنے / بدتمیزی کرنے کے لئے علم نہ سیکھو ، علمائے کرام ، اور نہ ہی اس کے ذریعہ احمقوں سے لطف اندوز ہونا ، اور نہ ہی اس کے ذریعہ محفلوں کا قبضہ کرنا۔ جو بھی ایسا کرتا ہے " پھر آگ ، آگ؟

یہ دونوں حدیثیں اس کے علاوہ علم کے حصول کے خلاف ان کی تنبیہات میں بالکل واضح ہیں صحیح نیت اسلام کے علم سے ہماری ذات کو اور دوسروں کو تعلیم دینے کی کوشش کی جاتی ہے ، لیکن سب سے اہم بات یہ ہے کہ اس پر عمل کیا جائے اللہ سبحانہ و تعالیٰ نے نازل کیا

وہی لوگ ہیں جو اپنے بندوں میں علم رکھتے ہیں جو اللہ سے ڈرتے ہیں۔" [35:28]۔

اور جیسا کہ ماضی کے کچھ علماء کہتے تھے: "علم زیادہ بیان نہیں کرتا ، بلکہ " علم اللہ سے ڈرتا ہے۔

شہرت یا حیثیت کی وجوہات کی بنا پر اس کی تلاش نہیں کی جاتی چاہئے ، جو اس دنیا کے مقاصد ہیں۔ ہمیں ڈرنا چاہئے اس زمرے میں نہیں آنا ، چونکہ حدیث کے مطابق اس کے نتائج شدید ہیں۔

اپنے ارادوں کو مستقل طور پر جانچنا چاہئے ، خاص طور پر ان کے constantly لہذا ہمیں اخلاص اور عمل کی پاکیزگی کو یقینی بنانے کے ل کے سامنے ، لوگوں کو اسلام کی طرف بلانا، چونکہ نیت کرنا داعدار بننا اسل ہے of دعو سامعین یا لوگوں کے گروپ کے سامنے کھڑا ہونا۔ شیطان بھی اپنے کو خراب کرنے کی کوشش میں مستقل طور پر کام کر رہا ہے ے کام جو بھی طریقہ سے کر سکتے ہیں۔deeds اچھ

نو آئیے ہم محتاط اور بے فکر رہیں کہ ہم اسلام کے بارے میں کیوں علم حاصل کر رہے ہیں اور اللہ سے دعا گو ہیں قیامت کے دن ، اس کے ذریعہ فیصلہ کرنے والے پہلے لوگوں کی پسند میں شامل ہونے سے ہمیں بچائیں نبی (ص) نے ہمیں متنبہ کیا: "... تو سب سے پہلے طلب کرنے والا شخص سیکھے گا

علم اور اس کی تعلیم دی اور رقم آن پڑھی۔ وہ اس کے ساتھ آتے ہیں گا اور اس کے حق میں احسان کیا جائے گا اسے اور وہ اسے پہچانے گا۔ کہا جائے گا: تم نے اس سے کچھ کیا؟ وہ جوابے گا: میں نے علم کا مطالعہ کیا اور اس کی تعلیم دی اور آپ کے لئے قرآن خوانی کی۔ کہا جائے گا:

تم نے جھوٹ بولا ہے۔ بلکہ آپ نے علم کا مطالعہ کیا تاکہ آپ کے بارے میں یہ کہا جائے کہ: 'عالم' اور آپ نے تلاوت کی ' قرآن تو یہ آپ کے بارے میں کہا جائے گا: تلاوت۔ اور یہ کہا گیا تھا۔ پھر اسے حکم دیا جائے گا اور بوگا " اس کے چہرے پر گھسٹا جائے یہل تک کہ اسے آگ میں ڈالا جائے۔

اللہ پاک ۔ جو تمام خامیوں سے پاک ہے ۔ ہمیں اس سے بچائے۔  
سانئس میں مسلمئوں کا تعاون

، اسلام لوگوں کو ہر موقع پر پڑھنے اور سیکھنے کی تاکید کرتا ہے۔ قرآن مجید کی آیات ، مشورہ دن کو رات کو بتائیں ، اور فطرت کے مظاہر ، دن اور رات کے جانشینی کا مشاہدہ کرنے کی ترغیب دی ستاروں ، سورج ، چاند اور دیگر آسمانی جسموں کی حرکتیں۔ مسلمانوں سے گزارش ہے کہ وہ ہر چیز پر غور کریں بہتر سمجھنے اور شکر گزار ہوں ، appreciate کائنات میں ، ان کا سفر کرنے ، تقیث کرنے ، دریافت کرنے اور ان کو سمجھنے کے ل خدا کی تخلیقات کے تمام حیرت اور خوبصورتی کے لئے۔ محمد (ص) پر پہلی وحی نے بتایا کہ کیسے اسلام میں علم کی پرواہ ہے۔

[پڑھو ، اپنے رب کے نام سے ، کس نے پیدا کیا ...؟ " 96: 1]

سیکھنا مرد اور عورت دونوں پر لازم ہے۔ مزید یہ کہ تعلیم منہی ہی تک محدود نہیں ہے مسئلہ! اس میں علم کے تمام شعبے شامل ہیں ، بشمول حیاتیات ، طبیعیات ، اور ٹکنالوجی۔ علماء کرام کے پاس ہے اسلام میں اعلی مقام ، انبیاء کرام کے بعد دوسرے نمبر پر ہے۔

اسلامی ریاست کی ابتدا ہی سے ہی مسلمانوں نے تعلیم حاصل کرنا شروع کی تھی اور اے state تقریبا لسانیات اور فن تعمیر سے شروع ہوئے والے نام نہاد سیکولر سیکھنے کے شعبوں کی تعداد ، لیکن بہت جلد ریاضی ، طبیعیات ، فلکیات ، جغرافیہ ، طب ، کیمسٹری اور فلسفہ تک پھیلا ہوا ہے۔ وہ قدیم دنیا کے معلوم کاموں کا ترجمہ اور ترکیب کیا ، یونان ، فارس ، ہندوستان ، یہاں تک کہ چین سے۔ حق اشاعت ورجوئل یونیورسٹی آف پاکستان ©

29

VU

ISL2017 - اسلامی علوم

بہت پہلے وہ تنقید کر رہے تھے ، اس علم پر بہتری اور توسیع کر رہے تھے۔ صدیوں پہلے یورپی نشا، ثانیہ میں مسلمان "نشا، ثانیہ" مرد ، مرد تھے جو نیک وقت تھے ابن سینا (اویسینا) ، عمر خیام جیسے مثلاًشی ، سائنس دان ، فلسفی ، معالج اور شاعر۔ دوسروں

: فلکیات

مابین فلکیات میں ہمیشہ سے خصوصی دلچسپی رہی ہے۔ چاند اور سورج اہمیت رکھتے ہیں ہر مسلمان کی روز مرہ کی زندگی میں اہمیت۔چاند کی طرف سے ، مسلمان آغاز اور اختتام کا تہین کرتے ہیں مہینے ان کے قمری تقویم میں۔سورج کے ذریعہ مسلمان نماز اور روزے کے اوقات کا حسب لگتے ہیں۔

، یہ بھی مابین فلکیات کے ذریعہ ہی مسلمان قبلہ کی صحیح سمت کا تہین کر سکتے ہیں نماز کے دوران مکہ مکرمہ میں خدہ کعبہ کا سامنا کرنا۔سب سے عین مطابق شمسی تقویم ، جولین سے برتر ہے جلیلی ، جو عمر خیام کی نگرانی میں وضع کیا گیا تھا۔

قرآن میں فلکیات کے بہت سارے حوالوں پر مشتمل ہے۔

آسمانوں اور زمین کو صحیح طور پر حکم دیا گیا تھا ، اور انہیں انسان کے تابع کر دیا گیا تھا ، بشمول خداوند" سورج ، چاند ، ستارے ، اور دن اور رات۔ہر آسمانی جسم خدا کی طرف سے تفویض کردہ مدار میں حرکت کرتا ہے اور کبھی کشش نہیں کرتے ، کائنات کو ایک منظم کائنات بناتے ہیں جس کی زندگی اور وجود ، تخفیف اور [توسیع ، خالق کے ذریعہ مکمل طور پر طے کی جاتی ہے۔ " [قرآن 30:22

ان حوالوں ، اور سیکھنے کے احکامات ، ابتدائی مسلم اسکالرز کو اس کے مطالعہ کے لئے متاثر کرتے تھے جنت۔ انہوں نے ہندوستانیوں ، پارسیوں اور یونانیوں کے پہلے کاموں کو ایک نئی ترکیب میں مربوط کیا۔ ثانی کا الماجت (اس عنوان سے جیسا کہ ہم جانتے ہیں کہ یہ عربی ہے) کا ترجمہ ، مطالعہ اور تنقید کی گئی تھی۔ بہت سے نئے ستارے دریافت ہوئے ، جیسا کہ ہم ان کے عربی ناموں میں دیکھتے ہیں۔ - الغول ، دینیب ، ہلیجیوز ، ریگیل ، الدیبارن۔

، فلکیاتی جدولیں مرتب کی گئیں ، ان میں ٹولئین میزیں ، جو کوپرنیکس استعمال کرتی تھیں ڈانکو بریے اور کیپلر۔ اس کے علاوہ مرتبہ بھی تھے۔ عربی زبان سے دوسری اصطلاحات ہیں زینتھ ، ناندر ، البیٹو ، ازیوموت۔

مسلمان ماہرین فلکیات نے سب سے پہلے مشاہدات قائم کیں ، جیسا کہ مغرہ میں بنایا گیا تھا بلگو ، چنگیز خان کا بیٹا ، فارس میں تھا ، اور انہوں نے الہ کار ایجاد کیا جیسے چوکور اور فلکیات ، جس نے نہ صرف فلکیات میں بلکہ سمندری نیویگیشن میں بھی ترقی کی راہنمائی کی ، جس میں اہم کردار ادا کیا گیا یورپ کی تلاش۔

: جغرافیہ

مسلم اسکالرز نے جغرافیہ پر بہت زیادہ توجہ دی۔ در حقیقت ، مسلمانوں کی بڑی فاکرمندی جغرافیہ کی ابتدا ان کے مذہب سے ہوئی۔قرآن لوگوں کو دیکھنے کے لئے پوری زمین میں سفر کرنے کی ترغیب دیتا ہے خدا کی نشانیوں اور نمونوں کو چہل کہیں بھی۔اسلام میں بھی ہر مسلمان کی ضرورت ہے کہ کم از کم اتنا علم ہو دعا کرنے کے لئے قبلہ کی سمت (مکہ مکرمہ میں مکہ کا مقام) چلتے کے لئے جغرافیہ کا۔

مسلمان تجارت کے سلسلے میں حج کرنے کے لئے اور طویل سفر کرنے کے عادی تھے ان کا مذہب پھیلائی۔ دور دراز کی اسلامی سلطنت نے اسکالرز کو تلاش کرنے والوں کو بڑی تعداد میں مرشد کرنے کے قبل بنا دیا بحر اوقیانوس سے بحر الکاہل تک جغرافیائی اور آب و ہوا سے متعلق معلومات۔

جغرافیہ کے میدان میں ، یہاں تک کہ مغرب میں بھی ، مشہور مشہور ناموں میں ابن خلدون اور ابن ابن بطوطہ ، ان کے وسیع پیمانے پر تحقیقات کے تحریری اکاؤنٹس کے لئے مشہور ہیں۔ 1166 میں ، الاندریسی ، اچھی طرح سے مشہور مسلم اسکالر جس نے سسلی کی عدالت میں خدمت کی ، بہت درست نقشے تیار کیے ، جس میں ایک عالمی نقشہ بھی شامل ہے تمام براعظموں اور ان کے پہاڑوں ، ندیوں اور مشہور شہروں کے ساتھ معنیشی پہلے جغرافیہ نگار تھے رنگ میں درست نقشہ تیار کرنے کے لئے

: انسانیت

اسلام میں ہر مسلمان ، مرد اور عورت کے لئے علم کی تلاش واجب ہے۔ کے اہم ذرائع

حق اشاعت ورجونل یونیورسٹی آف پاکستان ©

VU

ISL2017 - اسلامی علوم کی روایات) ، مسلمانوں کو علم کے حصول کی ترغیب دیتے ہیں اسلام ، قرآن اور سنت (نبی اکرم خدا (خدا) کو چلتے کا اس کا حیرت انگیز طریقہ ہے Allah اور علماء بنیں ، کیوں کہ لوگوں کے ل تخلیقات اور ان کے لئے شکر گزار ہوں

لہذا مسلمان مذہبی اور سیکولر دونوں ہی اور کچھ ہی سالوں میں علم کے حصول کے خواہاں تھے حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے مشن کے بعد ، ایک عظیم تہذیب پھیلی اور فروغ پزیر ہوئی نتائج میں دکھایا گیا ہے ، اور فقہہ میں الاذیر 1۰000 سے زیادہ واپس چلے گئے ہیں،الاسلامی یونیورسٹیوں کے پھیلاؤ؛ تیونس میں الزہیوں سل اور دنیا کی قدیم ترین جامعات ہیں۔ بے شک ، وہ پہلے مثال تھے یورپی یونیورسٹیوں ، جیسے بولونہ ، پیٹفرگ ، اور سوربون۔ یہاں تک کہ واقف تعلیمی ٹوپی اور گان کی ابتدا الاذیر یونیورسٹی سے ہوئی۔

مسلمانوں نے جغرافیہ ، طبیعیات ، کیمسٹری جیسے متعدد مختلف شعبوں میں زبردست ترقی کی۔ ریاضی ، طب ، دواسازی ، فن تعمیر ، انسانیات اور ماہر فلکیات۔ الجبرا اور عربی مسلم اسکالرز کے ذریعہ دنیا میں اعداد متعارف کروانے گئے تھے۔ سترویالی ، چوکور ، اور دیگر نیویگیشنل آلات اور نقشے کو مسلم اسکالرز نے تیار کیا اور دنیا میں ایک اہم کردار ادا کیا ترقی ، خاص طور پر یورپ کے ریسرچ کے دور میں۔

مسلم اسکالرز نے یونان اور روم سے چین اور ہندوستان تک قدیم تہذیبوں کا مطالعہ کیا۔ ارسطو ، ٹیلی ، یوکلڈ اور دیگر کے کاموں کا عربی میں ترجمہ کیا گیا۔ مسلم اسکالرز اور سائنس دان پھر اپنے تخلیقی نظریات ، دریافتوں اور ایجادات کو شامل کیا اور آخر کار اس نئے علم کو منتقل کیا براہ راست شاہ کثیفہ کی طرف جانے والے ، یورپ کا رخ بہت سارے سائنسی اور طبی معالجے ، ترجمہ ہوجکے ہیں لاطینی زبان میں ، 17 ویں اور 18 ویں صدی کے آخر میں معیاری متن اور حوالہ کتابیں تھیں۔

: ریاضی

دلچسپ بات یہ ہے کہ اسلام انسانیت سے کثرت کے مطالعے اور دریافت کرنے کی اتنی سختی سے تاکید کرتا ہے۔ کے لئے مثال کے طور پر ، قرآن پاک میں ارشاد ہے:

ہم (اللہ) آپ کو (انسانوں کو) اپنی علامتوں / نمونوں کو افق / کثرت میں اور اپنے آپ تک دکھائیں گے " [آپ کو یقین ہے کہ وحی حق ہے۔ " [قرآن ، 41:53

، دریافت اور تلاش کی اس دعوت نے مسلمانوں کو فلکیات ، ریاضی کیمسٹری ، اور دوسرے علوم ، اور انہیں خط و کتابت کی بہت واضح اور پختہ تہذیب تھی جیومیٹری ، ریاضی ، اور فلکیات کے درمیان۔ مسلمانوں نے صفر کے لئے علامت ایجاد کی سائنس " عربی میسر سے آتا ہے) ، اور انہوں نے اعداد کو دس اعشاریے کے نظام یعنی بیس 10 میں منظم کیا۔ علامت ایجاد کی۔ the اضافی طور پر ، انہوں نے نامعلوم مقدار یعنی ایکس جیسے متغیر کے اظہار کے ل

پہلے عظیم ریاضی دان ، الخوارزمی نے ، الجبرا (الجبر) کے مضمون کی ایجاد کی۔ جسے اوور نے تیار کیا ، خاص طور پر عمر خیام۔ الخوارزمی کا کام ، لاطینی زبان میں ترجمہ ، ریاضی کے ساتھ عربی ہندسوں کو اسپین کے راستے یورپ لایا۔ لفظ "الگورتھم" ان کے نام سے ماخوذ ہے۔"

جیسا کہ ان کے گرافک فنون میں دیکھا جاسکتا ہے کہ مسلم ریاضی دانوں نے ہندومیٹری میں بھی بہت عمدہ کارکردگی کا مظاہرہ کیا (عظیم البیرونی (جس نے قدرتی تاریخ ، یہاں تک کہ ارضیات اور معدنیات کے شعبوں میں بھی بہت عمدہ کارکردگی کا مظاہرہ کیا ریاضی کی ایک الگ شاخ کے طور پر مثلث قائم کیا۔ دوسرے مسلم ریاضی دان بنائے نظریہ نمبر میں اہم پیشرفت۔

: نواہی

اسلام میں ، انسانی جسم تعریف کا ایک ذریعہ ہے ، کیونکہ یہ اللہ رب العزت نے تخلیق کیا ہے۔ یہ کس طرح کام کرتا ہے ، اسے صاف ستھرا اور محفوظ رکھنے کا طریقہ ، بیماریوں کو اس سے حملہ کرنے سے کیسے روک سکتا ہے یا ان کا علاج کر سکتا ہے مسلمان۔ کے لئے مسئلہ ایم نواہی لینے" کی تاکید کی ، جیسا کہ اس وقت کے لوگ ہیں medicines خود پیغمبر اسلام نے لوگوں کو "اپنی بیماریوں کے ل وقت ایسا کرنے سے گریزاں تھا۔ انہوں نے یہ بھی کیا ، "خدا نے کوئی بیماری پیدا نہیں کی ، بلکہ اس کے سوا ایک علاج قائم کیا " بڑھایا۔ جب ایٹمی ڈاٹ لگتی جائے گی تو ، خدا کی اجازت سے مریض ٹھیک ہوجائے گا۔

یہ مسلم سائنس دانوں کو تلاش کرنے ، ترقی کرنے اور تجرباتی طور پر استعمال کرنے کی ترغیب دینے کے لئے مضبوط محرک تھا قوانین۔ طب اور صحت عامہ کی دیکھ بھال پر بہت زیادہ توجہ دی گئی۔ پہلا اسپتال بغداد میں بنایا گیا تھا میں۔ مسلمان اونٹوں کے قاتلوں کو موہبل اسپتال کے طور پر بھی استعمال کرتے تھے ، جو جگہ جگہ منتقل ہوتے تھے۔ 706 AC حق اشاعت ورجونل یونیورسٹی آف پاکستان ©

VU چونکہ اس مذہب نے اس سے منع نہیں کیا تھا ، لہذا مسلم اسکالرز انقرومی کے مطالعے کے لئے انسانی قاتلوں کا استعمال کرتے تھے اور جسمانیات اور ان کے طلبا کو یہ سمجھنے میں مدد کرنے کے لئے کہ جسم کس طرح کام کرتا ہے۔ یہ تجرباتی مطالعہ قبل ہوگیا ۔سرجری بہت جلد تیار کرنے کے لئے

الرازی ، جو مغرب میں رابز کے نام سے مشہور ہیں ، مشہور معالج اور سائنس دان ، (متوفی 932) ان میں سے ایک تھے قرون وسطی میں دنیا کے سب سے بڑے معالج۔ انہوں نے تجرباتی مشاہدے اور طبی ادویات پر زور دیا اور ایک تشخیص کار کی حیثیت سے بے مثال تھا۔ انہوں نے اسپتالوں میں حفظان صحت سے متعلق ایک مضمون بھی لکھا۔

خلف ابوالقاسم الزہراوی گیارہویں صدی میں ایک بہت ہی مشہور سرجن تھا ، جس کے لئے یورپ میں جانا جاتا تھا

(اس کا کام ، مراعات )کتاب التصريف

ابن سینا (متوفی 1037) ، جو مغرب میں اویسینا کے نام سے مشہور تھا ، شاید اس وقت تک سب سے بڑا معالج تھا جنید دور۔ ان کی مشہور کتاب ، الکونون فی الطب ، پہل تک کہ یورپ میں بھی ، ایک معجاری نصابی کتاب رہی سال سے زیادہ ابن سینا کے کام کا مطالعہ ابھی مشرق میں کیا گیا ہے۔ 700

فارماسولوجی میں دیگر اہم شراکتیں نہیں ، جیسے ابن سینا کی کتاب الشفاء شفا کی کتاب) ، اور عوامی صحت میں۔ عالم اسلام کے ہر بڑے شہر میں بہت سارے عمدہ مقام تھے) ، اسپتال ، ان میں سے کچھ کو ہسپتال پڑھا رہے ہیں ، اور ان میں سے بہت سے افراد خاص بیماریوں کے لئے خصوصی تھے بشمول ذہنی اور جنبتی۔ عثمانیوں کو اسپتالوں اور عمارتوں کی تعمیر کے لئے خاص طور پر جانا جاتا تھا ان میں اعلیٰ حفظان صحت کے استعمال کے لئے۔

حق اشاعت ورجوئل یونیورسٹی آف پاکستان ©

32

ISL2017 - اسلامی علوم

VU سبق 11

اسلامی معاشرتی نظام

معاشرے کی تعریف

جہاں لوگوں کا ایک گروہ ایک ہی زبان اور ایک ہی ثقافت کے ساتھ رہتا ہے۔"

یا

"انسٹی رشتے کی ایک ٹھوس سلسلہ جو عملی اور اس کا بنیادی عنصر پیدا کرتی ہے وہ فوائد حاصل کرتا ہے"

کیوں انسانیت کے لئے سوسائٹی لازمی ہے؟

- 1. فوائد حاصل کریں
- 2. نقصان سے بچنا
- 3. حقوق کی حفاظت اور احتیاطی تدابیر

معاشرے کے عنصر

- 1. (افراد )افراد
- 2. (درجات )تبت
- 3. کتبہ

سوسائٹی کے بنیادی عوامل

- 1. خدادانی اور قبیلہ
- 2. علاقہ / اسٹیٹ اور ملک
- 3. (درجات )تبت
- 4. (عقیدہ کا بنیادی مضمون )عقیدہ

معاشرتی نظام کی اہمیت

کے ذریعہ بنی نوع انسان کے لئے لائی گئی تھی mankind ہدایت میں سب سے پہلی چیز حضور خدائی اتحاد۔ اس کے بعد ، وہ اخلاقی اور عملی شعبوں سے متعلق ہدایات اور مشورے دیتے تھے زندگی ان لوگوں کے لئے جنہوں نے کال قبول کی تھی۔

تھی۔ کی اس طرح کی تعلیمات اور نصیحتوں کو بنیادی طور پر دو حصوں میں تقسیم کیا جاسکتا ہے حصے پہلا حصہ حقوق اللہ سے متعلق ہے۔ اس میں بتایا گیا ہے کہ بندوں پر اللہ کا کیا دعویٰ ہے اور اس سلسلے میں پابندیوں کے فرائض کیا ہیں ، اور یہ دعویٰ کس طرح خارج کیا گیا ہے اور ہے کے کچھ اخلاقی اصول بھی ، اس حصے سے تعلق رکھتے ہیں۔ of ذمہ داریوں کو پورا کرتا ہے۔ پاک

دوسرا حصہ ایک دوسرے پر انسان کے حقوق سے متعلق تعلیمات پر مشتمل ہے ، اور فرائض عام طور پر ، وہ تمام تخلیق شدہ مخلوقات کے مقروض ہیں۔ انسان اپنی معاشرتی ذمہ داریوں کو نبھانے کے ل۔ کیسے ہے؟ تمام افراد اور گروہوں یا کسی دوسری مخلوق کی طرف جس کے ساتھ وہ رب میں رابطہ کر سکتا ہے کی اخلاقی تعلیمات میں سے کچھ پھر ، اسی زمرے میں آتی ہیں۔ of اس کی زندگی کے مختلف شعبے؟ تھی کریم

، انسان کے حقوق کا سوال زیادہ اہم ہے اس احساس کا یہ احساس ہے کہ اگر ہم ان کو نظرانداز کرتے ہیں ، یعنی کسی کے حقوق کی خلاف ورزی کریں یا اس کے ساتھ کچھ اور نا انصافی کریں ، خداوند جو یقیناً سب سے زیادہ ہے رحیم اور مہربان نے معاف کرنے والے کو اپنے ہاتھوں میں نہیں رکھا ہے ، بلکہ فیصلہ دیا ہے کہ اصلاحات ہیں اسی وجود میں ، اس شخص کو واپس دے کر جو ہم نے اس کے مفیل گناہ کیا ہے ، made اسی وجود کے ل یا اس سے معافی مانگنا ، ورنہ ہمیں آخرت میں ادائیگی کرنی پڑے گی ، جو واقعی ہمیں بھگتنا ہے ، بہت پیارے ، آخرت کے خوفناک عذاب سے دوچار

نے فرمایا۔ Messenger بخاری میں ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کے اختیار میں ذکر ہے کہ رسول اللہ

ہوسکتا ہے کہ جس نے بھی کسی کے بھائی کے ساتھ نا انصافی کی ہو یا اسے اپنے حقوق سے پامال کیا ہو کسی بھی طرح سے اس معاملے کو اسی بن ٹھیک کر دینا چاہئے ، اور خداوند کے سامنے اسی وجود میں دینار (1) اور درہم (2) نہ ہوں ۔اگر وہ کرے گا no حتمی حساب کتاب کا دن ، جب اس کے پاس دعویٰ حل کرنے کے ل نیک اعمال کا ذخیرہ رکھنے کے بعد ، غمزدہ افراد کو اس سے منسلب مناسبت سے بدلہ دیا جائے گا

حق اشاعت ورچوئل یونیورسٹی آف پاکستان ©

VU

ISL2017 - اسلامی علوم

اس کے ساتھ ناانصافی کی گئی ، اور اگر وہ خالی ہے تو اچھے کاموں کے معاملے میں ، رب کے گناہوں سے غم زدہ اس پر ڈالا جائے گا۔ (اور اس طرح ، آخری دن پر انصاف ہوگا) 3-

نے سید الشہداء سیدنا عائشہ رضی اللہ عنہا کی اقتداء میں ، شعب الیمان میں نقل کیا ہے۔ Besides اس کے علاوہ بیحدیں

اعمال (جس میں بندوں کے گناہ درج ہیں) اچھی طرح سے تین طرح کے ہوں ۔ایک بار O طومار " جسے کبھی معاف نہیں کیا جائے گا ، (اور) یہ شرک ہے ۔خدا نے قرآن مجید میں اعلان کیا ہے کہ ، کسی بھی صورت میں ، کیا وہ شرک کے گناہ کو معاف کرے گا۔ دو ، جسے اللہ تعالیٰ انصاف کے بغیر نہیں گزرے گا (اور) یہ باہمی غلطیوں ، چوٹیں اور حقوق کی خلاف ورزی ہیں اور خداوند ان کے پاس ضرور ہوگا) ادائیگی بین ، جس میں گناہوں کا خاتمہ ہوگا جس کی نظر میں وزن اور اہمیت بہت کم ہے اللہ ، (اور) یہ غلطیوں میں جو خصوصی طور پر بندوں اور خالق کے درمیان ہیں " ان کے بارے میں فیصلہ سراسر اس کے ہاتھ میں ہے ، اور وہ گنہگاروں کو جو اشتہار دیتا ہے اسے سزا دے گا یا معاف کر دے گا۔

کی تعلیمات پھر سے شہر کے ہیں the انسان کے حقوق کے بارے میں نہیں ایک گروہ ایسی اقوال ہیں جو معاشرتی سلوک کے اصول اور ملکیت سے نکلنے ہیں ۔مثال کے طور پر ، کیا کیا سلوک والدین کا اپنے بچوں اور بچوں کا ان کے والدین کی طرف ہونا چاہئے ، اور شوہر اپنی بیویوں کی طرف بیویوں کا شوہر کی طرف؟ دونوں ، رشتہ داروں کے کیا حقوق ہیں؟ قریب اور دور ، اور ہمسایہ ممالک اور ان لوگوں سے جو ہمارے سے بڑے ہیں یا چھوٹے ہم کن طرح سلوک کریں ، ہمارے خادموں اور محکومین کی طرف ، خاص طور پر معاشرے کے غریب اور کمزور معیروں کی طرف اور مجموعی طور پر بنی نوع انسان؟ ایک بار پھر ، سماجی جماع میں ، کیا رسمی اور آداب مشاہدہ کرنا چاہئے ، تقریر اور صحبت۔ کھانا پینا ، اور برداشت اور جلاوطنی ، اور خوشی اور غم کے مواقع پر اور اسی طرح؟ عقیدہ کا یہ شعبہ وسیع پیمانے پر معضرات کے نام سے جانا جاتا ہے۔

#### انتہائی اہم اسلامی حقوق

اسلامی حقوق جس کا اسلام میں احترام کیا جاتا ہے بہت سارے ہیں۔ جن میں سے سب سے اہم ہیں

درج ذیل

#### بحقوق اللہ

اللہ کے بندوں پر جو نعمتیں ہیں ان گنت ہیں۔ ہر نعمت شکر کی مستحق ہے۔ اللہ کے حقوق :اس کے بندوں پر بہت سارے ہیں ، ان میں سے سب سے اہم میں درج ذیل ہیں

توحید۔ مومن جس کا مطلب ہے کہ اللہ ان کی ذات، اس کا نام، اس کی صفات اور اس میں سے ایک ہے ۔1 اعمال لہذا ہمیں یقین کرنا چاہئے کہ صرف اللہ ہی رب ، قادر مطلق ، قابو کرنے والا ، خالق ، اور ہے :-چپا کرنے والا ، جس کے ہاتھ میں تسلط ہے اور وہ ہر کام پر قادر ہے

مبارک ہے وہ جس کے ہاتھ میں بانڈا ہے۔ اور وہ ہر چیز پر قادر ہے "1: 67] - تشریح [معنی

عبادت) ، جو اکیلے اللہ کی عبادت وہ ان کے رب، خالق اور ہے ، کیونکہ جس کا مطلب (T'baadah 2. دعا) ، ذکر ، Wفرایم کرنے والا۔ لہذا ہر قسم کی عبادت کو اکیلا ہی اس سے وقف کرنا چاہئے ، جسے دعو اللہ کا ذکر کرنا) ، مدد مانگا ، خود کو منتقا ، تسلیم کرنا ، امید اور خوف ، نذرین ، قربانیاں ، اور اسی طرح) پیر اللہ کا ارشاد ہے

[اللہ کی عبادت کرو اور کسی کے ساتھ اس کی عبادت میں شامل نہ ہو " [النساء 4:36]

شکر (شکرگزاری، شکر یہ دے) اللہ کے لئے ایک کے تمام کو نعمت اور برکتیں عطا کون ہے ۔3 اپنے ہونٹوں پر اور اپنے دلوں میں اور ان کا شکر یہ ادا کرنا ہوگا their تخلیق ، لہذا انہیں ان نعمتوں کے ل ان کی جسمانی حرکتیں ، اللہ کی حمد اور ان نعمتوں کا استعمال کرتے ہوئے اللہ کی اطاعت اور ان طریقوں سے جو اللہ کے ہاتھ میں ہیں :اجازت

حق اشاعت ورچوئل یونیورسٹی آف پاکستان ©

VU

ISL2017 - اسلامی علوم

(تو مجھے (دعا مانگ کر ، تسبیح کرتے ہوئے) یاد کرو میں آپ کو یاد کروں گا ، اور مجھ سے مشکور ہوں (میرے لئے" [آپ پر ان گنت احسانات کا اظہار کریں) اور کبھی بھی مجھ پر ناشکری نہ کریں۔ " [البقرہ 2: 152

#### رسول (ص) کے حقوق

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو بھیجتا سب کے لئے بہت بڑی نعمت ہے بنی نوع انسان کی اللہ نے اسے انسانیت کو اندھیروں سے روشنی میں لانے اور ان کو ظہر کرنے کے لئے بھیجا تھا جو انہیں دنیا اور آخرت میں خوشیاں فراہم کرے گا۔

رسول نے ہمیں جو حقوق دینے ہیں ان میں سے ایک یہ ہے کہ ہم اس سے محبت کریں ، اس کی اطاعت کریں اور بھیجیں اس پر درود پڑا۔ اس سے محبت کرنا (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) کی اطاعت سے حاصل ہوتا ہے حکم دیتا ہے اور اس پر یقین کرتا ہے جو اس نے ہمیں بتایا ہے ، اس سے پرہیز کرنا جو اس نے منع کیا ہے اور اللہ کی عبادت نہیں کی ۔سوائے اس کے کہ ان کے طریقوں سے۔

#### والدین کے حقوق

اسلام خاندان پر خصوصی توجہ دیتا ہے اور اس کے اندر محبت اور احترام کی حوصلہ افزائی کرتا ہے۔ والدین گنہے کی بنیاد اور بنیاد ہیں ، لہذا اپنے والدین کا احترام کرنا ایک نیک عمل اور ایک ہے اللہ کے لئے سب سے پیارے اعمال کی

اپنے والدین کی عزت کرنا ان کی بات مانگنے ، ان کا احترام کرنا ، ان کی طرف نرمی کرنے سے حاصل ہوتا ہے ان کے ساتھ حسن سلوک کرنا ، ان پر خرچ کرنا ، ان کے لئے دعا کرنا ، ان کے ساتھ رشتہ داری کو برقرار رکھنا

جن کا تعلق ان کے ذریعہ ہے ، اور اپنے دوستوں کا احترام کرنا  
:اللہ کا ارشاد ہے

" اور آپ کے رب نے فیصلہ کیا ہے کہ تم اس کے سوا کسی کی عبادت نہیں کرو گے۔ اور یہ کہ آپ اپنے والدین کے ساتھ برتاؤ کرو۔"  
[الاسراء 17: 23]

، اس سلسلے میں ماں کے حقوق زیادہ ہیں ، کیوں کہ وہ وہی ہے جو بچہ پیدا کرتی ہے  
اسے جنم دیتا ہے اور اسے دودھ پلاتا کرتا ہے۔ ایک شخص نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آیا  
میری اچھی صحبت کا سب سے زیادہ حقدار کون ہے؟" وہ ، Allah آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا ، "یا رسول اللہ  
، آپ کی والدہ نے کہا۔ اس نے کہا ، "پھر کون ہے؟" اس نے کہا ، "تمہاری ماں۔" اس نے کہا ، "پھر کون ہے؟" اس نے کہا ، "آپ کے والد۔"  
"آپ کی والدہ۔" اس نے کہا ، "پھر کون ہے؟" اس نے کہا ، "آپ کے والد۔"

#### رشتہ داروں کے حقوق

۱ تمام رشتہ دار ، فوری یا دور ، مومن مسلمانوں پر کچھ حقوق سے لطف اندوز ہوتے ہیں۔ ہر رشتہ دار  
اسلامی تعلیمات کے مطابق حقوق کی کچھ سطحیں۔ اس طرح کی سطحیں قریبی تعلقات پر منسلک ہیں  
فرد کا ، جیسا کہ یہ اللہ سبحانہ و تعالیٰ ، اور اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم نے بیان کیا ہے۔ خوبصورت معاشرتی تعلقات  
اور اللہ رب العزت کے نزدیک نتیجہ۔ خیز تعلقات لہذا نبی قیل قدر ہیں۔ یہ ، لہذا ، ہے  
اس طرح کے تعلقات کو اسلامی نقطہ نظر سے پڑھنا ، ان کا مشاہدہ کرنا اور اچھی آواز کو برقرار رکھنا اور  
بہتر معاشرے ، قریبی تعلقات ، ایک زیادہ ہم آہنگی برادری کا باعث بنے ہوئے تعلقات  
اور ایک بہتر ماحول۔

:اللہ پاک نے قرآن کریم میں ارشاد فرمایا

(اور رشتہ داروں کو ان کے واجب الادا حق ادا کرو ،" (17: 26)

:اللہ سبحانہ و تعالیٰ نے بھی قرآن مجید میں ارشاد فرمایا

حق اشاعت ورچوئل یونیورسٹی آف پاکستان ©

35

(خدا کی بندگی کرو اور اس کے ساتھ کسی کو شریک نہ کرو۔ اور والدین ، بھیجیے ، کے ساتھ اچھا سلوک کرو۔" (4:36)

اس کی ضرورت ہر مسلمان فرد ، مرد اور عورت جوان یا بالغ ، غریب یا امیر ، قریبی یا اس سے ہوتی ہے  
ا یونا سب سے گزارش ہے کہ رشتہ داروں کی ہر ممکن مدد کریں اور ہر ممکن مدد کریں۱ اپنے رشتہ داروں کے ساتھ اچھ  
سنائی کا مطلب جسمانی ، ذہنی ، روحانی ، اخلاقی یا مالی ہے۔ مدد کی رقم ہے  
رشتے دار کی حیثیت یا رشتہ کی سطح کے متناسب ، اور اس کی ضرورت کی بنیاد پر تشخیص کیا جاتا ہے  
، اس طرح کے ایک رشتہ دار یہ ایسا معاملہ ہے جس کی اپنی خوبیوں کو منہنی تعلیمات ، اخلاقی ذمہ داریوں پر مبنی ہے  
ذہنی فیصلے اور خالص فطری تقاضے اور ذمہ داریں۔ دوسری طرف یہ کیا کی عکس کرتا ہے  
اس حد تک اسلام انسان کے خالص ، فطری اور فطری تقاضوں سے اس زمین پر متفق ہے۔

اسلام اور اس کی صداقت ، خالص اور درست کے پائندہ عید مسلمان افراد کو ملتا  
تعلیمات کو بار بار اور وقت پر زور دیا جاتا ہے اور مستقل طور پر اس طرح کے نیک کام کی قدر کے ساتھ یاد دلایا جاتا ہے  
دونوں سے اس حقیقت کی تائید کرتے ہیں Prophet رشتہ دار بہت سارے بیانات قرآن پاک اور سنت رسول  
اسلام کے ، محمد بن عبد اللہ ، پی پی یو ، جیسا کہ ہم ذیل کے پیرا گراف میں تفصیل پیش کریں گے۔

ابویریرہ رضی اللہ عنہ نے اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کیا: "اللہ ، اللہ تعالیٰ نے سب کو پیدا کیا  
تخلیق اپنی مخلوق کو ختم کرنے پر ، رحم رحم کھڑا ہوا اور کہا: "اے اللہ ، یہ ایک جگہ ہے  
جو آپ سے پناہ مانگا ہے وہ آپ کا پتہ کثرت کرے اور اس پر پابندی عائد کی جتنے یا اسے خارج کر دیا جائے۔" اللہ رب العزت نے کہا  
ہاں۔ یہ شک۔ یہ قبول نہ کریں کہ میں (خود) آپ سے دوستی کروں گا جو آپ سے (رحم سے) یا اس کے بجائے دوستی کرے گا"  
رحم کے رشتے اور رحم کے رشتے کی وجہ سے رشتہ دار پیدا اور ایک ساتھ بدلتے ہیں۔ اور میں کروں گا  
میرے تعلقات بند کریں اور پابندی لگائیں کہ آپ پر کون پابندی عائد کرتا ہے؟!" "رحم ہے کہا:" میں قبول کرتا ہوں۔" اللہ رب العزت نے کہا:" میں  
آپ کو اس کی یقین دہانی کرو۔ "پھر ، اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:" اگر تم پر وحی کی خواہش ہو تو پڑھو  
قرآن مجید

، پھر ، کیا تم سے توقع کی جاتی چاہیے ، اگر تمہیں اختیار دیا جاتا ، تو تم زمین میں فساد کرو گے "  
اور اپنے رشتے داروں کو توڑ دو یہ وہ آدمی ہیں جن پر خدا نے لعنت بھیجی ہے اس نے انہیں بہرا کر دیا  
(اور ان کی نگاہوں کو اندھا کر دیا۔" (22: 47 ، 23

یہ حدیث بخاری اور مسلم دونوں روایت کرتے ہیں۔ اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم کی بھی اطلاع ہے  
، ۱۷۷۷ فرما دیجئے: "جو شخص اللہ ، قادر مطلق اور قیامت کے دن پر یقین رکھتا ہے ، وہ بات چیت کرے ، اچھ  
شائستہ اور رشتہ دار اور رشتہ داروں کا رشتہ داروں کے ساتھ "اس حدیث کو بخاری اور مسلم دونوں نے روایت کیا ہے۔

یہ دیکھنا بدقسمتی ہے کہ بہت سے لوگ ایسے اہم معاشرتی حقوق اور مذہبی نظرائے داروں کے لیے  
، فرائض۔ بہت سارے مسلمان ، بدقسمتی سے اپنے رشتہ داروں کے ساتھ نرم سلوک کرنے کی پرواہ نہیں کرتے غریب اور محتاج ہیں  
نہ ہی معاشرتی تعلقات یا یہاں تک کہ کسی دوسری مدد کے ذریعہ کہ وہ بلا معاوضہ ریٹائر کر سکیں۔ کبھی کبھی  
اس کے برعکس ، کسی شخص کو ، سخت ہونے کا مطلب ، قطع نظر ، غیرت مند ، غیرت مند یا اپنی ہی طرح سے بدتمیزی سے ڈھونڈ سکتا ہے  
رشتہ دار ، جبکہ دوسروں کے مخالف ہیں۔ کچھ لوگ ، بدقسمتی سے ، ایسا نہیں کرتے ہیں  
یہاں تک کہ ان کے لواحقین سے ملیں ، انہیں کبھی کبھار تحائف اور تحائف پیش کریں ، جب ضرورت ہو تو ان کی دیکھ بھال کریں ، مدد کریں  
اگر واقعی مدد کی شد ضرورت ہو تو ان کو یا یہاں تک کہ مددگار ہتھ بڑھاؤ۔

دوسری طرف ، دوسری طرح کے لوگ بھی ہیں جو رشتہ داروں کے ساتھ اچھے تعلقات قائم کرتے ہیں  
صرف رشتے کی خاطر ، اللہ سبحانہ و تعالیٰ کے لئے نہیں۔ حقیقت میں ایسا شخص نہیں ہے  
جو وہ اللہ سبحانہ و تعالیٰ کے احکامات کی تکمیل کے لئے کر رہا ہے وہ کر رہا ہے ، لیکن اس کی ادائیگی کر رہا ہے  
ان رشتے داروں نے جو اسے پہلے سے ادا کیا گیا تھا۔ اس طرح کا عمل رشتہ داروں ، دوستوں اور دور دراز افراد پر لاگو ہوتا ہے  
ی تعلقات قائم کرے۲ لوگ ایک سچا اچھا انسان وہ ہوتا ہے جو اپنے عزیز و اقارب کے ساتھ اچھ

حق اشاعت ورچوئل یونیورسٹی آف پاکستان ©

36

VU  
ISL2017 - اسلامی علوم  
صرف اللہ سبحانہ و تعالیٰ کی رضا ہے ، اور اللہ رب العزت سے اس کے تعلقات بہتر کرنے کی امید ہے قطع نظر اگر ان کے ساتھ بھی ایسا ہی کیا ہے یا نہیں۔  
، کے صحابی ، of اللہ کے رسول ، RAA بخاری نے عبد اللہ بن عمرو بن العاص کی روایت کی۔ جس نے کہا: "جو شخص اپنے رشتہ داروں کے ساتھ اچھا ہے وہ شخص نہیں ہے جو ان کو بدلہ دیتا ہے ، یا ان کو بدلہ دیتا ہے یکساں طور پر وہ اس کے ساتھ کیا کرتے ہیں۔ ایک اچھا شخص وہ ہوتا ہے جو اپنے رشتہ داروں کے ساتھ بھلائی کرے چاہے وہ کرے اسے ایسا مت کرو ، ان سے ملنا چاہے وہ اس کی عبادت نہ کرے ، اگر وہ اسے نہ بھی دے تو دے دو ، اور ، ایک شخص نے اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم سے پوچھا: "اے اللہ کے نبی! میرے کچھ رشتے دار ہیں جن سے میں ملتا ہوں مجھ سے احسان کرو اور جو کچھ بھی میں کر سکتا ہوں دے دو ، لیکن وہ میرے برعکس کرتے ہیں۔ میں انتہائی صبر سے کام لیتے کی کوشش کرتا ہوں ان سے قطع نظر کہ وہ میرے لئے ہونے والے نقصانات ، بے راہ روی اور پریشانیوں سے قطع نظر۔ مجھے اس طرح میں کیا کرنا چاہئے؟ ایک کہیں؟ اللہ کے رسول ، صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: "اگر آپ واقعی وہی ہیں جو آپ بیان کرتے ہیں ، تو آپ ایسے ہیں جیسے آپ انہیں بتائیں ، راکھ کھاؤ (ان کے اپنے کام کرنے کے نتیجے میں) ، لہذا آپ ان کے ساتھ اچھا کام کرتے رہیں۔ پھر بھی ، اللہ ا رہتا ہے ان پر آپ کی مدد کرتا ہےbeing اللہ تبارک و تعالیٰ ، آپ کی مدد کرتا ہے ، آپ کی مدد کرتا ہے اور جب تک آپ اچھ "ان کے لئے

ا اور نرم سلوک کرنے سے فائدہ ہوتا ہے۔ اگر صرف-and یہ ایک بڑی خوشی کی بات ہے کہ بڑے پیمانے پر اپنے رشتہ داروں کے ساتھ اچھ انسان کو اس عظیم معاشرتی عمل سے حاصل ہوتا ہے اللہ تبارک و تعالیٰ کی رضا اس میں انسان کو کافی ہے ، امکان ہے کہ انسان کو اللہ کے ایسے احکامات کو پورا کرنے سے زبردست فوائد حاصل ہوں گے جو زندگی ، لیکن ، غالباً خدا تعالیٰ ، اپنی زندگی میں۔ ایک یقینی طور پر معاشرتی طور پر بڑھتا ہے ، اخلاقی طور پر بختہ ہوتا ہے اور آسانی اور سکون سے محسوس ہوتا ہے خود اور اس کے اس پس کی کمیوشی کے ساتھ

انسان اپنے لواحقین کے تعاون یا اخلاقی مدد کے بغیر کمزور ہے خاندان کے معیروں میں توسیع اسلام زندگی کے اصولوں سے اتفاق کرتا ہے۔ یہ بنیادی ضروریات کے مطابق ہے انسان اپنی معاشرتی زندگی میں۔ اللہ تعالیٰ کے ذریعہ اسلامی زندگی پر حکمرانی کے لئے ایسے حقوق کا قیام معاشرہ صرف اللہ کی رحمت ہے ، پوری دنیا میں انسان کے لئے اللہ تعالیٰ کا۔ اس طرح کے تعلقات بحری جہاز چلیں گے ایک قریبی معاشرے کی تیاری ، مختلف افراد اور اجزاء کے درمیان بہتر تعلقات معاشرے کی مختلف اکائیاں۔

**دوسرے مسلمان پر ایک مسلمان کے حقوق**

ے کی حمایت کرتے ہیںparts مومن بھائی ہیں اور ایک مربوط قوم ہیں ، جیسا کہ تعمیراتی حصص دوسرے حصے وہ ایک دوسرے کے ساتھ رحمت اور شفقت کے ساتھ سلوک کرتے ہیں اور ایک دوسرے سے محبت کرتے ہیں۔ کرنے کے لئے اس عمارت اور اس بھائی چارے کو محفوظ رکھیں ، اللہ نے حقوق مقرر کیے ہیں ، جو ہر مسلمان کو حاصل ہے ، ساتھ مسلمان ان میں محبت ، اخلاص (نصرت) ، اپنی تکلیف کو دور کرنا ، اپنی غلطیوں کو چھپنا جب وہ حق پر ہو تو اس کی حمایت کریں ، پڑوسیوں کا احترام کریں اور مہمقوں کا احترام کریں۔

، ان حقوق میں سلام کا سلام واپس کرنا ، بیماریوں کی عبادت کرنا ، دعوت نامے قبول کرنا یا رحمک الال (ہ تعالیٰ تعالیٰ علیہ وسلم جب کسی مسلمان کو چھینک آتا ہے ، اور اس میں حاضر ہوتا ہے" جنازہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: "ایک مسلمان کے حقوق ختم ہوجائیں ایک اور پلچ ہیں: سلام کا سلام لوٹتے ہوئے ، یا رحمک اللہ تعالیٰ (، جب وہ چھینک دیتا ہے ، دعوت نامے قبول کرتا ہے ، بیماریوں کی عبادت کرتا ہے اور جنازوں میں شرکت کرتا ہو۔) (مسلم سے روایت ہے

**پڑوسی کے حقوق**

اسلام پڑوسیوں کے معاملے پر توجہ دیتا ہے ، چاہے وہ مسلمان ہوں یا نہیں ، اس وجہ سے قوم کو ایک باڈی کی طرح بنانے میں مفادات نے ان کا استعمال کیا۔ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم اس پر) نے کہا: "جبریل ہمسایہ ممالک کے ساتھ اچھے سلوک کا حکم دیتا رہا اس حد تک کہ میں نے سوچا تھا (، کہ وہ پڑوسیوں کو وارث بنائے گا۔ (متفق علیہ۔ مسلم نے بیان کیا

ایک ہمسایہ کے دوسرے حقوق کے بارے میں جو اسلام نے تصدیق کی ہے سلام ہے ، بیمار ہے تو اس کی عبادت کرتا ہے ، اگر کوئی مصیبت آتی ہے تو اسے تعزیت پیش کرتا ہوں ، مبارکباد دیتا ہوں خوشی کا وقت ، اپنی غلطیوں کو نظر انداز کرنا ، اپنی غلطیوں کو چھپنا ، صبر و تحمل سے اپنا ناراضگی برداشت کرنا ، دنیا اسے تحلف ، اگر اس کو ضرورت ہو تو اسے قرض دینا ، اپنی نگاہوں کو عورت کی طرف دیکھنے سے کم کرنا ، اور اس کی رہنمائی کرنا جس سے اس کے ذہنی اور دنیاوی امور میں فائدہ ہوگا۔ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا: "اللہ کے ساتھ بہترین صحابہ وہ ہوتا ہے جو اس کے لئے بہترین ہو سکتے ہیں اور اس کے ساتھ بہترین پڑوسی وہ ہے جو اپنے پڑوسی کے لئے بہترین ہے۔ (روایت ال بخاری)

:(پڑوسیوں کے حقوق سے متعلق ، اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے: (معنی کی تفسیر

اللہ کی عبادت کرو اور اس کے ساتھ کسی کو بھی شریک نہ کرو۔ اور واللین ، رشتہ داروں ، یتیموں ، ال" مساکین (مسکین) ، وہ ہمسایہ جو رشتہ دار کے قریب ہے ، وہ پڑوسی جو اجنبی ہے ، ساتھ ہذریعہ [آپ کی طرف..."[النساء 4:36

اسلام اپنے پڑوسیوں کو ناراض کرنے یا ان کے ساتھ برا سلوک کرنے کے خلاف انتباہ کرتا ہے۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے بیان کیا کہ اس سے جنت سے محروم ہوجائے گا: "وہ ایسا نہیں کرے گا (، جنت میں داخل ہو جس کے نقصان سے اس کا پڑوسی سلامت نہیں ہے۔ (متفق علیہ۔ مسلم نے بیان کیا

مشترکہ مفاد کو حاصل کرنے کے لئے ، اسلام حکمران کو اپنے مضامین اور حقوق پر حقوق دیتا ہے مضامین ان کے حکمران اور اس سے شوہر کو اپنی بیوی پر اور بیوی کو اس پر حقوق دیتی ہے شوہر ، اور اور بھی بہت سے حقوق ہیں ، جن کا اسلام نے حکم دیا ہے۔



کہاتے اور بات کرنے کے انتظامات

حسن اخلاق (آداب) کی تعریف

ذاتی الفاظ اور عمل میں قابل تعریف حالت پیدا کرنا۔ personal

علامہ ساتوٹی نے آداب کے بارے میں مندرجہ ذیل الفاظ میں وضاحت کی ہے •

عمدہ خصوصیات پر ثابت قدمی کے ساتھ کام کریں۔"

آداب قدیم انسان کی ایسی قابل ستائش کاوشیں ہیں جہاں سے کوئی بھی ترجیح یا کوئی بھی کامیابی حاصل کرسکتا ہے

حالات

مندرجہ ذیل گفتگو سے یہ بات ثابت ہوگئی ہے کہ آداب مجدد ایسی حرکت یا اس طرح کی تقریر ہے following

کون سا انسان مسلسل اقدامات کرتا ہے ، اس کی وجہ سے لوگ اس کی تعریف کرتے ہیں اور جس سے انسانی دنیا کوئی حیثیت یا کوئی برتری حاصل کریں۔

ملاقات کے قواعد و ضوابط

تمام مہذب معشوروں میں ، اظہار خیال کے طور پر ، ہمیشہ ہی سلام کی کچھ خلص شکلیں آتی رہی ہیں

کسی شخص سے ملاقات کے بعد ، احترام ، پیار یا رسمی طور پر پہچان کے بارے میں ہمارے اپنے ملک میں ، ہندو کہتے ہیں نمستے سے ملاقات یا آمد پر ، اور رام ، رام ، بھی ، عیسائیوں میں ، سلام پیش کرنے کا رواج ہے۔ جیسے الفاظ ، گڈ مارٹنگ ، یا شام بخیر۔

عربوں میں بھی ، اسلام کی آمد سے پہلے ، سلام کی ایسی ہی شکلیں چل رہی تھیں۔ یہ ہے

سنت اہی داؤد میں صحابہ کرام ، ابن ابن حسین ، کے آنے سے قبل ، بیان کیا گیا ہے

ان کہا کرتے تھے (میرے اللہ آپ کی آنکھوں کو ٹھٹک عطا فرماتے) اور انعم صباہ a ہ بکاا اسلام کے بارے میں ہم انما الل میزی صبح خوش ہو ) ایک دوسرے کو سلام کرتے ہوئے۔ جب ہم بدکاری کے آندھروں سے ہیں) اسلام کی روشنی میں ابھرے ، سلام کے یہ فارمولے حرام تھے اور ان کی جگہ ، ہم تھے آپ کے ساتھ ہو۔) u-Alaikum۔ کہنے کا درس دیا ، جیسا کہ سلام

جیسا کہ ٹھوڑی سی عکسی دکھاتے گی ، محبت کے اظہار کے طور پر سلام کی کوئی اور بہتر شکل ممکن نہیں ہے

خیر سگالی کے حوالے سے ، یہ اس موقع کے لئے ایک عمدہ اور جامع دعا کرتا ہے ، یہ بیان کرتے ہوئے: میری اللہ آپ کو سلامتی اور سلامتی عطا کرے۔ کیونکہ وہ لوگ جو عمر میں ہم سے چھوٹے ہیں ، اس کا اظہار ہے احترام اور پیار ، اور بزرگوں کے لئے ، احترام اور توجہ کے۔ اس کے علاوہ ، سلام ایک بہترین میں سے ایک ہے اللہ کے نام قرآن میں ، اسلم سلام اللہ علیہم کے فقرے کو اللہ کی طرف سے بطور اسم استعمال کیا گیا ہے۔

کے احترام اور احترام کی باتیں اس طرح ہم پڑھتے ہیں favor الہی نبی:

(لوگوں میں نوح کو سلام ہو ) (الصافات ، 37: 79

(ابراہیم علیہ السلام کو سلام ، ) (الصافات ، 37: 109

(موسیٰ اور ہارون کو سلام ہو ) (الصافات ، 37: 120

(الیس کو سلام ہو ، ) (الصافات ، 37: 130

(سلام ہے بھیجے جائے والوں کو ، ) (الصافات ، 37: 181

(اور سلام اس کے غلاموں پر جس کو اس نے منتخب کیا ہے ، ) (الصافات ، 37: 59

کو سلام کریں۔ Prophet مومنین کو بھی حکم ہے کہ ان الفاظ میں حضور

(عالیہ علیہو۔ن۔ نبی (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم۔ 0۔ جیسے۔ سلام

اور پیغمبر کو بتایا جاتا ہے کہ جب وہ لوگ الہامی آیتوں پر یقین رکھتے تھے تو وہ آتے

ان سے کہنا چاہیے:

سلام ہو تیرے رب نے اپنی رحمت کے لئے۔

اسی طرح آخرت میں بھی جنت میں داخل ہونے کے وقت مومنین ان کے ساتھ ملیں گے

الفاظ:

ان کو سلامتی سے داخل کرو ، (الحجر 46: 15) اور سلامتی نہ ہو کیونکہ تم محفوظ ہو۔ اہ ، گزرتا میٹھا ہوگا (اسمعیٰ) گہر کا نتیجہ۔)

اتقوم ہے۔ اگر دو مسلمان کونamچہر حال ، اس سے بہتر سلام کوئی نہیں ہوسکتا ہے جس میں ایسالاہ۔۔ ال ملاقات پہلے ہی ایک دوسرے سے واقف ہے اور دوستی ، رشتہ یا پیار کا بندھن موجود ہے ان کے مابین ، سلام کی یہ شکل پوری طرح سے رابطے کی علامت ہے ، اور ، اس کی بنیاد پر ، ایک تحفہ پیش کرتی ہے خوشی ، احترام ، محبت اور نیک خواہشات کے جذبات کا فصاحت اظہار۔ دوسری طرف ، اگر وہ ہیں اجنبی ، یہ تعارف کا ایک وسیلہ بن جاتا ہے اور دوسرا ، اس کے ذریعے ، کہ وہ ایک خواہش مند اور وہاں ہے ان کے مابین روحانی تائی حاصل ہوتی ہے۔

کی تعلیم جیسے بھی ہو ، اس کے طور پر السلام علیکم اور وائی ایلاتیکم سلام مسلمانوں میں سلام کی اقدس متنیں ہیں کی ایک ہیٹ ہی معتبر ہدایت اور ا اسلام کا مخصوص عمل۔

(گفتگو کے آداب (آداب

ہمیشہ سچ بولیں۔ سب سے بڑے خطرے میں بھی کبھی بھی سچ بولنے سے نہیں ہچکچاتے۔

صرف اس وقت بات کریں جب آپ کو لازمی ہو ، اور ہمیشہ کسی مقصد سے بات کریں۔ بہت زیادہ گفتگو اور بیکار گفتگو

سنجیدگی کی کمی کو دھوکہ دیتا ہے۔ آپ اللہ کے حضور پر ایک لفظ کے جوابدہ ہیں۔ فرشتہ اللہ ہمارے سارے اعمال کو ریکارڈ کرتا ہے

"ایک سپروائزر ہر زبان کو جو اس کی زبان سے بولا جاتا ہے اس کو ریکارڈ کرتے کے لئے چوکس رہتا ہے۔"

ہمیشہ شائستگی سے بولیں۔ اپنے چہرے پر مسکراہٹ اور اپنی تقریر میں ایک میٹھا لہجہ پہنو۔ ہمیشہ بولیں ایک معتدل آواز اپنی آواز کو اتنا کم نہ رکھیں کہ مخاطب کے لئے سنا جاسکے ، اور نہ ہی اتنی اونچی آواز میں اٹھائیں تاکہ مخاطب آپ کی آواز پر حیرت زدہ ہو۔ اللہ کا اقرار ہے

[یعنی! تمام آوازوں میں سب سے سخت آواز گدھے کی ہے۔] [19: 31]

گندی باتوں سے اپنی زبان خراب نہ کریں۔ دوسروں سے ہندمیزی نہ کریں۔ کبھی پیچھے پیچھے نہ رہنا۔ دوسروں کے خلاف شکایت نہ کریں۔ دوسروں کی تضحیک کرنے کے لئے کبھی بھی ان کی نقالی کرنے میں ملوث نہ ہوں۔ جھوٹی بات مت کرنا وعدے دوسروں پر کبھی نہ بنیں ، نہ اپنی برتری کا فخر کریں اور نہ ہی خود تعریف کریں۔ کبھی نہیں ملنا غیر معقول اور بات چیت میں جلدی کسی رسوا کرنے والے نام سے ریمارکس نہ دیں۔ قسم کھانے سے پرہیز کریں کڑت سے

آپ کے ، آپ کے دوست یا رشتے دار کے کسی بھی نقصان سے قطع نظر ، ہمیشہ یہ ہی بتائیں کہ کیا مناسب اور منصفانہ ہے؟

"اور جب آپ کچھ کہتے ہیں تو ، وہی بات کریں جب آپ اپنے رشتے دار کے بارے میں ہی بات کر رہے ہو۔"

اپنی گفتگو میں نرم گو ، معقول اور ہمدرد بنیں۔ تیز ، سخت اور چھڑنے والی ریمارکس

جب خواتین مردوں کے ساتھ بات چیت کرنے لگی ہیں تو انہیں صاف ، سیدھے اور کھردری انداز میں بات کرنا چاہئے۔ وہ نازک ، میٹھے لہجے میں بات نہیں کرنا چاہئے تاکہ ایسا نہ ہو کہ سننے والے کو کوئی گندے ہوئے تماشے ملیں۔

اگر بات چیت یا تکرار میں آپ کو الجھا دینے کی بات کا انحراف انہیں شائستہ اور سلام پیش کرتے ہیں انہیں چھوڑ۔ جو لوگ ڈھیلی گفتگو اور بے ہودہ گفتگو میں ملوث ہیں وہ امت کا بدترین حل ہیں۔

آپ جس کی بات کر رہے ہو اس کی ذہنی سطح اور ان کے نقطہ نظر کو مدنظر رکھیں تاکہ اس کو بتایا جاسکے سمجھ اگر مخاطب آپ کے معنی کو سن نہیں سکتا یا اس کا معنی سمجھنے میں قاصر ہے تو ، آپ نے جو کہا ہے اس کو دہرائیں کسی بھی ناراضگی سے پہلے

ہمیشہ مختصر اور اپنی گفتگو کے نقطہ نظر پر رہیں۔ شاعری یا وجہ کے بغیر بحث کو طول دینا غیر منصفانہ ہے۔

جب آپ اللہ کے اصولوں کی وضاحت کرنا چاہتے ہیں تو اسلام کی تعلیمات پر بات کریں انسان اور انسان ہو صاف کریں اور پرجوش اور دل گرمانے والے انداز میں بات کریں۔ تقریر کرنے کے ذریعہ ساکھ حاصل کرنا ، کرنے کی کوشش کرنا پھولوں کی زبان والے لوگوں کو متاثر کریں ، لوگوں میں مہولیت حاصل کریں ، قابل فخر اور منکر مغز کو اپنائیں یا صرف تفریح اور تفریح کی خاطر تقریریں کرنا - یہ سب سے بری عادتیں ہیں جن سے بدعنوانی ہوتی ہے اس کے دل کا آدمی

کبھی چیلوسی میں مبتلا نہ ہوں ، یا کسی سے اشتعال انگیزی نہ کریں۔ ہمیشہ اپنی عزت اور احترام کو ذہن میں رکھیں اور اپنی عزت کے نیچے کسی بھی چیز سے پرہیز کریں۔

دوسروں کی گفتگو میں ان کی اجازت کے بغیر مداخلت اور مداخلت نہ کریں ، اور نہ ہی اس کی مداخلت کریں دوسروں کو خود سے کچھ کہنے کے لئے گفتگو۔ اگر آپ کو ضرور بولنا ہے تو ، اس کے ساتھ کریں دوسرے کی اجازت

حق اشاعت ورچوئل یونیورسٹی آف پاکستان ©

40

ISL2017 - اسلامی علوم

مناسب اور وقار سے اہستہ سے بولیں۔ جلدی سے نہ بولیں اور نہ ہی تفریح میں اور نہ ہی لطف اٹھائیں ہر وقت لطیفے بنتے ہیں کیونکہ یہ آپ کو دوسروں کی نگاہوں میں بدنام کرتا ہے۔

اگر کوئی آپ کے سامنے کوئی سوال کرتا ہے تو اس کی بات غور سے سنیں اور مخاطب سوچ کے بعد جواب دیں۔ یہ بے بغیر کسی غور و فکر کے سوالوں کے جواب دینے میں صرف بے وقوف۔ اگر سوالات رکھے جارہے ہیں کوئی اور ، اپنے آپ کو جواب دینے کے لئے ذمہ دار نہ ہو۔

جب کوئی کچھ بیان کر رہا ہے تو ، ہم پہلے ہی جان چکے ہیں" مت کہیں۔ ہوسکتا ہے کہ وہ کچھ انکشاف کرے نیا اور آپ کے خلوص اور تقویٰ سے آپ کو متاثر کرتا ہے۔

جب آپ کسی سے بات کرتے ہیں تو ، اس کی عمر ، حیثیت اور آپ سے اس کے تعلقات کے لحاظ سے اس کو مناسب طریقے سے دیں۔ بات نہ کرو ،اپنے والدین ، اساتذہ اور بزرگوں کے ساتھ اس انداز میں کہ آپ اپنے دوستوں سے بات کریں۔ اسی طرح جب آپ نوجوانوں سے بات کر رہے ہیں تو ، پیار اور بزرگ وقار کے ساتھ بات کریں۔

گفتگو میں مصروف رہتے ہوئے کسی کی طرف اشارہ نہ کریں ایسا نہ ہو کہ وہ حائلہ ہو جائے غلط فہمی یا شبہ۔ دوسروں کو چھپا دینے سے پرہیز کریں۔

زیادہ سنیں اور کم بات کریں۔ اپنے راز دوسروں کو ظاہر نہ کریں۔ ایک بار جب آپ کوئی راز افشا کریں 1۰۔ کسی سے ، کبھی بھی یہ راز کی توقع نہ کریں۔

**گھر میں داخل ہونے سے پہلے اجازت نامہ لینا**

حضور نے مزید افسوس کے ساتھ یہ سکھایا کہ جب کوئی شخص کسی سے ملنا چاہتا ہے یا اس میں جفا چاہتا ہے ریش پتھر یا اس کی کمپنی میں شامل ہوتا ، اسے پہلے اجازت لینا چاہئے اور اس کے بغیر کبھی اندر نہیں جانا چاہئے ، کیونکہ گھر ہوسکتا ہے بتائیں کہ وہ اس وقت کیا کر رہا ہے اور آیا اس کی حیثیت میں ہے کہ وہ ملاقاتی ہوں یا نہیں۔

یہ کلدہ ابن خنل سے متعلق ہے کہ ایک بار اس کے سوتیلے بھائی سفوان ابن عمیر نے اسے اس کے پاس بھیجا اللہ کے رسول کچھ دودھ ، ایک چھوٹا سا برتن اور کچھ کھیرا۔ یہ وہ وقت تھا جب نبی کریم .تھے وادی مکہ کے اوپری حصے میں رہتا تھا۔ کلدہ بیان کرتے ہیں ، میں ان مضامین کے ساتھ گیا ، جبل نے مجھے بتایا me نبی ، سلام کیے بغیر ، یا اجازت حاصل کیے بغیر تھے۔ اس کے بعد نبی واپس جاکر ، اور یہ کہتے ہوئے اجازت طلب کریں: (السلام علیکم کیا میں داخل ہوسکتا ہوں؟

(ترمذی اور ابو داؤد)

**تفسیر :**

سفوان ابن عمیر ، اسلام اور القدس کے معروف دشمن امیر ابن خلف کا بیٹا تھا ، نبی.. انہوں نے فتح مکہ مکرمہ کے بعد اسلام قبول کیا تھا ، اور مذکورہ واقعہ ، شاید تب خدا کے بلند مقام پر قیام پزیر تھے ، then اس کے سفر کے دوران ہوا تھا۔ حضور ؐ کو ملا کہا جاتا ہے۔

کلذہ ابن خنل کو معلوم نہیں تھا کہ اگر وہ کسی سے ملنا چاہتا ہے تو اسے سلام کرنا چاہئے کے پاس گیا Prophet اور گھر میں داخل ہونے سے پہلے اجازت حاصل کریں۔ لہذا ، وہ بغیر کسی سیدھے سیدھے حضور .ملکیت کا مشاہدہ۔ اس کے بعد پیغمبر نے اس کو کہا کہ باہر جاکر یہ کہہ کر اجازت لے لو۔ جیسے السلام علیکم میرا کیا میں آتا ہوں؟ اس طرح ، اس نے نہ صرف اسے بتایا کہ ایسی کوئی کام نہ کرنا صحیح بات ہے موقع ، لیکن ، بھی ، اس پر عمل کرنے کے لئے ، راستہ میں دیا گیا ایک سبق ، ظاہر ہے ، زیادہ موثر ہے۔

**تواہیت استعمال کرنے کے آداب**

اسلام میں بہت سے قواعد اور آداب موجود ہیں جنہیں ہمیں بیت الخلا استعمال کرتے وقت عمل کرنا چاہئے۔ یہ بہت سے یہ ضروری ہے کہ ہم ان اصولوں پر عمل کریں اور ان کا قریب سے مشاہدہ کریں۔ میں ہر ایک کے لئے مختصر تفصیل میں جاتوں گا ،انداز

پہلے ، جب ہم ہتھ روم میں داخل ہوتے ہیں تو ہمیں ایسی کوئی چیز نہیں اٹھانی چاہئے جس میں اللہ کا نام ہے جب تک کہ اس کے کھو جانے یا چوری ہونے کا خدشہ نہ ہو۔ ان خواتین کے لئے جن کے پانس ہار ، کڑا یا بچی ہے اس پر اللہ کا نام لکھا ہے ، انہیں ہتھ روم میں داخل ہونے سے پہلے ان کو ختم کردینا چاہئے۔

بیت الخلا استعمال کرتے وقت ، کسی کو دوسروں کی نظر میں نہیں ہونا چاہئے ، اور اگر کسی کھلی جگہ میں جیسے

صحرا ، کسی کو دُور جاتا چاہئے اور اسے اپنے آپ کو چھپانے کی کوشش کرنی چاہئے۔خاص طور پر کے معاملے میں یہ سچ ہے شوچ کرنا ، لہذا دوسروں کو معذورہ آوازیں سننی نہیں دینی ہیں اور نہ ہی بدذاتی ہیں۔جابر نے کہا ، ہم ستر کر رہے تھے اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ ، جس پر سلامتی ہو ، اور جب وہ باہر ہوتا تب ہی اپنے آپ کو فارغ کرتا تھا (بیہقی)۔" (ابن ماجہ

ٹوائٹ میں داخل ہونے سے پہلے اللہ کا نام لینا چاہئے اور تلاش کرنا چاہئے the کسی کو اپنی حلفت کے ل  
اسی کی پناہ۔ اس نے بیان کیا کہ جب اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ہونے والے تھے  
حق اشاعت ورجوئل یونیورسٹی آف پاکستان ©

ISL2017 - اسلامی علوم  
ہتھ روم میں داخل ہوکر وہ کہتا ، اس نام سے اگر اللہ ، اے اللہ! میں آپ سے مرد سے پناہ مانگا ہوں  
اور عورت زیربلا وجود (شیطانوں)۔ " ("گروپ" کے ذریعہ متعلق ہے۔  
کسی کو لالچ میں بات نہیں کرنی چاہئے۔ "کسی کو سلام کا جواب نہیں دینا چاہئے اور نہ ہی اس کو دیرنا  
دعا کرنے والا کہہ رہا ہے۔ اگر کچھ ضرورت ہو تو وہ بول سکتا ہے (جیسے ، کسی نابینا آدمی کی رہنمائی کرنا جس سے اس کا خوف ہے  
نقصان پہنچایا جا سکتا ہے)۔  
ابن عمر نے بیان کیا کہ ایک شخص رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس سے گزرا ، جس پر سلام ہو ، اور اس نے سلام کیا  
اب (صلی اللہ علیہ وسلم) پیشاب کر رہے تھے۔ نبی۔ نے سلام نہیں لوٹا۔ (سوائے "گروپ" کے ذریعہ  
بھاری کے لئے)۔

دوسری ثقافتوں میں ہم سب ہتھ روم جاتے اور ایک دوسرے کے ساتھ گفتگو کرنے کے عادی ہیں۔  
خاص طور پر خواتین ہمیشہ اپنے دوستوں کو ہتھ روم تک لے جاتی ہیں۔ ہمیں نہیں جانا چاہئے  
اسی غلطی سے غیر مسلم غلطی کرتے ہیں ، خاص طور پر جب پیغمبر اکرم (ص) نے ہمیں کسی اور طرح کا مشورہ دیا تھا۔  
اگر کسی کو کھلی جگہ پر اپنے آپ کو فارغ کرنا ہو تو اسے ایسی جگہوں سے پرہیز کرنا چاہئے جو مسیہ دار ہیں  
جہاں لوگ چلتے ہیں اور جمع ہوتے ہیں۔ ایوبیرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جن پر ہے  
امن ، نے کہا ، "ان حرکتوں سے بچو جس سے لوگوں پر لعنت آتی ہے۔" انہوں نے پوچھا ، "یہ کون سی حرکتیں ہیں؟" وہ  
کہا ، "لوگوں کے راستوں میں یا ان کے سٹے میں خود کو فارغ کرنا۔" (احمد ، مسلم ، اور داؤد)۔

کسی کو اپنی صفتی کے بعد اپنے نجی حصوں کو اچھی طرح سے پانی کے ساتھ چھڑکانا چاہئے۔ اگر اسے شک ہے  
کہ اس سے کچھ پیشاب نکلے تو وہ اپنے زیر جامے کو پانی سے بھی چھڑک سکتا ہے اور پھر اسے محسوس ہوتا ہے  
کچھ گیلا پن یا گیلا پن بعد میں وہ اس بات کی تصدیق کر سکتا ہے کہ یہ صرف پانی ہے۔

**بلجسی کے مقامات:**  
کسی کو اپنے آپ کو فارغ کرنے کے لئے ، اگر صحرا کی طرح کسی کھلی جگہ پر ، زمین میں کوئی سوراخ استعمال نہیں کرنا چاہئے۔  
کسی کو اپنے آپ کو دائیں ہتھ سے صاف نہیں کرنا چاہئے۔  
کسی کو اپنے آپ کو صاف کرنے کے بعد کسی کے ہتھ سے کوئی بھی دھتو نور کرنا چاہئے۔  
کسی کو بائیں پاؤں سے ہتھ روم میں داخل ہونا چاہئے اور دائیں پیر سے باہر نکلنا چاہئے۔

احترام جرمنی کے لفظ احرفیت سے آیا ہے ، جس کا مطلب ہے خوف اور غیرت دونوں۔  
عزت ایک عجیب و غریب لفظ ہے ، خوف اور عزت کا یہ امتزاج۔خوف کہ کون سا اعزاز ؛ اعزاز جس میں عام ہے  
اس قسم کا خوف نہیں ہے جو ہمارے سامنے آتا ہے not خوف سے یہ کس قسم کا خوف ہوسکتا ہے ؟ یقیناً  
کوئی نقصان دہ چیز یا اس سے تکلیف ہوئی ہے۔ اس طرح کا خوف ہمیں اپنے دفاع اور حفاظت کی تلاش کا سبب بنتا ہے۔  
، جس خوف سے ہم بات کریں گے وہ لڑنے اور بھاگنے کا نہیں ، بلکہ اس سے بدعنوانی کو روکتا ہے ، کسی کو نور رکھتا ہے  
اور کسی کی ذات کو سانس لینے کی اجازت نہیں دیتا ہے۔ شاید یہ بہتر ہوگا  
خوف" کے طور پر اس خوف کی بات کرنا"

الحمد لله رب العالمین۔ اور ہمارے نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پر درود و سلام  
محمد صلی اللہ علیہ وسلم اور ان کے تمام کنبہ اور ساتھی

، ی سلوک کرنا شریعت میں فرض ہے۔ یہ قرآن کے ذریعہ قائم کیا گیا ہےgood والدین کے ساتھ حسن سلوک اور اچھ  
اللہ کی عبادت کرو۔ Allah (سنت: اور مسلم علماء کا اجماع اللہ کہتا ہے (معنی کی تفسیر  
اور اس کے ساتھ کسی کی عبادت میں شامل نہ ہوں ، اور والدین ، رشتہ داروں ، یتیموں ، مسکینوں (غریبوں) کے ساتھ بھلائی کریں۔  
ہمسایہ جو رشتہ دار ہے ، وہ ہمسایہ جو اجنبی ہے ، وہ ہمسایہ ہے جو آپ کے ساتھ ہے  
آپ سے ملنے ہیں) ، اور وہ (غلام) جن کے تیرے دائیں ہتھ ہیں۔ بے شک اللہ ایسے لوگوں کو پسند نہیں کرتا جو ہیں)  
فخر اور گھمنڈ والا۔ [4: 36]۔

نے فرمایا: "اس کی ناک کو خاک میں ملایا جائے ، اس کی ناک خاک میں مل جائے ، اس کی ناک ہو said نبی  
خاک میں مل جائے یعنی وہ ذلیل ہو ، (اس نے تین بار کہا) جس نے اپنے والدین کو ایک یا دونوں پایا  
بڑھاپے کے قریب پہنچ گیا ، لیکن جنت میں داخل نہیں ہوا۔ " [مسلم]۔

یہ اطاعت ہت سی صورتیں لے سکتی ہے جیسے ، ان کے ساتھ حسن سلوک کرنا ، ان کی دیکھ بھال کرنا ، وجود  
بات کرنے میں ان کے ساتھ شائستہ ، اور اپنے معاملات اور مفادات کو ترجیح دینے ہیں۔ یہ عمل بہت بڑھ چکا ہے  
جب وہ بڑھاپہ ہوتے ہیں۔

بسم اللہ الرحمن الرحیم۔ اور پھر یہ ہے۔

کہ تم اس کے سوا کسی کی عبادت نہیں کرتے اور یہ کہ آپ اپنے والدین کے ساتھ برتاؤ کریں۔ اگر ان میں سے یا ان دونوں میں سے ایک اپنی زندگی میں بڑھائیے گو حاصل کریں ، ان سے حقارت کا ایک لفظ مت کہو اور نہ ہی ان پر چیخیں بلکہ ان کو مخاطب کریں عزت کی شرائط اور رحمت کے ذریعہ ان کے سامنے فرمقیداری اور عاجزی کا بازو چھٹاؤ اور کہو کہ میرا پروردگار! ان کو اپنی رحمت سے نوازا جیسے انہوں نے مجھے چھوٹا ہونے پر پالا تھا۔ 17 [17: 23 ، 24]۔

لہذا ، شکایت کرنے اور شکایت کرنے کا رواج اطاعت کرنے کے خلاف ہے والدین یہ بھی جانتے کہ والدین کی اطاعت ان کی زندگی میں اور ان کی موت کے بعد بھی جاری رہتی ہے۔

ابو اسید بیان کرتے ہیں کہ وہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ بیٹھے تھے جب بنی سلامہ قبیلے کا ایک شخص آیا اور عرض کیا: یا رسول اللہ! کیا کچھ بھی ہے ، کے ذریعہ ' ، اب ان کے مرنے کے بعد اپنے والدین کے لئے خیرات کے ذریعہ کچھ کرسکتا ہوں؟ ، نبی نے جواب دیا: ہاں ، ان کے لئے دعا کر کے اور (اللہ کی) رحمت اور بخشش مقلنے سے اپنے وعدوں اور اقامات کو پورا کرنا ، ان کے ساتھ میری کرنا جو آپ کے وسیلے سے ہوسکتے ہیں انہیں ، اور اپنے دوستوں کا احترام کرتے ہیں۔ ' [ابو داؤد]۔

نئے فرمایا: "سب سے زیادہ خوبی یہ ہے کہ ایک شخص Prophet سے روایت کیا کہ نبی from امام مسلم نے ابن عمر جو اپنے والد کے دوست کے ساتھ مہربان اور سخی ہے۔"

والدین کے ساتھ اچھے سلوک کو بات چیت ، شرائط سے آراستہ کیا جاسکتا ہے معاملات ، پیش کش ، تعلقات ، اعزاز اور ان کی اطاعت میں۔ اللہ بڑا جلتا ہے۔

#### ہمارے والدین کا احترام کرنا

والدین اپنے بچوں کے لئے کچھ بھی اور سب کچھ قربان کرنے کو تیار ہیں۔ وہ کس چیز کے مستحق ہیں واپسی ایک طویل ، مشکل دن کے اختتام پر ، میں آخر کار اپنی نو ماہ کی بیٹی کو سونے کے لئے رکھ دیا۔ میں گہری نظروں سے دیکھتا ہوں اس کا معصوم چہرہ۔ ایک تیز دن کی فلیش بیکس میرے ذہن میں چلتی ہے کھٹا کھٹانا ، تبدیل کرنا ، پیچھا کرنا ، تعلیم دینا اور دل لگی ہے۔

تب میرے خیالات گھبر بدل جاتے ہیں جیسے میں آپ کے مستقبل کے بارے میں سوچتا ہوں۔ اس کے لئے زندگی کیا ہے؟ کیا یہ بنسی خوشی ہوگی یا افسوس اور درد کا؟ اور کیا وہ پترین مسلمان ہوگی جو وہ ہوسکتی ہے یا کرنی ہوگی حق اشاعت ورچوئل یونیورسٹی آف پاکستان ©

ISL2017 - اسلامی علوم یا کوئی چیز اسے گمراہ کرتی ہے؟ کیا میں وہاں اس کی رہنمائی کرنے اور اسے سیدھے راستے پر جلتے کے لئے حاضر ہوں گا؟ وہ کرے گی پہل تک کہ دیکھ بھال یا سن؟ پھر میں اس کے تیز اور اچانک پیچ کے ذریعہ۔ حاضر ہوکر واپس چلا گیا ، دعا کر رہا ہوں کہ ایسا ہوگا کوئی دوسرا حریف نہ بنو اللہ جلتا ہے کہ میں گھٹنا پٹار کرتا ہوں ، اور میری نیند کو بہت بدمعاش کرنا ہوں۔

اس سے ملنے جلتے خیالات اور واقعات وہی ہیں جو ہر والدین ، خاص طور پر ماں کے پس ہوتا ہے یا ہوتا ہے ، تجربہ ہوگا۔ وہ اپنے بچوں کے لئے کچھ بھی اور سب کچھ قربان کرنے کو تیار ہیں۔ وقت ، رقم نیند اور کبھی کبھی پیل تک کہ سماجی زندگیوں بھی اس فہرست میں سر فہرست ہیں۔

ہیں arc کے بدلے میں وہ کس چیز کے مستحق ہیں؟ ٹھیک ہے ، آپ واپس وقت اور نیند نہیں دے سکتے۔ وہ تقریباً یقینی طور پر آپ کے پیسوں میں دلچسپی نہیں ہے (جب تک کہ آپ کے پس ملازمت نہ ہو وہ شاید ویسے بھی آپ کو دے دیں)۔ وہ سب آپ سے پوچھنا توہڑا سا احترام ہے مجھے یقین ہے کہ آپ اتفاق کریں گے کہ ان سب کے ساتھ جو وہ آپ کے لئے کرتے ہیں ، کم سے کم وہی آپ کرسکتے ہیں ان کے لئے کیا

بہرحال میرا کیا مطلب ہے؟ ٹھیک ہے ، شروعات کے ل ، اگر وہ آپ سے کچھ کرنے کو کہتے ہیں۔ ضرور ، ہوسکتا ہے کہ آپ کسی چیز کے بیچ میں ہوں یا شاید آپ تھک گئے ہوں یا مصروف ہو۔ جیسے ہی آپ وہ کرنا جو وہ چاہتے ہیں آپ جو بھی کر رہے تھے وہ کر کے واپس جا سکتے ہیں۔ اچانک گائے ملتے ہیں ، ہوسے دیتے ہیں اور مسکرائیں کسی کا دن روشن کریں۔

تلم ، آپ کو جن سب سے بڑی چیزوں سے پرہیز کرنا چاہئے وہ روید ہے۔ یہ شاید سب سے زیادہ مقبول ہے بے عزتی کی شکل واپس بات کرنا ، انکھیں گھمٹا اور انہیں "بٹھ سے بات" کرنا سب اس کی زد میں آتے ہیں قسم۔

اللہ پاک قرآن میں ارشاد فرماتا ہے۔

اور آپ کے رب نے حکم دیا ہے کہ تم اس کے سوا (کسی کی) عبادت نہ کرو اور اپنے والدین کی بھلائی کرو" (یا تو وہ دونوں آپ کے ساتھ بڑھائیے تک پہنچ جائیں ، ان سے نہ کہیں (نہ قتا) اور نہ ہی اُف" (ایک تقریر انہیں ناگوار ظاہر کرنا) اور خود کو مطلع بنائیں ان کے ساتھ بہمدردی سے نرمی کرو اور کہو کہ اے میرے رب! ان پر نرس کھائو ، جیسا کہ انہوں نے مجھے پالا ہے [جب میں تھا) چھوٹا تھا۔ 17] [24: 23-24]

ان کو قتا مت کہو جیسے "تف۔" "تف" ایک لفظ بھی نہیں ہے! یہ صرف ایک آواز ہے جب آپ بولتے ہیں کا کیا ہوگا؟ "I" آپ ناراضگی ظاہر کرتے ہو۔ اگر چھوٹا پرانا "تف" حرام ہے ، (حرام) تو بالکل "ہیں" یا (نہیں کرنا چاہئے؟ وہ شاید اور زیادہ حرام ہیں! پیغمبر اسلام صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا" (کہے) بڑے گناہ یہ ہیں: اللہ کے ساتھ شراکت کرنا ، والدین کی نافرمانی کرنا ، کسی کو قتل کرنا ، اور جھوٹی قسم اٹھانا (جان بوجھ کر)۔ "(بخاری)

چاہئے ہیں کہ اللہ آپ کو سزا دے یا آپ کی وجہ سے ناراض رہے want بڑے گناہوں کا! کیا آپ واقعتا ٹیل نہیں لگایا؟ یا اس وجہ سے کہ آپ نے وہ نہیں کیا جو آپ کے والد نے کہا تھا کیوں کہ اسے نہیں معلوم کہ کیا ہے ٹھنڈا؟ اس کے علاوہ ، جب آپ کو اپنے مطالبات کو پورا کرنے کی ضرورت ہو تو آپ کی والدہ کے پاس بھی کوئی انتخاب نہیں تھا۔ وہ ابھی منعقد کی اکیسج کی کمی سے بیہوش ہونے سے پہلے اس کی ستموں اور آپ کو اتنی تیزی سے تبدیل کر دیا جیسے وہ کرسکتا تھا۔

مزید یہ کہ ، آپ کو معلوم ہونا چاہئے کہ جو کچھ چلتا ہے وہ اس پاس قتا ہے۔ جس طرح سے آپ اپنا سلوک کرتے ہیں والدین ، آپ کے بچے آپ کے ساتھ سلوک کریں گے۔ آپ کو گھر سے باہر ہر ایک کو عزت اور اپنی اپنی دکھائی چاہئے اچھا پہلو لیکن جب آپ گھر آتے ہیں تو آپ اپنے والدین کو مخالف ظاہر کرتے ہیں۔ آپ ان کے ساتھ سلوک کریں آپ کا سلوک نہ صرف اپنے بچوں بلکہ اپنے دوستوں ، ہم جماعتوں اور اساتذہ کے ذریعہ کرنا ہے۔

آپ جو کچھ نکلت آما سکتے ہیں وہ ان کی درخواستوں کا جواب "یقینی" یا "یقیناً" کے ساتھ دے رہے ہیں۔ یہ بہت کم ہیں ایسے الفاظ جو ایک لمبا فاصلہ طے کرتے ہیں۔ ان کو ردی کی ٹوکری میں لے کر حیران کریں یا اپنے بہن بھائی جلتے جلتے دیکھنے کی پیش کش کریں ایک اچھا کھانے کے لئے باہر۔ وہ آپ کو ایک مختلف روشنی میں دیکھیں گے اور وہ آپ کا زیادہ احترام کریں گے۔

آپ کے والدین آپ سے اتنے خوش ہوں گے کہ وہ آپ کو 100 ڈالر دینے کا فیصلہ بھی کرسکتے ہیں ہر بچے خریداری افسو منائیگی! واہ ہو! ٹھیک ہے ، شاید نہیں۔ لیکن وہ یقیناً آپ کے ساتھ اور زیادہ تر خوش ہوں گے۔ اہم بات یہ ہے کہ ، اللہ بھی آپ کے ساتھ خوش ہوگا۔

#### مندرجہ ذیل صورتحال میں غیر مسلم والدین کے ساتھ برتاؤ کیا کریں؟

امام مسلم نے سعد بن ابی وقصص کی کہانی بیان کی جس کی والدہ نے حلف لیا اور اس کی قسم کھائی اس سے بات نہیں کرتی تھی اور جب تک کہ اس نے اسلام نہیں چھوڑا تک تب وہ نہ تو کھانا پینا چاہتی تھی۔ اس نے کہا ، اللہ نے ہے آپ کو والدین کی بات مقلنے کا حکم دیا ، میں آپ کی ماں ہوں ، لہذا آپ کی میری اطاعت کرنی چاہئے۔ "آخر کار وہ اس وقت تک وہاں سے گزر گئیں :کسی کو اس کا پتی پتی کرنا تھا۔ اسی وجہ سے ، مندرجہ ذیل لیت نازل ہوئی

پھر بھی (ان کے باوجود) انہیں بولنے کی کوشش کرنی چاہئے ye اتے اب ہم نے اپنے والدین کے ساتھ انسان کی بھلائی کا حکم دیا ہے" (تم میرے ساتھ شریک کا ارتکاب کرتے ہو جس کا تم کو کوئی علم نہیں ، ان کی اطاعت نہ کرو۔ 15) [29: 8]

حق اشاعت ورچوئل یونیورسٹی آف پاکستان ©

ISL2017 - اسلامی علوم ، اللہ یہ بھی فرماتا ہے

پھر بھی ان کو یہ کوشش کرنی چاہئے کہ مجھ سے اس چیز کو شریک کریں جن کے بارے میں آپ کو کچھ بھی علم نہیں ہے ، ان کی اطاعت نہ کریں (پھر بھی ان کی دنیا کی زندگی میں شفقت کے ساتھ صحبت اختیار کرو۔ 15) [31: 15]

نہی بہت سے مور مسلم و سیں سے سمجھ معصمہ یا معصمہ بہت واضح مرہب ہے۔ بہت ہیں مرہب چہنے اے یا اسے کام کرنے کی حیثیت سے نہکھتا ہےbeing ذرا تصور کیج۔ کہ کفر اور خطا کار کے معاملات میں ان کی اطاعت کرنا اچھ احسان ان کو! اللہ کے حقوق پر ایک پر فوقیت رکھتے ہیں۔ مزید یہ کہ ، اطاعت نہیں ہے ، حرام میں اضافے کا مطلب ہے یا ایسی چیزیں جو ضرورت سے زیادہ ہوں۔ ہم میں سے جو غیر مسلم معشوروں میں رشتے ہیں غیر مسلم والدین کی اطاعت کے موضوع پر احتیاط سے غور کیا جانا چاہئے۔ ، مثال کے طور پر ، کوئی کرسمن ، مدرز ڈے ، یوم تشکر ، یوم آزادی وغیرہ ، تحائف کا تبادلہ کرکے یا ان مواقع پر انہیں مبارکباد دیتے ہوئے۔ نیز ، اگر وہ آپ سے لینے کی توقع کرتے ہیں اپنے حجاب سے باہر جاتے وقت ان سے رخصت پوچھیں ، یا خاندان کے دوران مرد / خواتین رشتہ داروں سے گفتگو کریں شام میں ، یا ہفتہ پہاڑ کر اور رات کے کھاتے سے پہلے رب کی دعا پڑھنا ، آپ ان کی اطاعت نہیں کرسکتے ہیں۔

انہیں کاٹ مت

کچھ لوگ والدین سے ملیوں پوچھتے ہیں اور ان کے ساتھ تعلقات منقطع کردیتے ہیں کیونکہ وہ ایسا کرتے ہیں اپنے نئے منہب کو نہیں سمجھتے ، یا اس وجہ سے کہ وہ ایسی باتیں کرتے اور کرتے ہیں جو آپ کو پریشان کرتے ہیں۔ اگر آپ ان میں سے ایک ہیں لوگو ، احتیاط سے پچھلی اپٹ پر غور کریں (31: 15) یہ نہیں کہتا ، "انہیں کاٹ دو ،" بلکہ "ان کی اطاعت کرو نہیں ،" شرک کے معاملات میں معنی ہے۔ جہاں تک ان کے ساتھ فرض شناسی اور نرم سلوک کا تعلق ہے تو وہ بے ، آیت کے گھوسلا حصے کی وضاحت کے طور پر آپ بھی ضروری ہے "لیکن (پھر بھی) ان کی دنیا کی زندگی میں شفقت کے ساتھ صحبت ہے۔"

بندھمتی سے ، بہت سے نئے مسلمان اس نکتے کو نہیں سمجھتے ہیں۔ ان کے لئے کٹنا مناسب نہیں ہے ان کے والدین سے نور پوچھیں اور اپنی پوری زندگی سے دور رکھیں۔ انہیں اس اپٹ پر غور کرنا چاہئے اور ان کے تعلقات پر دوبارہ غور کریں۔ ہمارے والدین کا ہم پر ہمیشہ حق ہے اور ہمیں ہمیشہ اپنی پوری کوشش کرنی چاہئے۔ ان کے ساتھ اچھے تعلقات کو برقرار رکھیں۔

نیز ، کسی کو بھی غیر مسلم والدین کی جہاد میں جاتے کی اجازت لینے کی ضرورت نہیں ہے۔ بخاری اور مسلم کے ذریعہ پیش آنے والے واقعہ کو اس معاملے کی مکمل وضاحت کرنی چاہئے

حضرت ابو بکر کی بیٹی اسماء کی ایک غیر مسلم والدہ تھیں جو مکہ مکرمہ میں رہتی تھیں ، جبکہ وہ بھی تھیں اپنے والد اور باقی مسلمانوں کے ساتھ منہبہ منورہ ہجرت کی۔ معاہدہ حنیبہ کے بعد ، امن تھا قائم ہے اور وہ ایک دوسرے سے مل سکتے ہیں۔ چنانچہ اس کی والدہ اسماء سے ملنے منہبہ منورہ آئیں۔ وہ چاہتی تھی اسماء کے کچھ تحائف اور عطیات۔

عاصمہ کو یقین نہیں تھا کہ وہ کیا کریں کیونکہ وہ جانتی تھیں کہ۔ ان کی والدہ اسلام سے نفرت کرتی ہیں اور ایک تھیں مشترکہ چنانچہ وہ رسول اللہ (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) کے پس انہیں ، آپ کو اس کی صورتحال سے آگاہ کیا ، اور اس سے پوچھا کہ کیا وہ چاہتے؟ ، رشتہ داروں میں بھی شامل پوچھیں اور والدہ کے ساتھ حسن سلوک کریں۔ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے اسے ایسا کرنے کے لئے کہا (ہل ، اس کے ساتھ احسان برتاؤ کرو۔" (بخاری) ، مسلم اور ابو داؤد)

**کرنے کا بہترین کام Do ان کے ل** غیر مسلم والدین کے بچوں کو بھی ان کے لئے دعا کرنی چاہئے۔
اللہ فرماتا ہے ،

یہ نبی اکرم (ص) اور ان لوگوں کے لئے مناسب نہیں ہے جو ان کو یقین رکھتے ہیں کہ انہیں معافی کی دعا کرنی چاہئے " (مشرک ، اگرچہ وہ رشتہ دار ہیں ، یہ واضح ہونے کے بعد کہ وہ آگ کے ساتھ ہیں۔ (9: 113 یہ غیر مسلم ہونے کے ناطے کفر پر مرنے کے بعد ہے۔ تلم ، ان کی رہنمائی کرنا جائز ہے ان کی زندگی میں اسلام۔

نئے اسلام قبول کرتے ہوئے ان کی والدہ کا سلسلہ جاری رہا Islam ایک اور حدیث میں آیا ہے کہ۔ ابویریرہ کافی دن تک کافر رہو۔ اس نے اسے مسلسل اسلام کے حق میں راضی کرنے کی کوشش کی ، لیکن فائدہ نہیں ہوا۔ بہر حال ، وہ اس کی عزت کرتا رہا اور اس کی اطاعت کرتا رہا۔ ایک بار جب وہ اسے راضی کرنے کی کوشش کر رہا تھا گستاخ بن گئے اور پیغمبر اکرم (ص) کے متعلق کچھ توہین آمیز رہنما رکھیں دیتے۔ اس کی وجہ سے ، ابو ، حوریرا کو بہت تکلیف ہوئی۔ وہ نبی کے پس گیا اور شکایت کرتے ہوئے کہا

اے اللہ کے رسول! میں ہمیشہ سے اپنی والدہ کے اسلام قبول کرنے کی کوشش کر رہا ہوں لیکن وہ ہمیشہ انکار کرتی ہے" اسے قبول کرنا لیکن آج جب میں نے اس سے اللہ تعالیٰ پر یقین کرنے کو کہا تو وہ بہت ناراض ہوگئی اور

حق اشاعت روجول پونیورسٹی آف پاکستان ©

آپ کی توہین اور ڈانٹنا شروع کردی جس کا میں برداشت نہیں کرسکتا تھا اور میری آنکھوں میں آنسو آگئے تھے۔ اے مہیندھر اللہ! اللہ سے دعا ہے کہ وہ میری والدہ کا دل اسلام کے لئے کھول دے۔

آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرما۔ ہی اپنے ہاتھ اٹھائے اور دعا کی ، "یا اللہ رب العزت ابویریرہ کی والدہ "ابویریرہ بہت خوش ہوئے اور گھر چلے گئے۔ جب وہ گھر پہنچا تو اس نے اسے پایا دروازہ اندر سے بولا تھا لیکن اس نے پہلے ہونے پائی کی آواز سنی ، جس نے اسے یقین دلایا کہ اس کی ماں نیا رہی تھی۔ اس کے نقش قدم سن کر ، اس نے جلدی سے عمل ختم کی۔ پھر اس نے دروازہ کھولا۔ "اس نے کیا ، "میرے بیٹے ابویریرہ ، اللہ نے آپ کو سنا ہے۔ گواہ رہو کہ میں شہادت پڑھا ہوں۔ وہ سراسر خوشی سے جھننے لگا اور اس خوش خبری کے ساتھ رسول اللہ (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) کے پاس واپس چلا گیا اللہ تعالیٰ نے ان کی دعا قبول فرمائی تھی اور اپنی والدہ کو اسلام کا خزانہ عطا کیا تھا۔ پیغمبر کو کچھ نصیحت کی۔ پھر ، اس پر some ص) یہ سن کر خوش بھی ہوئے۔ اس نے اللہ کی حمد کی اور ابویریرہ) درخواست ، انہوں نے دعا کی ، "اے اللہ ، ابویریرہ اور اس کی والدہ کی محبت کو تمام سچے مسلمانوں کے دلوں میں ڈال دے " اور ان دونوں کے دلوں میں تمام سچے مسلمانوں کی محبت ڈال دو۔

اگر یہ عقیدہ اور اسلام کی بنیاد کی بات نہیں ہے تو ، ان کے ساتھ اچھا سلوک کرنے اور کرنے کا حکم ہے ان کے لئے احسان۔ مہربان ہونا اور پیار کرنا نہ صرف ہماری ذمہ داری ہے بلکہ یہ اس کے وسیلہ بن سکتا ہے جسے وہ اسلام قبول کرتے ہیں۔ یہ ہمارے غیر مسلم والدین کے لئے سب سے بہتر کام ہے۔

**اسلام میں بچوں کے حقوق**

آئیے پہلے ان بچوں کو اسلامی تصور کے مطابق مرتب کریں جس کا مطلب مرد اور دونوں ہیں عورت۔ کچھ اسلام مخالف تصورات مرد اور خواتین بچوں میں فرق کرکے اسلام پر الزام لگاتے ہیں دعویٰ کرنا کہ وہ وراثت کے معاملے میں لڑکوں سے زیادہ لڑکوں کو ترجیح دیتی ہے ، عقیقہ (نو بھیزوں کا نیچ ایک مرد بچے کی پیدائش ، اور صرف ایک بچی کے لئے ایک بھیز) اور دیگر امور۔ سچ کے مطابق اللہ تعالیٰ کے نزدیک اسلامی تعلیم ، مرد اور عورت دونوں یکساں ہیں۔

تیار ہے اور اس سے آپس سے phys ٹیم ، ہر ایک ، جسمانی طور پر کچھ خاص کاموں اور فرائض کی انجام دہی کے ل اس کی فطرت کے لئے موزوں ہے۔ منہبی فرائض میں سب کے سب برابر ہیں ، سوائے کچھ مستثنیات کے اللہ رب العزت نے قرآن مجید میں بیان کیا ہے اور بیان کیا ہے یا اللہ کے ذریعہ اس کا اعلان اور بیان کیا ہے رسول ، پی پی یو ایچ۔ صرف ان اختلافات کو تسلیم کرنا ہے اور صرف ان کے مطابق احترام کرنا ہے اسلام اور اس کی تعلیمات۔

بچے ، اسلام کے مطابق ، متعدد اور متعدد حقوق کے مستحق ہیں۔ پہلی اور اہم بات ان حقوق میں سے یہ حق ہے کہ ان کا صحیح طور پر پرورش ، پرورش اور تعلیم ہو۔ اس کا مطلب ہے کہ بچے ان کے خاتمے کے ل مناسب ، مناسب اور مناسب دہنی ، اخلاقی اور اخلاقی رہنمائی کی جانی چاہئے اپنی پوری زندگی کے لئے۔ انہیں صحیح اقدار ، صحیح اور غلط کے معنی ، سچے اور کھوئے ساتھ کندہ ہونا چاہئے غلط ، صحیح اور غلط ، مناسب اور نامناسب اور اسی طرح کے اور اسی طرح کی۔

:اللہ پاک نے قرآن کریم میں ارشاد فرمایا

(اے ایمان والو! اپنے آپ کو اور اپنے اہل خلق کو اس آگ سے بچاؤ جس کا ایندھن مرد اور پتھر ہیں۔ (66: 6)

:رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ بھی کہا

آپ (لوگوں) میں سے ہر ایک چرواہا ہے۔ اور ہر ایک جو بھی اس کی زد میں آتا ہے اس کا ذمہ دار ہوتا ہے۔ " ذمہ داری ایک آدمی اپنے ہی خاندان کے چرواہے کی طرح ہوتا ہے ، اور وہ ان کا ذمہ دار ہوتا ہے۔ "یہ حدیث ہے بخاری اور مسلم دونوں نے بیان کیا۔

لہذا بچے والدین کو دنیا ہوا ایک امانت ہوتے ہیں۔ اس اعتماد پر والدین کو ذمہ دار بننا ہے

جسے اللہ تعالیٰ نے ہر نبی اور رسول کے لیے یہی وحی فرمائی ہے۔ اس لیے نبیوں کی منہی تعلیمات۔

اگر والدین یہ ذمہ داری نبھاتے ہیں تو وہ قیامت کے نتائج سے آزاد ہوں گے۔  
بچے بہتر شہری بنیں گے اور ان کے والدین کی نگاہوں میں خوشی ، اس زندگی میں پہلے اور زندگی گزاریں گے آخرت

اللہ پاک نے قرآن کریم میں ارشاد فرمایا

"اور جو لوگ ایمان لاتے اور جن کے اہل خلتہ ان کی پیروی کریں ایمان میں ، ہم ان کے ساتھ ان کے گھر والوں میں شامل ہوں گے۔"  
اور نہ ہی ہم ان (کے بھانوں) کو ان کے کاموں سے محروم رکھیں گے: (بہر بھی) ہر شخص اس کے لئے عبد و پیمان میں ہے (اعمال۔ " 52:21)

حق اشاعت ورچوئل یونیورسٹی آف پاکستان ©

VU

ISL2017 - اسلامی علوم

مزید یہ کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: "مرنے کے بعد انسان کے اعمال (یقینی طور پر) سوا چھوڑیں گے تین کام ، یعنی: ایک مستقل خیراتی فذہ ، اوقف یا خیر سگالی، لوگوں کے لئے علم چھوڑ دیا سے فائدہ اور پریزگار نیک اور پریزگار بچہ جو مستقل طور پر اللہ رب العزت سے دعا کرتا ہے اس کے والدین کی روح ہے" یہ حدیث مسلم نے بیان کی ہے۔ در حقیقت ، اس طرح کا بیان قدر کی عکاسی کرتا ہے بچوں کی مناسب پرورش موت کے بعد بھی اس کا لازوال اثر پڑتا ہے۔

بدقسمتی سے ، ہر معاشرے میں ، نسل ، نسل سے قطع نظر ، بہت سارے والدین زندگی کے ہر شعبے سے معاشرتی اور معاشی حیثیت وغیرہ نے اس اہم حق کو نظر انداز کیا ہے جس سے اس نے اپنے ہی حق مسلط کر دینے ہیں ان کے لئے بچے۔ ایسے افراد واقعی غفلت کے نتیجے میں اپنے بچوں کو کھو چکے ہیں۔ اس طرح کے والدین اس وقت کے بارے میں بہت لاپرواہ رہتے ہیں جب ان کے بچوں نے ان کے ساتھیوں کو کوئی فائدہ نہیں دیا ایسی جگہوں پر ، جہاں وہ جاتے ہیں ، وغیرہ۔ ایسے والدین کو کوئی پرواہ نہیں ، اپنے بچوں کے بارے میں بالکل لاعلم رہتے ہیں جاؤ ، جب وہ واپس آتے رہتے ہیں اور اسی طرح ، اور بچوں کو بغیر کسی ذمہ داری کے بڑھنے کا سبب بنتا ہے۔ بالغ اور نگہداشت نگرانی۔

، ایسے والدین اپنے بچوں کو مناسب طرز زندگی کی ہدایت ، ہدایت یا ہدایت دینے میں بھی نظر انداز کرتے ہیں سلوک یا دوسروں کے ساتھ بھی صحیح رویہ۔ پھر بھی ، آپ کو معلوم ہو سکتا ہے کہ یہ والدین ان کے بارے میں اتنے محتاط ہیں دولت۔ وہ اپنے کاروبار ، کام اور دوسری صورت میں بے حد فکر مند ہیں۔ وہ ہر ممکن کوشش کرتے ہیں مادہ پرستی کے حصول کے لحاظ سے ایک بہت ہی کامیاب زندگی گزارنے کی کوشش ، حالانکہ یہ ساری دولت حقیقت میں نہیں ہے ان کی۔ ہر پر دولت کوئی نہیں لے گا۔

، بچوں کو نہ صرف اچھی طرح سے کھلایا جاتا ، اچھی طرح سے تیار کرنا ، موسموں اور ظاہری شکل کے لئے مناسب طور پر ملیں پونا ریشٹن اور سہولیات کے لحاظ سے اچھی طرح سے نگہداشت بچے کو موازنہ نگہداشت کی پیش کش کرنا زیادہ ضروری ہے تعلیمی ، مذہبی تربیت ، اور روحانی رہنمائی کی شرائط کسی بچے کا دل ضرور بھرا ہو ، ایمان ایک بچے کے ذہن کو مناسب رہنمائی ، علم اور دانشمندی کے ساتھ تفریح کرنا چاہئے۔ کیڑے ، کھانا ریشٹن ، تعلیم کسی بھی طرح سے ، بچے کی مناسب دیکھ بھال کا اشارہ نہیں ہے۔ مناسب تعلیم اور بچے کے لئے رہنمائی اس کے کھانے ، گرومنگ اور ظہور سے کہیں زیادہ اہم ہے۔

والدین ہر بچوں کے خفاہر حقوق میں سے ایک ان کی فلاح و بہبود کے لئے خرچ کرنا ہے اعتدال سے زیادہ خرچ یا غفلت اسلام میں قبول نہیں کی جاتی ، قبول نہیں کی جاتی ہے یا یہاں تک کہ برداشت نہیں کی جاتی ہے۔ اس طرح طریقوں سے معاشرتی حیثیت سے قطع نظر بچے پر مبنی اثر پڑتا ہے۔ مردوں سے گزارش ہے کہ وہ نہ بنیں اپنے بچوں اور گھر والوں کو بری طرح سے ، جو ہر مذہب اور معاشرے میں ان کے فطری وارث ہیں۔ کیوں کرے گا ایک شخص ان لوگوں کے ساتھ ہنس لو کی کرے جو اس کی دولت کے وارث ہوں گے؟ بچے اس طرح کے اہم خفاہر میں وہ اپنے والدین کی دولت سے اعتدال سے لینے کی اجازت رکھتے ہیں ، their ٹھیک ہے یہاں تک کہ اگر خود کو برقرار رکھنے کے ل والدین نے ان کی زندگی کے لئے مناسب فٹز دینے سے انکار کرنا۔

مالی تحائف کے لحاظ سے بھی بچوں کو یکساں سلوک کرنے کا حق ہے۔ کسی کو ترجیح نہیں دی جاتی چاہئے دوسروں پر سب کے ساتھ منصفانہ۔ اور یکساں سلوک کیا جاتا چاہئے۔ کسی کو بھی والدین کی طرف سے اس کے تحفہ سے محروم نہیں کیا جاتا چاہئے۔ والدین کی زندگی کے دوران وراثت کے حق ، یا دوسرے مالی تحائف کو محروم کرنا ، یا اس پر پابندی عائد کرنا دوسرے کے مقابلے میں کسی بچے کے لئے والدین کی ترجیح کو اسلام کے مطلق سمجھا جائے گا ناانصافی ہے ناانصافی یقینی طور پر بچوں میں نفرت ، غصے اور خوف و ہراس کی فضا کا باعث بنے گی ایک گھر میں در حقیقت ، اس طرح کی ناانصافی ، ممکنہ طور پر ، خدا کے درمیان دشمنی کا باعث بن سکتی ہے بچے ، اور اس کے نتیجے میں ، یہ پورے خاندانی ماحول کو متاثر کرے گا۔

، کچھ معاملات میں جب ایک خصوصی بچہ اپنے بڑھنے والے والدین کی دیکھ بھال کر سکتا ہے ، مثال کے طور پر والدین کو اس طرح کے بچے کو خصوصی تحفہ دینے ، یا اسے مکان ، فیکٹری ، ا زمین ، کپیت میں گاڑ ، یا کوئی دوسری قیمتی چیزیں۔ تاہم اسلام اس طرح کے مالی اعداد و شمار پر غور کرتا ہے کیئرنگ ، پیار کرنے والا اور شاید فرماہر دار بچہ ، ایک غلط فعل۔ ایک دیکھ بھال کرنے والا بچہ صرف اتمام سے مستحق ہے اللہ رب العزت۔

کچھ عطا کچھ something اگرچہ یہ اچھی بات ہے کہ اس طرح کے کسی بچے کو اس کی لگن اور خصوصی کی تعریف کے ل کوشش کریں ، لیکن اس سے اللہ تعالیٰ کی نافرمانی کا سبب نہ بنے۔ ہو سکتا ہے کہ دل اور اس طرح کے پیار کرنے والے اور دیکھ بھال کرنے والے بچے کے احساسات میں ایک وقت میں تبدیلی آسکتی ہے ، جن کی وجہ سے وہ ایک بچہ بن جاتا ہے گندی اور نقصان دہ بچہ۔ اسی نشان کے ذریعہ ، ایک گندا بچہ کسی بھی وقت تبدیل ہو سکتا ہے ایک ہی والدین کے لئے ایک بہت ہی دیکھ بھال کرنے والا اور میراں بچہ بنتا۔

دل اور احساسات ، جیسا کہ ہم سب جانتے ہیں ، اللہ رب العزت کے ہاتھ میں ہے ، اور بدل سکتا ہے اس کی ایک وجہ یہ ہے This کسی بھی وقت اور کسی سابقہ اطلاع کے بغیر کسی بھی سمت میں۔ واقعتاً دوسرے پر کسی بچے کی مالی ترجیح کے عمل کو روکیں دوسری طرف ، کوئی یقین دہانی نہیں ہے یا اس بات کی ضمانت دیتا ہے کہ دیکھ بھال کرنے والا بچہ اپنے والدین کے مالی تحفے کو دانشمندی سے سنبھال سکا ہے۔

حق اشاعت ورچوئل یونیورسٹی آف پاکستان ©

VU

ISL2017 - اسلامی علوم

کو ایک نے اطلاع دی B سینڈا ابوبکر ، روایت کرتے ہیں ، اٹیوں نے کہا کہ رسول اللہ ان کے ساتھی ، النعمان بن بنیر ، جنہوں نے کہا: "اے اللہ کے نبی! میں نے ایک نوکر کو عطا کیا ہے میرے بچوں میں سے (اس تحفے کی گواہی دیتے کے لئے اس سے پوچھ رہا ہے)۔ " لیکن آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے اس سے پوچھا: "کیا تم نے اسے عطا کیا؟ " آپ کے پر ایک بچے کے لئے ایک جیسا ہے؟

جب اللہ کے رسول کو اس بارے میں منفی طور پر آگاہ کیا گیا تو آپ نے فرمایا: "اللہ سے ڈرو اللہ تعالیٰ ، اور اپنے تمام بچوں کے ساتھ انصاف کرو۔ میرے علاوہ کسی اور شخص کی گواہی حاصل کریں۔ میں ناانصافی کی کوئی گواہی نہیں دیتی گے۔ یہ حدیث بخاری اور مسلم دونوں روایت کرتے ہیں۔ اس طرح ، اللہ کی رسول ، پی ہی تو نے دوسرے بچوں کے مقابلے میں ایک بچے کی ترجیح کے اس عمل کو "ناانصافی" کا فعل قرار دیا۔ اسلام میں ظلم اور منوع ع ہے۔

لیکن ، اگر والدین نے کسی ضرورت کو پورا کرنے کے لئے اپنے بچوں میں سے کسی کو مالی معاوضہ دیا ، جیسے طبی علاج کی کوریج ، شادی بیاہ ، کاروبار شروع کرنے کی لاگت ، وغیرہ گرانٹ کو ناانصافی اور ناانصافی کے عمل میں درجہ نہیں دیا جائے گا۔ اس طرح کا تحفہ حق کے نیچے آ جاتے گا بچوں کی ضروری ضروریات میں خرچ کریں ، جو ایک ایسی ضرورت ہے جس کو والدین کو پورا کرنا چاہئے۔

اسلام دیکھتا ہے کہ اگر والدین اپنے بچوں کو فراہم کرنے کے لحاظ سے اپنے فرائض پورے کرتے ہیں ضروری تربیت ، تعلیمی حمایت ، اخلاقی ، اخلاقی اور مذہبی تعلیم ، یہ یقینی طور پر ایک کا باعث بنے گی زیادہ دیکھ بھال کرنے والا بچہ ، بہتر خاندانی ماحول اور بہتر معاشرتی ماحول اور بیداری۔ دوسرے پر والدین کی ذمہ داری کے فرائض میں کوئی غفلت کسی والدین کے ضائع ہونے یا والدین کے ساتھ ناروا سلوک کا باعث بن سکتی ہے بعد کی عمر میں

رشتہ داروں کے حقوق

h تمام رشتہ دار ، فوری یا دور ، مومن مسلمانوں پر کچھ حقوق سے لطف اندوز ہوئے ہیں۔ ہر رشتہ دار اسلامی تعلیمات کے مطابق حقوق کی کچھ سطحیں۔ اس طرح کی سطحیں قریبی تعلقات پر منسلک ہیں فرد کا ، جیسا کہ یہ اللہ سبحانہ وتعالیٰ ، اور اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم نے بیان کیا ہے۔ خوبصورت معاشرتی تعلقات اور اللہ رب العزت کے نزدیک نتیجہ خیز تعلقات انتہائی قابل قدر ہیں۔ یہ ، لہذا ، ہے اس طرح کے تعلقات کو اسلامی نقطہ نظر سے پڑھنا ، ان کا مشاہدہ کرنا اور اچھی آواز کو برقرار رکھنا اور بہتر معاشرے ، قریبی تعلقات ، ایک زیادہ ہم آہنگی برادری کا باعث بننے والے تعلقات اور ایک بہتر ماحول۔

اللہ پاک نے قرآن کریم میں ارشاد فرمایا:

(اور رشتہ داروں کو ان کے واجب الادا حق ادا کرو ، " (17: 26)

اللہ سبحانہ وتعالیٰ نے بھی قرآن مجید میں ارشاد فرمایا:

(خدا کی بندگی کرو اور اس کے ساتھ کسی کو شریک نہ کرو۔ اور والدین ، بیٹیجے ، کے ساتھ اچھا سلوک کرو۔" (4:36)

اس کی ضرورت ہر مسلمان فرد ، مزد اور عورت جوان یا بالغ ، غریب یا امیر ، قریبی یا اس سے ہوتی ہے اونا سب سے گزارش ہے کہ رشتہ داروں کی ہر ممکن مدد کریں اور ہر ممکن مدد کریںh اپنے رشتہ داروں کے ساتھ اچھ سستی کا مطلب جسمانی ، ذہنی ، روحانی ، اخلاقی یا مالی ہے۔ مدد کی رقم ہے رشتے دار کی حیثیت یا رشتہ کی سطح کے متناسب ، اور اس کی ضرورت کی بنیاد پر تشخیص کیا جاتا ہے ، اس طرح کے ایک رشتہ دار یہ ایسا معاملہ ہے جس کی اپنی خوبیوں کو مذہبی تعلیمات ، اخلاقی ذمہ داروں پر مبنی ہے ذہنی فیصلے اور خالص فطری تقاضے اور ذمہ داریں۔ دوسری طرف یہ کیا کی عکسی کرتا ہے۔ اس حد تک اسلام انسان کے خالص ، فطری اور فطری تقاضوں سے اس زمین پر متفق ہے۔

اسلام اور اس کی صداقت ، خالص اور درست کے پائند عبد مسلمان افراد کو ملتا تعلیمات کو بار بار اور وقت پر زور دیا جاتا ہے اور مستقل طور پر اس طرح کی قدر کے ساتھ یاد دلایا جاتا ہے دونوں سے اس حقیقت کی تائید کرتے ہیں Prophet رشتہ دار بہت سارے نیقات قرآن پاک اور سنت رسول اسلام کے ، محمد بن عبد اللہ ، پی پی یو ، جیسا کہ ہم ذیل کے پیراگراف میں تفصیل پیش کریں گے۔

نے اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کیا: "اللہ ، اللہ تعالیٰ نے تمام مخلوقات کو پیدا کیا: RAA ، ایوبیرہہ اپنی تخلیق ختم کرنے پر ، رحم رحم کھڑا ہوا اور اس نے کہا

اے اللہ! یہ اس جگہ کا ہے جو آپ سے پناہ مانگا ہے آپ کا بلیکناٹ کریں اور پابندی عائد ہو یا" اللہ نے کہا: "ہاں۔ بے شک قبول نہ کریں کہ میں (خود) دوستی کروں گا جو بھی آپ سے دوستی کرتا ہے (رحم سے ، یا اس کے بجائے رشتہ دار پیدا ہوتا ہے اور تعلقات کے سبب ایک دوسرے کے ساتھ مل جاتا ہے (رحم کے رشتے) اور میں اپنے تعلقات ختم کروں گا اور پابندی لگوں گا کہ آپ ہر پابندی کس نے لگائی ہے؟ کہا: "میں قبول کرتا ہوں۔" اللہ رب العزت نے فرمایا: "میں تمہارے لئے یہ یقین دہانی کرتا ہوں۔" پھر ، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا :اگر آپ قرآن پاک کے نزول کی خواہش رکھتے ہیں تو پڑھیں"

حق اشاعت ورچوئل یونیورسٹی آف پاکستان ©

، پھر ، کیا تم سے توقع کی جاتی چاہیے ، اگر تمہیں اختیار دیا جاتا ، تو تم زمین میں فساد کرو گے" اور اپنے رشتے داروں کو توڑ دو یہ وہ آدمی ہیں جن پر خدا نے لعنت بھیجی ہے ان سے انہیں ہیرا کر دیا (اور ان کی نگلیوں کو اندھا کر دیا۔ "(22: 47 ، 23

یہ حدیث بخاری اور مسلم دونوں روایت کرتے ہیں۔ اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم کی بھی اطلاع ہے ، hہ فرما دیجئے: "جو شخص اللہ ، قادر مطلق اور قیامت کے دن پر یقین رکھتا ہے ، وہ بات چیت کرے ، اچھ شائستہ اور رشتہ دار اور رشتہ داروں یا رشتہ داروں کے ساتھ۔"اس حدیث کو بخاری اور مسلم دونوں نے روایت کیا ہے۔

یہ دیکھنا بدقسمتی ہے کہ بہت سے لوگ ایسے اہم معاشرتی حقوق اور مذہبی نظر انداز کرتے ہیں ، فرائض۔ بہت سارے مسلمان ، بدقسمتی سے اپنے رشتہ داروں کے ساتھ نرم سلوک کرنے کی پرواہ نہیں کرتے ہیں غریب اور محتاج ہیں نہ ہی معاشرتی تعلقات یا یہاں تک کہ کسی دوسری مدد کے ذریعہ کہ وہ بلا معاوضہ ریٹائر کر سکیں۔ کبھی کبھی اس کے برعکس ، کسی شخص کو ، سخت ہونے کا مطلب ، قطع نظر ، غیرت مند یا اپنی ہی طرح سے بدتمیزی سے ڈھونڈ سکتا ہے رشتہ دار ، جبکہ دوسروں کے مخالف ہیں۔ کچھ لوگ ، بدقسمتی سے ، ایسا نہیں کرتے ہیں یہاں تک کہ ان کے لواحقین سے ملیں ، انہیں کبھی کبھار تحلف اور تحلف پیش کریں ، جب ضرورت ہو تو ان کی دیکھ بھال کریں ، مدد کریں اگر واقعی مدد کی اشد ضرورت ہو تو ان کو یا یہاں تک کہ مددگار بڑھائو۔

دوسری طرف ، دوسری طرح کے لوگ بھی ہیں جو رشتہ داروں کے ساتھ اچھے تعلقات قائم کرتے ہیں صرف رشتے کی خاطر ، اللہ سبحانہ وتعالیٰ کے لئے نہیں۔ حقیقت میں ایسا شخص نہیں ہے جو وہ اللہ سبحانہ وتعالیٰ کے احکامات کی تکمیل کے لئے کر رہا ہے وہ کر رہا ہے ، لیکن اس کی ادائیگی کر رہا ہے ان رشتے داروں نے جو اسے پہلے سے ادا کیا گیا تھا۔ اس طرح کا عمل رشتہ داروں ، دوستوں اور دور دراز افراد پر لاگو ہوتا ہے ی تعلقات قائم رکھےh لوگ ایک سچا اچھا انسان وہ ہوتا ہے جو اپنے عزیز و اقارب کے ساتھ اچھ صرف اللہ سبحانہ وتعالیٰ کی رضا ہے ، اور اللہ رب العزت سے اس کے تعلقات بہتر کرنے کی امید ہے۔ قطع نظر اگر ان کے ساتھ بھی ایسا ہی کیا ہے یا نہیں۔

، کے صحابی ، hہ اللہ کے رسول ، RAA نے عبد اللہ بن عمرو بن العاص کی روایت کی۔ جس نے کہا: "جو شخص اپنے رشتہ داروں کے ساتھ اچھا ہے وہ شخص نہیں ہے جو ان کو بدلہ دیتا ہے ، یا ان کو بدلہ دیتا ہے یکساں طور پر وہ اس کے ساتھ کیا کرتے ہیں۔ ایک اچھا شخص وہ ہوتا ہے جو اپنے رشتہ داروں کے ساتھ بھلائی کرے چاہے وہ کرے اسے ایسا مت کرو ، ان سے ملنا چاہیے وہ اس کی عبادت نہ کرے ، اگر وہ اسے نہ بھی دین تو دے دو ، اور ، ایک شخص نے اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم سے پوچھا: "اے اللہ کے نبی! میرے کچھ رشتے دار ہیں جن سے میں ملتا ہوں مجھ سے احسان کرو اور جو کچھ بھی میں کر سکتا ہوں دے دو ، لیکن وہ میرے برعکس کرتے ہیں۔ میں انتہائی صبر سے کام لینے کی کوشش کرتا ہوں ان سے قطع نظر کہ وہ میرے لئے ہونے والے نقصانات ، بے راہ روی اور پریشانیوں سے قطع نظر۔ مجھے اس طرح میں کیا کرنا چاہئے؟ ایک کہیں؟ اللہ کے رسول ، صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: "اگر آپ واقعی وہی ہیں جو آپ بیان کرتے ہیں ، تو آپ ایسے ہیں جیسے آپ انہیں بتائیں ، راکھ کھاؤ (ان کے اپنے کام کرنے کے نتیجے میں) ، لہذا آپ ان کے ساتھ اچھا کام کرتے رہیں۔ پھر بھی ، اللہ ا رہتا ہے ان پر آپ کی مدد کرتا ہےbeing اللہ تبارک وتعالیٰ ، آپ کی مدد کرتا ہے ، آپ کی مدد کرتا ہے اور جب تک آپ اچھ "ان کے لئے

ا اور نرم سلوک کرنے سے فائدہ ہوتا ہے۔ اگر صرفand یہ ایک بڑی خوشی کی بات ہے کہ بڑے پیمانے پر اپنے رشتہ داروں کے ساتھ اچھ انسان کو اس عظیم معاشرتی عمل سے حاصل ہوتا ہے اللہ تبارک وتعالیٰ کی رضا۔ اس میں انسان کو کافی ہے ، امکان ہے کہ انسان کو اللہ کے ایسے احکامات کو پورا کرنے سے زبردست فوائد حاصل ہوں گے is زندگی۔ لیکن ، غالباً خدا تعالیٰ ، اپنی زندگی میں۔ ایک یقینی طور پر معاشرتی طور پر بڑھتا ہے ، اخلاقی طور پر پختہ ہوتا ہے اور انسانی اور سکون سے محسوس ہوتا ہے خود اور اس کے اس پلی کی کمیوبٹی کے ساتھ

انسان اپنے لواحقین کے تعاون یا اخلاقی مدد کے بغیر کمزور ہے خاندان کے ممبروں میں توسیع اسلام زندگی کے اصولوں سے اتفاق کرتا ہے۔ یہ بنیادی ضروریات کے مطابق ہے انسان اپنی معاشرتی زندگی میں۔ اللہ تعالیٰ کے ذریعہ۔ اسلامی زندگی پر حکمرانی کے لئے ایسے حقوق کا قیام معاشرہ صرف اللہ کی رحمت ہے ، پوری دنیا میں انسان کے لئے اللہ تعالیٰ کا۔ اس طرح کے تعلقات پیدا ہوں گے ایک قریبی معاشرے ، مختلف افراد اور مختلف اکائیوں کے اجزاء کے مابین بہتر تعلقات معاشرے کا

برابر

اخوت کی تعریف

، جیسا کہ اسوفیٹک فلسفہ میں سمجھا گیا ہے ، اور جو عالمگیر فطرت کی ایک فطری فطری حقیقت ہے ، محض جذباتی اتحاد ، یا ایک سادہ سیاسی یا معاشرتی تعاون کی نشاندہی نہیں کرتا ہے۔ اس کا مفہوم ہے یورپورٹ تمام مخلوقات کا روحانی اخوت ہے۔ خاص طور پر ، اس نظریے کا مطلب یہ ہے کہ تمام انسان لازمی طور پر ایک دوسرے کے ساتھ جڑے ہوئے ہیں ، نہ صرف جذباتی سوچ اور احساس کے پائپٹیوں سے ، بلکہ بہت زیادہ خود کائنات کے تعلق سے ، تمام مرد ، نیز تمام مخلوقات ، دونوں ہی اونچے اور نیچے اور متوسط ، موسم بہار کائنات کے اندرونی اور روحانی سورج سے ، روحانی کرنوں کی میزبانی کے طور پر۔ ہم سب اسی سے آتے ہیں۔ ماخذ ، وہ روحانی سورج ، اور تمام مختلف طیاروں میں ایک ہی طرز زندگی کے جوہری ہنقے والے ہیں۔

اسلام میں اخوت

الحمد لله رب العالمین اور ہمارے نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پر درود و سلام ہے محمد صلی اللہ علیہ وسلم اور ان کے تمام کنبہ اور ساتھی

اسلام میں اخوت کا ایک شنداد معنی ہے ، اسلام نے اس کے لئے گہری جڑیں قائم کیں۔ اللہ سبحانہ وتعالیٰ "کہتے ہیں (مقبوم): "مومن بھائیوں کے علاوہ اور کچھ نہیں (اسلامی مذہب میں)۔

ایک مسلمان ہمیشہ اپنے مسلمان بھائیوں کے حق میں فیصلہ سازی کرتا ہے اور سخت محنت کرتا ہے ان کی عزت کا دفاع کریں۔ ابوریہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کہا ، "تمہ سے بچو ، کیونکہ شہادت جھوٹی گئیوں میں بدترین ہے۔ دوسرے کے عیب کو مت دیکھو۔ مت کرو زیادہ قیمت کی پیش کش کی جائے a ایک دوسرے کی جلیوسی کریں ، اور نچس پر عمل نہ کریں (مطلب یہ ہے کہ کسی چیز کو اپنی طرف منوجہ کرنے کے ل ایک اور صارف جو اس چیز میں دلچسپی رکھتا ہے)۔ ایک دوسرے سے حسد نہ کریں اور نرس نہ رکھیں ایک دوسرے سے دشمنی۔ ایک دوسرے کے ساتھ تعلقات کو الگ نہ کریں۔ اللہ کے بندے بنو ، اور بنو بھائی ایک دوسرے سے جیسا اس نے حکم دیا۔ ایک مسلمان ایک مسلمان کا بھائی ہے۔ اسے بھی نہیں کرنا چاہیے

اس کا سید: "ایک ہی اصل گروہ اور اپنے ذلیل کرو۔ پتھر پیلی سے لٹا پتھر پیلی ہے!" یہ کہنے پر اس نے اشارہ کیا ایمان میں اس کے بھائی کے لئے ناقابل تسخیر ہیں: اس کا خون ، اس کا مال اور اس کی عزت۔ بے شک اللہ نہیں دیکھتا تمہارے جسموں کو اور نہ ہی اپنے چہروں کو لیکن وہ تمہارے دلوں اور تمہارے اعمال کی طرف دیکھتا ہے۔

ایک مسلمان کو اپنے مسلمان بھائی پر کوئی ترجیح نہیں ہے۔ وہ ایک کے دائروں کی طرح برابر ہیں گنگھی اللہ سبحانہ وتعالیٰ کے خوف اور نیک اعمال کی بناء پر کوئی فرویت نہیں ہے۔ پیغمبر صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: "تمام مسلمانوں کی زندگیاں برابر ہیں ، سب ایک ہتھ ہیں) قتل نہیں ہونا چاہئے for دوسروں کے خلاف ، اور ان میں سے نابالغ ان کے تحفظ کی ضمانت دے سکتے ہیں۔ کسی مسلمان کے ل اگر کوئی عید بندھا گیا ہو تو وہ کافر ہو گا اور نہ ہی اس کا عید لایا ہوا ہے۔ ایک مسلمان ہمیشہ ایک مسلمان کے لئے نرم مزاج اور مومنین کے ساتھ نرمی اور شائستہ ہوگا۔ اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے جس کا مطلب ہوا: "محمد اللہ کے رسول ہیں ، اور جو اس کے ساتھ ہیں ان کے خلاف سختی ہے کافر ، اور آپس میں میرپن۔ اللہ ایک ایسی قوم لائے گا جس سے وہ پیار کرے گا اور وہ چاہیں گے " اس سے پیار کرو ، مومنوں کے ساتھ عاجز ، کافروں کی طرف سخت۔

مسوات انسانیت

خدا نے ایک انسان کی جوڑی کو زمین اور تمام پر انسانیت کی زندگی کے آغاز کی خبر دینے کے لئے پیدا کیا آج اس دنیا میں بسنے والے افراد اسی جوڑے سے نکلے ہیں۔ ابتدائی مرحلے میں کچھ وقت کے لئے اس جوڑے کی اولاد نے ایک ہی گروپ کو یاد دلایا۔ اس کا ایک ہی مذہب تھا اور وہی زبان بولتی تھی۔ وہاں ان میں بہت کم یا کوئی اختلافات نہیں تھے۔

لیکن جیسے جیسے ان کی تعداد آہستہ آہستہ بڑھتی گئی ، وہ ساری زمین پر اور اس کے فطری نتیجہ کے طور پر پھیل گئے ان کی توح اور نمو کو مختلف قبائل ، اور قومیتوں میں تقسیم کیا گیا تھا۔ ان کی زبانیں بن گئیں مختلف: ان کے لباس کے انداز مختلف ہیں۔ اور ان کی زندگی گزارنے کے آداب بھی ایک دوسرے سے الگ ہوگئے۔ مختلف مقامات کی آب و ہوا اور ماحول نے ان کے رنگ اور جسمتی خصوصیات کو تبدیل کر دیا۔ یہ سب اختلافات قدرتی تغیرات ہیں۔

وہ حقیقت کی دنیا میں موجود ہیں۔ لہذا ، اسلام انہیں حقیقت کے معاملات کے طور پر تسلیم کرتا ہے۔ ایسا نہیں ہوتا ان کو ختم کرنے یا ان کو نظر انداز کرنے کی کوشش کریں لیکن اس بات کی تصدیق کریں کہ ان کے فوائد صرف ایک ہی مماثلت کے مطابق ہیں ایک دوسرے سے تمیز کرنے کا مطلب لیکن جو تعصبات انسانیت کے مابین پیدا ہوئے ہیں نسل ، رنگ ، زبان ، قومیت پر مبنی گروہوں اور تنظیموں کی شکل میں یہ اختلافات۔ حق اشاعت ورچوئل یونیورسٹی آف پاکستان ©

وغیرہ اسلام سے ناجائز ہیں۔ اسلام پیدائش کے تمام امتیازات ، مردوں میں اعلیٰ اور کم تر ، کے لحاظ سے ہے سراسر لاعلمی کے مظہر کے طور پر مٹی کے مقامی اور اجنبیوں کے بالائی اور نیچے طبقے۔ یہ اعلان کرتا ہے کہ دنیا میں سارے مرد ایک ہی والدین سے نکلے ہیں اور اسی وجہ سے وہ بھائی اور ہیں انسان کے طور پر ان کی حیثیت میں برابر

بنی نوع انسان کی مساوات اور بھائی چارے کے اس تصور کی پیش گوئی کے بعد ، اسلام نے مزید کہا کہ اگر وہاں موجود ہے مردوں اور مردوں کے مابین کوئی حقیقی فرق ہوسکتا ہے یہ نسل ، رنگ ، ملک یا زبان میں سے ایک نہیں ہوسکتا لیکن نظریات ، عقائد اور اصولوں کا ایک ہی ماں کے دو بچے ، اگرچہ وہ اس سے برابر ہوسکتے ہیں عام نسب کے نقطہ نظر کو ، اگر ان کے عقائد اور اخلاقیات ہیں تو زندگی میں ان کے مختلف طریقوں سے چلنا پڑے گا طرز عمل ایک دوسرے سے مختلف ہے۔ اس کے برعکس دو افراد ، ایک کا تعلق مشرق میں اور دوسرا اندر کا مغرب ، یہاں تک کہ جغرافیائی اور طہری طور پر وسیع فاصلوں کے ذریعہ ایک دوسرے سے جدا ہوا زندگی میں اسی راہ پر گامزن ہوں اگر انہوں نے بنیادی اصولوں کی نشاندہی کی ہو۔ اسلام ایک اصولی اور تعمیری کرنے کی کوشش کر رہا ہے نظریاتی معاشرے کے طور پر دنیا میں موجود نسلی ، قومی اور تعزیتی معشروں کے خلاف۔ کی بنیاد ایسے معاشرے میں مردوں کے مابین کوپریٹیو کاوش کسی کی پیدائش نہیں بلکہ مسلک اور اخلاقی اصول ہے۔ کوئی بھی ، اگر وہ خدا کو اپنے اقا اور رب کی حیثیت سے مانتا ہے اور انبیاء کی ہدایت کو بطور قانون قبول کرتا ہے اس کی زندگی میں ، اس کیسوتی میں شامل ہوسکتا ہے ، چاہے وہ امریکی یا افریقہ کا رہتلی ہو۔ چاہے وہ کالا ہو رنگ یا سفید چمڑے؛ چاہے وہ یورپی زبان بولتا ہو یا عربی۔ اس میں شامل ہونے والے تمام افراد ، برادری کو ایک جیسے حقوق اور معاشرتی حیثیت حاصل ہوگی۔ انہیں کسی نسلی ، قومی یا کسی بھی قسم کے طبقاتی امتیازات۔ کسی کو بھی اونچ نیچ نہیں سمجھا جائے گا۔ کسی بھی قسم کی ناقابل قبولیت نہیں ہوگی ان کے درمیان؛ کسی کے ہاتھ کے لمس سے کوئی بھی اوروہ نہیں ہوسکتا تھا؛ ان کے لئے کوئی رکاوٹ نہیں ہوگی مادی تعلقات ، کہانے پینے اور سماجی روابط کے معاملے میں۔ کسی کو بھی نیچے نہیں دیکھا جائے گا کہ یہ اس کی پیدائش یا پیشہ کی وجہ سے مطلب ہے۔ کوئی بھی اس کی وجہ سے کسی مخصوص حقوق کا دعویٰ نہیں کرے گا اس کی ذات ، برادری یا نسب۔ انسان کی قابلیت کا انحصار اس کے خدائی روابط یا تولد پر نہیں ہوگا صرف اس پر کہ آیا وہ اخلاقی طرز عمل میں دوسروں سے بہتر ہے یا تقویٰ اور راستبازی میں دوسروں سے بالاتر ہے۔ جغرافیائی حدود اور نسل ، رنگ اور حدود کی حدود کو آگے بڑھتے ہوئے اس طرح کا معاشرتی نظام زبان جیسا کہ یہ کرتی ہے ، خود کو دنیا کے تمام حصوں میں پھیل سکتی ہے اور اس کی بنیادوں پر بھی آواز اٹھاتی جاسکتی ہے مردوں کے اخلاقی بھائی چارے کی عمارت۔

نسل یا قومیت پر مبنی معشروں میں ، صرف وہی لوگ شامل ہوسکتے ہیں جو خاص سے تعلق رکھتے ہوں نسل یا ملک اور دروازہ ان سب لوگوں کے سامنے بند ہے جو ان سے تعلق نہیں رکھتے ہیں۔ لیکن اس میں ، نظریاتی معاشرہ جو بھی مسلک اور اس کے اخلاقی معیار کو قبول کرتا ہے وہ اس کا ممبر بن سکتا ہے ، سب کے ساتھ مساوی حق کا مالک۔ جہاں تک وہ لوگ جو اس مسلک کو قبول نہیں کرتے ہیں ، برادری تیار ہے وہاں نہیں کرسکتا ، رواداری اور بھائی چارے کے تعلقات کے within اگرچہ وہ اسے اپنے حص ان کے ساتھ اور انہیں تمام بنیادی انسانی حقوق ہیں۔ یہ واضح ہے کہ اگر ایک ہی ماں کے دو بچے ، کار ہر حال میں لازمی طور پر مختلف ہوں گے۔ لیکن ایسا نہیں ہوتا necess ان کے خیالات میں فرق ہے ، ان کی زندگی کے طریق



تلم ، اس کا مطلب یہ ہے کہ وہ بھائی بنتے سے باز آتے ہیں۔ بالکل اسی طرح ، اگر انسان کے دو گروہ ایک ہی ملک میں رہنے والے افراد یا لوگوں کے دو گروہ اپنے بنیادی عقائد میں مختلف ہیں اور اصول اور نظریہ ، ان کا معاشرتی نظم بھی ایک دوسرے سے بغضی طور پر مختلف ہوگا ، اگرچہ وہ کریں گے انسانیت کے مشترکہ رشتوں کو بھگتتے رہیں۔ لہذا ، اسلامی معاشرہ غیر مسلم کو پیش کرتا ہے معاشروں اور گروہوں کو زیادہ سے زیادہ معاشرتی اور ثقافتی حقوق جو ممکنہ بنیاد پر بھی دینے جاسکتے ہیں انسانیت کے مشترکہ بندھن

**اسلام میں انسانی حقوق**

، چونکہ خدا انسانوں اور کائنات کا مطلق اور واحد مالک ہے ، لہذا وہ غالب خدا ہے رزق دینے والا اور پرورش کرنے والا ، مہربان ہے ، جس کی رحمت سے سارے مخلوقات پر حاوی ہوجاتا ہے۔ اور چونکہ اس نے دنیا ہے پر انسان کو انسانی وقار اور عزت حاصل ہے ، اور اس نے اپنی روح سے اس میں سانس لیا ، اس کے بعد ، متحد ہو گیا اس کے اور اس کے وسیلے سے ، مرد کافی حد تک ایک جیسے ہیں اور کوئی ٹھوس اور اصل تمیز نہیں کی جاسکتی ہے ان کے درمیان

اگرچہ زمین کے کسی بھی حصے میں اسلامی ریاست قائم ہوسکتی ہے ، لیکن اسلام اس پر پابندی لگائے کی کوشش نہیں کرتا ہے انسانی حقوق یا اپنی ریاست کی جغرافیائی حدود کو مراعات۔ اسلام نے کچھ اخلاقی باتیں رکھی ہیں مجموعی طور پر انسانیت کے بنیادی حقوق ، جن کا مشاہدہ اور سب کے تحت احترام کیا جائے اگر وہ اسلامی ریاست کے ساتھ سکون رکھتا ہو یا اس سے باہر ، چاہے وہ خدا کے ساتھ سکون رکھتا ہو ریاست یا جنگ میں۔ قرآن ہیبت واضح طور پر فرماتا ہے

اے ایمان والو! اللہ کے لئے مضبوطی سے کھڑے ہو جاؤ ، گواہ بن کر انصاف کے ساتھ چلیں ، اور نفرت کو مت چھوڑیں" (دوسروں میں سے آپ کو غلط سمجھانے اور انصاف سے علیحدگی اختیار کرنا۔ انصاف کریں: یہ تقویٰ ہے بعد ہے۔" (5: 8)

حق اشاعت ورچوئل یونیورسٹی آف پاکستان ©

**ISL2017 - اسلامی علوم**

انسانی خون پر حال میں مقدس ہے اور جواز کے بغیر اسیرے نہیں کیا جاسکتا۔ اور اگر کوئی بغیر کسی جواز کے کسی جان کو مار ڈال کر انسانی خون کے اس نقص کو پامال کرتے ہیں ، قرآن نے اس کے برابر ہے پوری انسانیت کا قتل

جو کسی کو جان سے مار دیتا ہے کہ وہ کسی مقتول کی جان کا بدلہ نہ لے ، اور نہ ہی زمین میں بدعتوانی کا سبب بنے ، ایسا ہی ہو جیسے وہ" (پوری طرح سے بنی نوع انسان کو ہلاک کر دیا۔)" (5:32)

عورتوں ، بچوں ، بوڑھوں ، بیماروں یا زخمیوں پر ظلم کرنا جائز نہیں ہے۔ خواتین کی عزت و عفت کا ہر حال میں احترام کیا جانا چاہئے۔ بھوکے شخص کو کھانا کھانا چاہئے ننگے ملبوس اور زخمی یا بیمار طب سے قطع نظر اس کا قطع نظر علاج کیا جائے کہ ان کا تعلق اس سے ہے اسلامی برادری یا اس کے دشمنوں میں سے ہے۔

جب ہم اسلام میں انسانی حقوق کی بات کرتے ہیں تو ہماری واقعی مطلب یہ ہے کہ یہ حقوق ان کے ذریعہ دینے گئے ہیں خدا! انہیں کسی بادشاہ یا کسی قاتل ساز اسمبلی نے نہیں دیا ہے۔ کی طرف سے حقوق دینے گئے بادشاہوں یا قاتلوں ساز اسمبلیوں کو بھی ایسی انداز میں واپس لیا جاسکتا ہے جس میں انہیں اعزاز دیا گیا ہے۔

بہی بات اُمروں کے منظور شدہ اور تسلیم شدہ حقوق کا بھی ہے۔ وہ عطا کرسکتے ہیں جب وہ چاہیں اور جب چاہیں ان کو واپس لے لیں۔ اور جب وہ ان کی کھلم کھلا خلاف ورزی کرسکتے ہیں جیسے لیکن چونکہ اسلام میں انسانی حقوق خدا کی طرف سے دینے گئے ہیں ، دنیا میں کوئی قاتل ساز اسمبلی یا نہیں زمین پر کسی بھی حکومت کو حق یا اختیار حاصل ہے کہ وہ حقوق میں کوئی ترمیم یا تبدیلی کرے خدا کی طرف سے عطا کیا

کسی کو بھی ان کے منسوخ کرنے یا واپس لینے کا حق نہیں ہے۔ اور نہ ہی بنیادی انسانی حقوق ، جو ہیں شو اور نمائش کی خاطر کانغا پر نوازا گیا اور شو ختم ہونے پر اصل زندگی میں انکار کر دیا گیا۔ نہ ہی وہ فلسفیانہ تصورات کی طرح ہیں ، جن کے پیچھے کوئی پابندی نہیں ہے۔

چارٹر اور اعلانات اور اقوام متحدہ کی قراردادوں کا موازنہ نہیں کیا جاسکتا خدا کے منظور کردہ حقوق کے ساتھ کیونکہ سابق کسی پر لاگو نہیں ہوتا ہے جب کہ مؤخر الذکر ہوتا ہے ہر مومن پر لاگو وہ اسلامی عقیدہ کا ایک حصہ اور پارسل ہیں۔

ہر مسلمان یا منتظمین ، جو مسلمان ہونے کا دعویٰ کرتے ہیں ، کو قبول کرنا ، پیچھٹا اور کرنا ہوگا ان کو نافذ کریں۔ اگر وہ ان کو نافذ کرنے میں ناکام ہوجاتے ہیں ، اور ان حقوق سے انکار کرنا شروع کریں جن کی ضمانت خدا نے دی ہے ، یا ان میں ترمیم اور تبدیلیاں کریں ، یا پونٹ سرویس کی ادائیگی کے دوران عملی طور پر ان کی خلاف ورزی کریں ایسی حکومت کے لئے قرآن مجید کا فیصلہ واضح اور واضح ہے۔

(اگر کوئی اللہ کے نازل کردہ حکم کے مطلق فیصلہ کرنے میں ناکام رہا تو وہ کافر ہیں۔" (5:44)

**اسلامی ریاست میں انسانی حقوق**

جان و مال کی سلامتی: اس خطبہ میں جو رسول اللہ نے اس موقع پر پیش کیا تھا لوداعی حج ، انہوں نے کہا: "آپ کی جان و مال ایک دوسرے پر حرام ہے جب تک کہ آپ اپنے رب سے ملاقات نہ کریں قیامت کے دن۔" (پیغمبر نے زمزم (غیر مسلم شہریوں کے بارے میں بھی) کہا ہے مسلم ریاست): "جو شخص عبد (یعنی زہمی) کے تحت آدمی کو مار ڈالے اسے خوشبو کی بو بھی نہیں آئے گی جنت۔ "

تحتفظ کا احترام: قرآن مجید فرماتا ہے

"(میں)۔ "آپ ، جو یقین رکھتے ہیں ، ایک (سیٹ) لوگوں کو دوسرے سیٹ کا مذاق اڑانے نہ دیں۔

"۔ "ایک دوسرے کو بدنام مت کرو۔(ii)

"۔ "عرفی نام استعمال کرکے توہین مت کریں۔(iii)

(ایک دوسرے کو پیچھے نہ لگائیں اور نہ ہی بات کریں۔" (12-11: 49)

تقدیس اور نجی زندگی کا تحفظ

قرآن نے حکم امتزاج کیا ہے۔

(میں)۔ "ایک دوسرے کی جانوسی نہ کرو۔" (12: 49)

"۔ "کسی بھی گھروں میں داخل نہ ہوں جب تک کہ آپ کو ان کے مکان کی رضامندی کا یقین نہ ہو۔(ii)

(24:27)

ذاتی آزادی کی سلامتی: اسلام نے یہ اصول وضع کیا ہے کہ کوئی شہری نہیں ہوسکتا اس وقت تک قید ہے جب تک کہ اس کا جرم کسی کھلی عدالت میں ثابت نہ ہوجائے۔ کسی شخص کو صرف بنیاد پر گرفتار کرنا حق اشاعت ورچوئل یونیورسٹی آف پاکستان ©

**ISL2017 - اسلامی علوم**

شبہ اور منسوب عدالتی کارروائی کے بغیر اور اسے فراہم کیے بغیر اسے جیل میں ڈال دینا اسلام میں اپنا دفاع کرنے کا منسوب موقع جائز نہیں ہے۔

**ہتلم کے خلاف احتجاج کا حق**

اسلام نے انسانوں کو جو حقوق دیتے ہیں ان میں حق کے خلاف احتجاج کرنا ہے حکومت کا ظلم۔ قرآن نے اس کا ذکر کرتے ہوئے کہا ہے: "خدا لوگوں میں برے باتوں سے بچا رہتا ہے جب تک کہ وہ بات نہ کرے " کوئی ایک جو اس کے ذریعہ زخمی ہوا ہے۔

اسلام میں ، جیسا کہ پہلے بھی استدلال کیا جا چکا ہے ، تمام طاقت اور اختیار خدا کا ہے ، اور انسان کے ساتھ ہے صرف نمائندہ طاقت جو ایک امتلت بن جاتی ہے۔ ہر ایک جو وصول کنندہ یا اس طرح کا ٹوٹن بن جاتا ہے

”ہندو“ کو ”ہندی قوم“ جسے ”ہندی عقیقت“ سے ”دھرم“ ہوتا ہے جس کی طرف ”ہندو“ ہوتا ہے جس کی طرف ”ہندو“ ہوتا ہے۔ ان مذاہبوں کو استعمال کرنے کا مطالبہ کیا۔

**بظہار رائے کی آزادی**

اسلام اسلامی ریاست کے تمام شہریوں کو اگرچہ آزادی اور اظہار رائے کا حق دیتا ہے اس شرط پر کہ اسے نیکی اور حق کے تبلیغ کے لئے استعمال کیا جائے نہ کہ برائی پھیلانے کے لئے اور شرارت آزادی اظہار رائے کا اسلامی تصور مروجہ تصور سے بہت پہلے ہے۔ مغرب میں

انجمن کی آزادی

اسلام نے لوگوں کو انجمن کی آزادی اور جماعتوں کی تشکیل کا حق بھی دیا ہے یا تنظیموں۔ یہ حق بھی کچھ عام اصولوں کے تابع ہے۔

بضمیر و آزادی کی آزادی

اسلام نے حکم نامہ دیا ہے: عقیدہ کے معاملے میں کوئی جبر نہیں ہونا چاہئے۔

اس کے برخلاف غاصب معشرے افراد کو ان کی آزادی سے مکمل طور پر محروم کردیتے ہیں۔ بے شک یہ ریاستی اتھارٹی کا غیر معمولی اندازہ لگاتے سے کافی حد تک غلامی ، غلامی کی ایک قسم کی خدمت ہوتی ہے انسان کا حصہ مذہبی جنیت کا تحفظ: آزادی اور آزادی کے ساتھ ساتھ ضمیر کے بارے میں اسلام نے فرد کو یہ حق دیا ہے کہ اس کے مذہبی جنیت واجب الادا ہوں گے احترام کریں اور کچھ بھی نہیں کہا یا کیا جائے گا جو اس کے حق کی پاسل کرسکے۔

صوابدیدی قید سے تحفظ

اسلام فرد کے اس حق کو بھی تسلیم کرتا ہے کہ اسے اس کے لئے گرفتار یا جیل میں نہیں رکھا جائے گا دوسروں کے جرائم قرآن پاک نے یہ اصول واضح طور پر بیان کیا ہے۔

"کسی کو بوجھ اٹھانے والے کو دوسرے کا بوجھ برداشت کرنے کی ضرورت نہیں ہوگی۔"

زندگی کی بنیادی ضروریات کا حق

اسلام نے ضرورت مند لوگوں کے اس حق کو تسلیم کرلیا ہے کہ انہیں مدد اور مدد فراہم کی جائے گی

انہیں:

"اور ان کے مال میں محتاجوں اور مسکینوں کا حق ہے۔"

قانون سے پہلے مساوات

اسلام اپنے شہریوں کو قانون کی نظر میں مطلق اور مکمل مساوات کا حق دیتا ہے۔

**حکمران قانون سے بالاتر نہیں ہیں**

چوری کے الزام میں ایک اعلیٰ اور عمدہ کتبہ سے تعلق رکھنے والی خاتون کو گرفتار کرلیا گیا۔ مسئلہ کے پاس لایا گیا ، اور یہ تجویز کی گئی تھی کہ شاید اسے چوری کی سزا سے بچایا جا۔ 10 نبی نے جواب دیا ، "وہ قومیں جو آپ سے پہلے رہتی تھیں وہ خدا کے ذریعہ تباہ ہوگئیں کیونکہ انہوں نے سزا دی عام آدمی کو ان کے جرم کے لئے اور ان کے معزین کو ان کے جرائم کی بناء پر سزا دیتے جاتے ہیں۔ قسم ہے وہ جس نے میری جان کو اپنے ہاتھ میں تھام لیا ہے چاہے وہ حضرت فاطمہ ، حضرت محمد (کی بیٹی ہو اس پر) ، اس جرم کا ارتکاب کیا ہوتا ، میں اس کا ہاتھ چھوڑ دیتا۔ "اس میں حصہ لینے کا حق :امور مملکت

(اور ان کا کاروبار آپس میں مشاورت کے ذریعہ (منظم) ہوتا ہے۔" (42:38)

شوری یا قانون ساز اسمبلی کا اس کے سوا کوئی دوسرا معنی نہیں ہے۔

حق اشاعت ورجوئل یونیورسٹی آف پاکستان ©

ISL2017 - اسلامی علوم	VU
حق اشاعت ورچوئل یونیورسٹی آف پاکستان ©	سبق 15
ایمانداری اور ذمہ داری	
دیانت کی تعریف	
ایمانداری سچائی اور قابل اعتماد ہونے کا معیار ہے۔	
اگر کوئی آپ پر اعتماد کرتا ہے تو ، انہیں یقین ہے کہ آپ ایماندار اور قابل اعتماد ہیں۔یعنی ، کہ آپ صحیح کام کریں گے۔	
وجوب کی تعریف	
جو قنون ، وعدہ ، یا معاہدہ نافذ کرتا ہے اسے کرنے کی ضرورت۔ ایک فرض law	
اس کے عمومی اور انتہائی وسیع معنوں میں ، ذمہ داری فرض کا مترادف ہے۔ ایک اور تکنیکی میں general مطلب ، یہ ایک ایسا ثانی ہے جو ہمیں پابند کرتا ہے کہ ہم خداوند کے قوانین اور رسم و رواج سے اتفاق رائے سے کچھ ادا کریں یا کچھ کریں جس ملک میں یہ ذمہ داری عائد کی گئی ہو ۔	
جب ایمانداری ختم ہوجاتی ہے ، تو پھر قیامت (قیامت کے دن) کا انتظار کرو صحیح بخاری۔"	
ابوبیرہ سے روایت کیا	
ن آیا اور اس سے پوچھا ، "کب ہوگا؟" ایک محل میں کچھ کہہ رہے تھے تو ایک بیٹو ہ جب نبی نے اپنی بات جاری رکھی ، تو کچھ لوگوں نے کہا کہ اللہ کی قیامت (قیامت) لگے؟ "رسول اللہ رسول نے سوال سنا تھا ، لیکن وہ پسند نہیں کرتے تھے جو بیٹوں نے پوچھا تھا۔ ان میں سے کچھ نے یہ کہا ، اللہ کے رسول نے یہ نہیں سنا تھا۔جب نبی نے اپنی تقریر ختم کی تو آپ نے فرمایا کہ سائل کہیں نے نہ کہا ، "میں حاضر ہوں ، اللہ کے رسول" "پھر انہوں نے قیامت کے دن کے بارے میں دریافت کیا؟" بیٹو ن نے کہا ، "جب تم لوگ اپنے فرشتے ، "جب تم لوگ اپنے فرشتے کے ساتھ ہوجاتے ہو ، تو پھر قیامت (قیامت) کا انتظار کرو۔" بیٹو said یہی نے فرمایا ، "جب اقتدار یا اختیار نا اہل افراد کے ہاتھ میں آتا ہے ، تب said یہ ضائع ہو؟" نبی نے۔ " (قیامت کا انتظار کریں (قیامت کے دن۔	
دیانت اور معاشرتی نمو	
ایمانداری واقعی میں ایک بہترین پالیسی ہے اور بالکل صحیح۔یہ سب سے اہم اور قابل قدر ہے اخلاقی اقدار ، لیکن بدقسمتی سے اب ہماری خصوصیت کی ترجیحات کو پیچھے چھوڑ دیا گیا ہے۔	
سچائی کی عدم موجودگی وسیع پیمانے پر پھیلی ہوئی ہے اور قریبی اور دور دراز ، جوان اور بوڑھے ، مزد اور دیگر لوگوں کو پریشان کرتی ہے خواتین ، اور ملازمین اور آجر۔چلے ہم مکین یا نہ کریں ، اس کی کمی سے ہمیں بہت نقصان ہوتا ہے۔ اس میں سے ایک کے معجزے یہ ہیں کہ انہوں نے وقت کے آخر میں ایمانداری کے نقصان کی پیش گوئی کی۔ وہ ، (سیدہ عائشہ وا وابیہ ، سلام (ص) ، کہتے ہیں ، "پھر لوگ ایک دوسرے کو چڑی بیج دیتے ہیں ، اور شہید ہی کوئی ایمانداری سے کام کرے (کہ لوگ ایک دوسرے سے کہتے ہیں ، " فلاں فلاں کے قبیلے میں ، ایک دیانت دار آدمی ہے۔ " (بخاری اور آج ہمارے معاشرے میں نظر ڈالیں کہ پیش گوئی واضح ہے ، کیونکہ ایماندار سوناگر بہت کم ہیں کے درمیان ایمانداری افراد اور معاشرے کی زندگی میں اس کا ایک اہم کردار ادا کرتی ہے اور اسی وجہ سے اسلام اسے عقیدے کے ساتھ وابستہ کرتا ہے ، اور اسے عقیدے کی سب سے بڑی خوبی میں سے ایک سمجھتے ہیں۔ اس نے کہا ، "ہم نے سنا ہے (اللہ کے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشاد ہے ، "اچس شخص نے نذر مانی اسے یقین نہیں ہے۔" (احمد ، اسلام کا دیانتداری کا تصور وسیع اور جامع ہے۔ اس میں ذاتی ، خاندانی ، معاشرتی ، معاشی ، اور زندگی کے سیاسی پہلو۔	
نیز دیگر پہلوؤں کا بھی جو ذمہ داریوں سے متعلق ہیں اللہ نے مندرجہ ذیل مثال میں پیش کیا ، قرآن میں	
بیشک ہم نے آسمانوں اور زمین اور پہاڑوں کو امتحان کی پیش کش کی ، اور انہوں نے اس سے انکار کیا" (اور اس سے خوف زدہ تھا۔ لیکن انسان (برداشت کیا) اس کو برداشت کرتا ہے۔یہ شک ، وہ ظالم اور جاہل تھا۔ (33: 72	
ترجمان القرآن کا بیان ہے کہ اس تناظر میں "اعتماد" میں تمام فرائض شامل ہیں اسلامی قنون اور لوگوں کو الہی ہدایات بھی۔	
آج کی ایمانداری کی سب سے اہم شکل ذہنی دیانتداری ہے ، جس کا مطلب ہے ا اور مخلص۔ اللہ کے رسول (نے ایک بار بتایا)ا کسی لفظ یا بیان کو بیان کرنے وقت بالکل سچ "معاذ ابن جبل ، "اس کو تھام لو!" اس کی زبان کی طرف اشارہ کرتے ہوئے۔ معاذ نے پوچھا ، "کیا ہم اپنی بات کے ذمہ دار ہیں؟ پیغمبر اکرم (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) نے فرمایا: "کیا لوگ جہنم میں نہیں گہوم رہے ہیں ، ان کے تھپنے (یا اپنے چہرے) کے ساتھ (زمین ، صرف ان کی زبان کے (جو وہ کہتے ہیں) کے نتیجے کے طور پر؟" (احمد اور ترمذی حق اشاعت ورچوئل یونیورسٹی آف پاکستان ©	

ISL2017 - اسلامی علوم	VU
تقریر میں حقیقت کا ایک پہلو مبالغہ آمیز چالپوسی سے گریز کرنا ہے ، جو ایک جیسی نہیں ہے جہاز مزاح کے طور پر۔ ان قہم نے یہ کہتے ہوئے دنوں کے مابین تمیز کی کہ "مزاح نگاری نرم ہے کسی شخص کے ساتھ حقیقت کو اس سے نکالنے کے لئے ، یا اسے باطل سے نمٹتے رہنے کے ل۔ چالپوسی ، اس دوران ، کی جارہی ہے کسی شخص کے ساتھ نرم مزاح اور اس کے جھوٹے کو منظور کرنا یا اسے اپنا راستہ چھوڑنا۔ اس طرح نرمی ایک ہے " مومنین کی صفت ، اور چالپوسی منافقوں کی ایک صفت ہے۔	
عبد اللہ ابن مسعود کا قول نقل کیا گیا ہے۔ "ایک آدمی باہر جا سکتا ہے ، Abdullah صحابہ کرام اس کے گھر کا ، اس کے ساتھ اس کا اعتماد لے کر۔ وہ ایک ایسے شخص سے ملتا ہے جس کے ساتھ اس کا کچھ کاروبار ہوتا ہے اور وہ آپ یہ ہیں" اور آپ ہی ہیں "اچھے لگتے ہیں ، چھوٹے دیانت سے اس کی تعریف اور تعریف کرتے ہیں ، اور وہ" بدلے میں اس شخص سے کچھ نہیں مل سکتا ہے۔ وہ اللہ کا غضب اور ساتھ لے کر گھر واپس چلا گیا " اس کے ایمان کا کچھ بھی اس کے ساتھ نہیں بچا تھا۔	
لہذا معاملہ یہ ہے کہ چالپوسی آپ کو ہمارے دین (منہب) کے تناظر میں کیوں نہیں ملے گی۔ دوسری طرف ، عصر حاضر کی دنیا میں ایمانداری کی سب سے نمایاں شکل میں سے ایک مسلمان کو وہ کام کرنا ہے جس کے ساتھ اسے پوری ایمانداری اور دیانتداری سونپی گئی ہے۔ کرتے ہیں لہذا ، وہ اپنے پروردگار کے ساتھ فرض شناس ہے ، جو اپنی زندگی کی چھوٹی چھوٹی تفصیلات جتنا ہے اور جو تمیز بھی کرتا ہے کسی بدعنوان شخص اور سیدھے آدمی کے درمیان۔ اس قسم کا شخص اس سے متعلق ہے اور اس کی تباہی کر رہا ہے جب وہ اپنی زندگی کی بجائے ، آخرت میں اپنی زندگی کا جواب دے گا اور حساب کتاب کرے گا لمحے کی خواہشات	
تلمج ، اور بدقسمتی سے ، اس کردار کی قسم مسلم دنیا ، یا کسی اور میں خاص نہیں ہے اس بات کے لئے۔عالم اسلام میں بہت سے دفتر میں انتظامی بدعنوانی غداری کے سوا کچھ نہیں ہے اعتماد ، اور کسی کے کاموں کو انجام دینے میں اور کسی کی ذمہ داریوں کو پورا کرنے میں تاخیر۔	
روایت ہے کہ اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم نے صدقہ جمع کرنے والا مقرر کیا ہے۔جب وہ آدمی ،اس نے اپنی ملازمت ختم کر کے کہا ، "اللہ کے رسول ، یہ آپ کے لئے ہے ، اور یہ مجھے بطور تحفہ دیا گیا ہے۔" پیغمبر	

س) ہے جب ، تم اپنے باپ اور والدہ سے جہر خیار نہیں رہتے ہو اور دیکھتے ہو کہ تمہیں حویٰ منع ہے ، میں) نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے صلا (نماز) کے بعد شام کو کہا ، "اس کی قسم جس میں محمد کی روح ہے بقیہ ، تم میں سے جو بھی اس میں سے کچھ حاصل کرے گا قیامت کے دن اس کو اپنے ارد گرد لے کر آئے گا ، گردن اگر یہ اونٹ ہے ، تو وہ اسے اونٹ میں گھومنے کے ساتھ لے جائے گا۔ اگر ایک گائے ، یہ چوپہرا رہی ہوگی۔ اگر کوئی بھیڑ (یہ نوحہ ہوگا۔ او اللہ ، میں نے پیغام پہنچا دیا۔ " (بخاری و مسلم

دینتداری کی ایک قابل ذکر اور قابل تعریف شکل ہر شخص کی ذاتی طرف کی جگہ ہے ان کی انفرادی قابلیت کے مطابق جگہ رکھیں ، اور اہل ، تجربہ کار ، اور دیانت دار لوگوں کو مقام دیں ان کے لئے موزوں ہے ، جہاں وہ بہتر بن سکتے ہیں اور تخلیقی ہوسکتے ہیں۔ یہ اہمیت کرنا سنگین معاشرتی ناانصافی ہے فیصلے کرنے کی پوزیشن پر آنے والے افراد جب ایسے بھی ہوتے ہیں جو ایمتدار ، قابل اور قابل ہوتے ہیں ملازمت کی ضروریات کو پورا کرنا۔

بہترین معاشرے وہ ہیں جن میں کام ایسے لوگوں کے سپرد کیے جاتے ہیں جن میں مہارت نہیں ہوتی ہے اور ن نے ایک بار اللہ سے پوچھا:ایئر مذابہ کارکردگی کا مظاہرہ کرنے کی ضرورت ہے ، اور ان کا کوئی مثال نہیں ہے۔ ایک بیٹو

ن نے پوچھا ، "یہ کیسے ہو سکتا ہے (ص)؟" (قیامت تک اے اللہ!) "تمہارے حبیب اللہ علیہ السلام نے فرمایا: "اے اللہ! تو میرے لئے ایک عبادت گاہ بنانا" (قیامت کی توقع کریں ، لوگوں کو ان کے حق میں نہیں دیا جائے گا۔ (بخاری

اس کے برعکس ، بہترین معاشرہ ، جس میں دونوں مقداروں میں سب سے زیادہ پیداواری صلاحیت موجود ہے ، وہی ہے جو تقویٰ کرتا ہے افراد اپنی صلاحیتوں ، مثل ، انتخاب ، قابلیت ، اور صلاحیتوں کے مطابق کاموں ، خدمات اور سرگرمیوں کے لئے تجربہ ، اور قابلیت

معاشرے اور عوامی مفادات کو پہنچنے والے سنگین نقصانات کے علاوہ جب کوئی اہل نہیں ایک شخص کو ایک عہدے پر مقرر کیا جاتا ہے ، اس طرح کی تقرری اللہ ، اس کے رسول ، اور خدا کے ساتھ غداری ہے وفادار آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ، "ایک شخص اللہ ، اس کے رسول اور مومنوں کے ساتھ غداری کرتا ہے جب وہ کسی شخص کو کچھ لوگوں کا گورنر مقرر کرتا ہے جب ان کے پاس ایسے افراد ہوں جو اللہ کو خوش کرنے کے خواہاں ہوں ، "یعنی " وہ اس سے بہتر اور زیادہ اہل ہیں۔

اس طرح ، اسلام میں ایمتداری کی جگہ کا اچھی طرح سے مظاہرہ کیا گیا ہے۔ یہ ثابت کرنا کہ تمام پہلوؤں میں ، اس کا اثر و رسوخ ہے معاشرے کی ترقی ہماری اور ہماری روزمرہ کی زندگی کی فلاح و بہبود کے لئے ضروری ہے۔ اس کے بغیر ، ہماری دنیا گرے گی انتشار اور افراتفری بنے۔ الفاظ بے معنی ہوں گے ، بڑے پیمانے پر دھوکہ دہی اور صرف بہترین لوگوں کا وعدہ کرنا خوشحال ہوگا۔

حق اشاعت ورچوئل یونیورسٹی آف پاکستان ©

لیکن ہمارا اعتقاد اعتماد کے ساتھ ، ہم یہ جان کر سکون محسوس کرسکتے ہیں کہ دنیا میں ابھی بہت ساری تعداد موجود ہے جو ایمتداری اور دیانت کی قدر کرتے ہیں ، پوری سچائی اور سچائی کے سوا کچھ نہیں بتانے کی قسم کھاتے ہیں۔ تو ان کی مدد کرو اور ہم سب اللہ

دیانت دارانہ معاش کی اہمیت

انسان کی تقریر کی طاقت خدا کا ایک بہترین تحفہ ہے۔ مواصلت کے مخر ذرائع کے ذریعہ وہ اپنے خیالات دوسروں تک پہنچانے کی پوزیشن میں۔ انسانی تہذیب کی ترقی انسان کی قابلیت کی وجہ سے ہے اجتماعی مسائل کو سمجھنے اور ان کی تعریف کرنے اور باہمی مشورے کے ذریعے ان کا حل تلاش کرنے کے لئے اور اتفاق رائے۔

، ایسے معاشرے کا باہمی رابطے کی بنیاد پر تعمیر کیا گیا ہے جو امن سے رہ سکے ہم آپسگی اور سکون۔ لیکن تقریر سے زیادہ اللہ کا بڑا تحفہ حکمت ہے۔ سوچنے اور بنانے کے لئے فیکٹی فیصلے ، دریافت کرنا ، تخلیق کرنا اور ایجاد کرنا خدا نے انسان کو زمین پر اپنا نائب بنایا ہے۔ اس کا مطلب یہ ہے کہ انسان کو ہر دوسری جدتار پر بلاشبہ غلبہ حاصل ہے اور وہ دریافت کرنے کی طاقت رکھتا ہے ایسے عناصر ، جو زمین پر چھپے ہوئے اور کھلے عام دکھائے جاتے ہیں تاکہ وہ اسے تمام انسانوں کی خدمت میں حاضر ہوسکے۔ اس کے علاوہ اللہ نے مردوں اور عورتوں کو فیصلے کا اختیار دیا ہے تاکہ وہ اس کے درمیان فرق کر سکے تیار کرے۔ prepare ے اور برے تاکہ وہ اپنے لئے میدانے راستے کا انتخاب کرے اور اپنے آپ کو آخرت کے and اچھے

آپنے ہم کچھ دیر اس پر غور کریں۔ چونکہ مرد / خواتین خدا کی مخلوقات میں سے بہترین ہیں بہت سی فیکٹوں کے ساتھ ، جو دوسری زندہ مخلوق کے پاس نہیں ہے ، مردوں / خواتین سے توقع کی جاتی ہے کہ وہ اس کے اعمال کے ذریعہ ان کی برتری کو ظاہر کرنا چاہئے۔ ہم اپنے روزانہ مشاہدے میں جاتے ہیں کہ ایک جگہ جب بھوکا یا پیاس کھا پیتا تھا یا جو کچھ بھی ملتا ہے اور جہاں بھی ملتا ہے۔ یہ تمیز نہیں کرسکتا چاہے اس کے ذریعہ پلایا ہو یا پانی یا کھانا اس کے لئے جائز ہے یا نہیں

لیکن انسانوں کو یہ یقینی بنانا ہے کہ وہ اپنی روزی کے ذرائع پہل تک کہ کھاتے پیتے کی چیزوں کو بھی یقینی بنائیں ان کو پینے کے پانی کی اجازت ہے یا نہیں اور چاہے وہ ان کے لئے پیش کردہ کھانا اور پینا پائے ایمتدار اور حلال ذرائع سے حاصل کیا گیا ہے یا نہیں۔ ابتدائی مسلمان زمین پر ایمتدار تھے۔

ایک مسلمان 'ولی' تھا ، دیب ابن الولید۔ انہوں نے اس بات کا یقین کرنے کے لئے ایک نقطہ بنایا تھا کہ ان کا (رزق) معاش معاشرہ ایمتدار اور حلال تھا۔ واقعہ ذیل میں دکھایا گیا ہے۔)

ایک بار اس کی مل نے اسے دودھ پلایا۔ انہوں نے دودھ کی فراہمی کے اس کے ذرائع ، قیمت وغیرہ کے بارے میں دریافت کیا۔ اس کی مل نے اسے ہر بات بتائی۔ پھر بھی اس التجا پر اس نے پینے سے انکار کر دیا کہ بکرے کی چراگاہ ہے چریا وہ تھا جس پر مسلمانوں کا کچھ بھی حق نہیں تھا۔ اس نے اپنی والدہ سے کہا ، "واقعی خدا ہے رحیم اور ہمدرد ہے اور ہم پر اپنا ہمدردی عطا کرتا ہے اور میں (ولی) اس کی زد میں نہیں آسکتے گناہ کے ساتھ شفقت "۔

مندرجہ بالا مثال سے ہم اس بات کا اندازہ لگاسکتے ہیں کہ ایمتدار معاش کی اہمیت جو بنیادی طور پر ہے اس کا مطلب یہ ہے کہ مرد / خواتین کسی غلط اور بغیر کسی صحیح اور ایمتدارانہ ذرائع سے کھاتے ہیں ناقابل معافی ذرائع اسلام دولت جمع کرنے کے خلاف نہیں ہے بلکہ اس شرط پر ہے کہ فلاح و بہبود کی نگہ اور معاشرے کو مدنظر رکھا جاتا ہے۔ کسی بے اہمیت کا مطلب نہیں ہے جیسے استحصال کرنا یا دوسروں کے خلاف روزی کرنا حقوق اور ترجیحات ملازمت میں ہیں۔

اوور رلٹنگ اصول کوئی ایسی امانی ہے جس کی وجہ سے کسی دوسرے شخص کو نقصان یا تکلیف ہو ممنوع ، دونوں انفرادی اور اجتماعی سطح پر۔ امانی کے تمام ذرائع جو باہمی فائدے پر مبنی ہیں اور معاشرتی انصاف اور مساوات کے اصولوں کے ساتھ فلاح و بہبود اور تعمیل کی اجازت ہے۔

قرآن پاک نے اس اصول کو واضح طور پر نافذ کیا ہے۔

اے ایمان والو! اپنے مال کو بغلط میں نہ چھوڑو ، اگرچہ یہ باہمی تجارت نہ ہو اور ایک دوسرے کو قتل نہ کرو۔ لو! اللہ ہمیشہ اہل پر مہربان ہے۔ جو اس کے ذریعہ کام کرتا ہے (جارجیت اور ناانصافی ، ہم اسے لگ میں ڈالیں گے ، اور یہ اللہ کے لئے ہمیشہ آسان ہے۔ " (4: 29-30

، ق کرنا) غیر قانونی اور ممنوعہ ذرائع میں رشوت ، دوسروں کا سامان غصب کرنا ، چوری کرنا ، نمل اعتماد کی خلاف ورزی ، یتیموں کو ان کے حقوق سے محروم رکھنا ، جھوٹے پیمانے اور وزن ، وسوسے ، ہتکے اور فروخت کرنا شراب اور دیگر نشہ آور اشیاء ، جوئے ، خوش ہستی ہتکے اور سود خوروں کی۔

ان اور اسی طرح کے ذرائع سے حاصل ہونے والی امانی اسلام کے ذریعہ مکمل طور پر ممنوع ہے۔ بہترین ذریعہ ہے

جسمانی طور پر بیوقوف و بیوقوف کیلئے دوسرا اپنا بھتیجہ بطور کوہدایت جرنیالی کے ذریعہ کے مطابق کیلئے کرنا کوہی اللہ کو کمائی کے صحیح ذرائع ظاہر کرتے پر۔

حق اشاعت ورچوئل یونیورسٹی آف پاکستان ©

ہدایت اور دانی سالمیت ایمندارانہ معاش جسے اسے دو بنیادی عناصر ہیں۔ ہدایت دینا

اس کا مطلب یہ ہے کہ کسی کو اپنی خواہشات اور ضروریات کو حدود میں رکھنا چاہیے اور اسے دنیاوی سے دوچار نہیں ہونا چاہیے آزمائشیں۔ اللہ کا شکر ادا کرنا اور اللہ کے تمام علم کے بارے میں شعور رکھنا اس کی راہنمائی کا پابند ہے کمائی کے صحیح ذرائع قناعت اور صحیح کمائی صحیح راہ کے سنگ میل ہیں اور صداقت

**والدین کی اطاعت کا کیا مطلب ہے؟**

عبد اللہ ابن عمر نے بیان کیا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک شخص سے کہا کہ وہ جو اس میں جاگ اٹھا صبح کے وقت اس کے والدین کی اطاعت کی حیثیت سے ، اللہ تعالیٰ کے احکامات کے مطلق ، اس شخص کی طرح تھا جنت میں اس کے لئے دو دروازے کھولے ہوئے ملے۔ اور اسے ایک دروازہ کھلا ہوا ملے گا اگر اس کے والدین میں سے کوئی ہے زندہ تھا لیکن ایک ، جس نے اللہ کے احکامات کی خلاف ورزی کرتے ہوئے اپنے والدین کی نافرمانی کی حیثیت سے اس دن کو توڑا خدا تعالیٰ اس شخص کی طرح تھا جس نے پایا کہ اس نے اپنے لئے جہنم میں دو دروازے کھول دیئے۔ اور اسے ایک دروازہ ملے گا خدا تعالیٰ اس شخص کی طرح تھا جس نے پایا کہ اس نے اپنے لئے جہنم میں سے کوئی زندہ نہ تھا تو کھلا۔ اگر اس کے والدین میں سے کوئی زندہ نہ تھا تو کھلا۔

اس شخص نے رسول اللہ (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) سے پوچھا ، اگر کسی کو اپنے والدین کا فرمانبردار ہونا چاہیے چاہے وہ ہوں ہاں ، چاہے وہ ہوں yes اس نے سے ہے عیب؟ اب صلی اللہ علیہ وسلم نے جواب دیا ، ہاں ، چاہے وہ ہے عیب ہوں ہاں ، غیر حساس ہاں ، چاہے وہ ہے عیب ہوں۔

ان معاملات میں والدین کی اطاعت کی جاتی چاہیے جن کی اسلام میں اجازت ہے چاہے وہ آپ سے مطالبہ کریں ان کو انجام دیں یا انہیں چھوڑ دیں ، جب تک کہ یہ آپ کی جان یا اعضاء کو خطرہ نہ بنائے۔ اگر وہ آپ کو حکم دیتے ہیں نافرمانی کے فعل کے طور پر ارتکاب کریں ۔ چاہے وہ کوئی واجب (جیسے حجاب) چھوڑ دیں یا مرتکب ہوں کوئی حرام چیز (جیسے مفادات کا سودا کرنا) ان کی اطاعت نہیں ہوتی ہے۔ اگر وہ آپ کو ویس سے چلنے جانے کا حکم دیں کچھ مستحب (جیسے رات کی نماز ترک کرنا یا قرآن کی تلاوت کرنا) کسی فائدے کے ل صاحبیت کی طرح اس سے بھی نکل سکتا ہے ، پھر ان کی اطاعت واجب ہے۔ اگر وہ آپ کو چھوڑنے کا حکم دیتے ہیں فرد کفیلہ (جیسے کسی مردہ جسم کو دھونا ، یا اس پر نماز جنازہ پڑھا ، یا جہاد وغیرہ) اور کوئی بات نہیں کوئی دوسرا یہ کرنا ہے یا کافی لوگ اس کو کرنے کے ل۔ پھر ان کی اطاعت نہیں کی جاتی گی۔ اگر کافی لوگ ہیں معاملے کا خیال رکھنا ، پھر ان کی بات مانتی ہوگی۔

اگرچہ ایک اچھے مسلمان ہونے اور اللہ کے ساتھ اپنا فرض ادا کرنے میں اطاعت ضروری ہے واضح ہونا چاہیے کہ اس کے مقاصد میں احسان کرنا اور بہتر افراد ، کنبے اور معاشرے کو حاصل کرنا ہے۔ عمل مند اچھی دلچسپی غالب ہوگی۔ غور کرنے کے لئے یہاں دو مثالیں ہیں۔ جہاد کے لئے جفا: اس نکتے پر علمائے کرام کی طویل گفتگو کا خلاصہ اس طرح کیا جاسکتا ہے: اگر - 1 جہاد تو دور کا مقصد بن گیا ہے (ہر فرد پر فرض ہے) ، پھر والدین کی اطاعت ہوتی ہے حکمرانی اور جہاد کی ضروریات کو پورا کرنا ضروری ہے۔ یہ قاعدہ تمام ذمہ داریوں جیسے عام طور پر پیش کرنا ہے سلام یا حج کرنا کسی کو ان کی اجازت کی ضرورت نہیں جب تک کہ ان کی روزی روٹی اور بہبود نہ ہو ان کے بیٹے پر اتھصال کریں۔

اگر ، دوسری طرف ، جہاد فردا کفیلہ ہے (برادری یا گروہ کے طور پر مسلمانوں پر واجب ہے)۔ جیسا کہ جمہور علماء کرام کی رائے ہے - جہاد کرنے سے پہلے ان کی اجازت لی جاتی چاہیے۔ ایک آدمی آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے پاس حاضر ہوئے ، اور کہا ، یا رسول اللہ ، کیا میں جہاد میں حصہ لے سکتا ہوں؟ اس نے پوچھا ، "کرو ، آپ کے والدین ہیں؟" اس نے جواب دیا ، "ہاں"۔ اس نے کہا ، "تو ان کے لئے حوجہد کرو۔" (ابوداؤد)۔ ایک اور حدیث میں ہے کی طرف ہجرت کر گیا۔ اس نے پوچھا ، "کیا آپ کا کوئی رشتہ دار یمن میں ہے؟" وہ 10 آدمی یمن سے رسول اللہ جواب دیا ، "میرے والدین۔" اس (ص) نے پوچھا ، "کیا انہوں نے آپ کو اپنے کی اجازت دی ہے؟" اس نے جواب دیا ، "ہاں۔" اس نے کہا ، جلا " ان کے پاس واپس جاتیں اور ان سے اجازت طلب کریں۔ اگر وہ آپ کو اجازت دیں تو ٹھیک ہے ، ورنہ ان سے سرشار ہوجاؤ۔ (ابوداؤد)

اپنے شریک حیات کو طلاق دینا: عبد اللہ ابن عمر نے کہا ، "میری ایک بیوی تھی جس سے میں محبت کرتا تھا لیکن عمر ٹائپنڈ کر تھے۔ 2- مجھ سے کہا کہ اس کو طلاق دے دو ، اور جب میں نے انکار کیا تو عمر رضی اللہ عنہ رسول اللہ (ص) کے پاس گئے ، اور اس کا ذکر کیا اس سے کوئی فرق نہیں پڑتا۔ اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم نے پھر مجھے اس سے طلاق دینے کو کہا۔" (ابوداؤد اور ترمذی) یہ یہاں لازمی طور پر غور کرنا ہوگا کہ والد متقی اور محض عمر ابن الخطاب تھے جو نبی ملتے جلتے تھے خاطر خواہ وجوہ کے بغیر اپنے بیٹے کی بیوی کے ساتھ ظلم کرنا۔ تو ، جب ایک شخص اپنے والد نے اس سے کہا تھا اس کی اہلیہ نے امام احمد سے بھی اسی طرح کی صورتحال کے بارے میں پوچھا ، تو اس نے اس سے کہا ، "اگر آپ کے والد تھے یہ متقی ہیں " یا عمر ابن الخطاب ، آپ بیوی کو طلاق دو

**والدین کی نافرمانی ایک سنگین معاملہ ہے۔**

شرک کے بعد ، سنگین گناہ والدین کی نافرمانی ہے۔ یہ ایک برائی ہے جو ایک سچا مسلمان ہے بغض کے بغیر سوج بھج نہیں سکتا۔ شکر ہے ، نرمی اور شکر یہ تین بنیادی خصوصیات ہیں جس نے ایک اچھا انسان بنادیا۔ جو اپنے اندر ان بنیادی رویوں کو فروغ نہیں دیتا وہ نہ ہی سرسکتا ہے

حق اشاعت ورچوئل یونیورسٹی آف پاکستان ©

اللہ اور نہ ہی لوگوں کے ساتھ اپنے فرائض پورے کرو: لہذا وہ مسلمان جو اللہ تعالیٰ کے فرمانبردار ہیں وہ کر سکتے ہیں کبھی بھی اپنے والدین سے نافرمان یا بے پرواہ نہ ہوں۔

ابوبکر نے بیان کیا کہ رسول اللہ (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) نے پوچھا کہ کیا ان کو خداوند کے خلاف ثرائفا نہیں چاہیے؟

وہاں ہیں تیرے کیا ، اللہ کے ساتھ شراکت دار بننا ، ہے Prophet! اس نے کہا Cer تین یا چار گناہ ان میں سے کیا بقیہ واپس کی نافرمانی کریں۔ سچہ گناہ ، جب وہ آرام کر رہے تھے ، اس نے کہا Cer تین یا چار گناہ ان میں سے کیا بقیہ اتنی دیر تک اس کے الفاظ دہرائے چلے گئے کہ ہم نے اسے خاموش رہنے کی خواہش کی۔ (بخاری و مسلم) میں اس حدیث میں والدین کی نافرمانی کے لئے لفظ "عوق" استعمال ہوا ہے۔ یہ عربی زبان کا لفظ ہے مطلب لاپرواہی ، ظلم ، تکلیف دہ رویہ اور نافرمانی۔ روایت ہے نبی کہ اللہ (ص) نے کہا ، "اللہ کے دن تک کسی کے گناہوں کی سزا ملتی " فیصلہ اگر وہ چاہے۔ لیکن وہ زندگی کے دوران والدین کی نافرمانی کرنے پر سزا دیتا ہے۔ اس کی موت سے پہلے۔" (مسند ، الحکیم)۔ اس کا مطلب ہے کہ نافرمان بچوں کو دو بار سزا دی جائے گی۔ ایک بار دنیا میں اور دوسرا آخرت میں۔

سبحان کی روایت کردہ حدیث میں ، نبی (ص) نے مندرجہ ذیل تین بڑے اشارہ کیا گناہ دیگر تمام خوبیوں کو کالعدم کر سکتے ہیں: اللہ کے ساتھ شراکت کرنا ، والدین کی نافرمانی کرنا اور اس سے فرار ہونا جہاد۔

**ماؤں کی نافرمانی**

مغیرہ بن شعبہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ نبی اکرم (ص) نے ایک بار فرمایا تھا کہ یقین کرو اللہ کے پاس ہے آپ کو اپنی ماؤں کی نافرمانی کرنے ، ہنتمیزی اور لالچ دینے ، اور نوزائیدہ قتل (نوملود کی تدفین) سے منع کیا ہے " بیٹیاں زندہ ہوں۔) اور وہ آپ کو یقین کرنے والے اور بہت جستجو کرنے والے آپ کا سامان ضائع کرنے سے ٹائپنڈ کرتا ہے۔ اس کا مطلب یہ بھی ہے کہ ہمیں جنابت ، عادات ، مزاج اور پسندیدگی کا انتہائی خیال رکھنا چاہیے اور ماؤں کی ٹائپنڈیدگی ہمیں اس کے ساتھ ہنتمیزی اور نافرمان ہونے کا تصور بھی نہیں کرنا چاہیے۔ خدمت کر کے اور اپنی ماؤں کی اطاعت کرنا ہم اللہ تعالیٰ کے فضل و کرم سے حاصل ہونے کا یقین کر سکتے ہیں۔ عظیم کو قبول کرنا والدین کا احسان ان کے ساتھ صحیح رہنے میں ہماری کامیابی کا مرکزی مقام ہے ، کیونکہ وہ ہماری وجہ ہیں وجود اس سے ہم والدین کی طرف احسان کو صحت مند ، فطری فطرت کی علامت کے طور پر دیکھ سکیں گے۔ ہنتمیزی سے ، بعض اوقات یہ رجحان مسخ ہوجاتا ہے اور لوگ اپنے وجود کو اسی کے ساتھ دیکھنے لگتے ہیں ناراضگی اس کے نتیجے میں ، وہ ان کے والدین پر الزام لگاتے ہیں کہ وہ انہیں اس دنیا میں لائے ہیں یا ایسا نہیں کرتے ہیں اُسٹی اور خوشی سے زندہ رہیں جس کے بارے میں وہ سمجھتے ہیں کہ وہ مستحق ہیں۔ انسانوں کا وجود اللہ اور اس کی ذات کی وجہ سے ہے تنہا ، کیونکہ وہ چاہتا ہے کہ کون اس کے والدین ہوگا ، جہاں ایک پیدا ہوگا ، پیدائش کا وقت اور کیا رزق اسے ملے گا۔ ہمارے والدین نے ہمارے ساتھ بڑا احسان کیا ، ہمارے تخلیق کار نے ہمیں کہا ہے کہ یہاں تک کہ شام نہ کریں اگر انہوں نے ایسا کچھ کیا جو ہمیں پسند نہیں آیا یا کسی چیز میں غلط تھا تو انہیں عدم اطمینان کی علامت ظاہر کریں۔ لیکن کرنے کے لئے ان کے ساتھ محبت ، شفقت اور برتاؤ کر کے ان کا حق ادا کرنا مطلق کم سے کم ہے جو ہم سب کو کرنا ہے کیا ۔

تو اتنے ہم مسلمان اس مقبول ثقافت کے رویوں کو اپنائیں جو ہم اپنے آپ کو ، کہاں یا رہتے ہیں مقبض لڑکیاں اور باپ کی خدمت کرنے سے زیادہ کچھ نہیں بلکہ کام لڑکے سے بڑھ کر ہیں ہمیں ضرور بتانا چاہیے ہمارے بچوں کے ساتھ جو اللہ اور اس کے رسول (ص) نے والدین کے حقوق کے بارے میں کیا ہے اور سب سے زیادہ ، ہم بات یہ ہے کہ ، ہمیں ان کو بہترین مثال قائم کرکے پڑھنا چاہیے۔ اپنے والدین کے ساتھ محبت ، عزت عزت اور شائستگی جس کے وہ حقدار ہیں۔

ا سلوک کرنے کے ذریعہ ، بچے اپنی نظروں کی تقلید کرتے ہیں ، ہم امید کر سکتے ہیں کہ ہمارے بچے being ہمارے والدین کے ساتھ اچھے ہمارے والدین کے ساتھ اچھا سلوک کر کے ، وہ جو کچھ دیکھتے ہیں اس کی تقلید کریں۔ ہم امید کر سکتے ہیں کہ ہمارے بچے بدلے میں اچھے ہوں گے ہم پر

حق اشاعت ورچوئل یونیورسٹی آف پاکستان ©

ISL2017 - اسلامی علوم

VU

سبق نمبر 16

معنی

معنی کی تعریف

جرماتے سے (کسی کو) معاف یا معاف کرنا penalty

قرض ، ادائیگی ، وغیرہ) کی ذمہ داری سے آزاد ہونا))

معنی اور معنی

نئے فرمایا Messenger ایک بار عصر کے وقت (تماز مشرق) لوگوں سے خطاب میں رسول اللہ آدم کے بیٹے مختلف قسم کے بنائے گئے ہیں۔ کچھ ایسے بھی ہیں جو بہت دیر سے ناراض ہوجاتے ہیں" معمول پر لوگنا کچھ لوگ جلد ہی فہر ہوجاتے ہیں اور جلد ہی وہ معمول پر آجاتے ہیں ، اور کچھ لوگ دیر سے ناراض ہوجاتیں اور معمول پر واپس آتے ہیں دیر ہوجاتیں کہ معمول کی طرف لوگنا ربط کے مطابق ہے ناراض ہونے کی رفتار

محاط رہیں۔ کچھ لوگ جلد ہی ناراض ہوجاتے ہیں اور وہ دیر سے معمول پر آجاتے ہیں۔ سنو ، بہترین لوگ ان میں وہ لوگ ہیں جو دیر سے ناراض ہوجاتے ہیں اور فوراً توبہ کرتے ہیں ، اور ان میں بدترین وہ بھی ہیں جو جلد ہی ناراض ہوجاتے ہیں ، لیکن معمول پر آتے ہیں بہت دیر ہوجاتے ہیں۔

سنو ، ان میں سے کچھ ایسے بھی ہیں جو بہتر طریقے سے قرض ادا کرتے ہیں ، اور نیکی کا مطالبہ بھی کرتے ہیں

ے ہیں۔ کچھ خراب انداز میں مطالبہ کرتے ہیں اور ایک ہیں ادائیگی کرتے ہیںgood راستہ کچھ لوگ ادائیگی میں سمیت ہیں ، لیکن مطالبہ کرنے میں اچھے معیار اور ایک خوب معیار ہے، کچھ لوگ مطالبہ کرتے ہیںمیں بڑی ثابت ہوتے ہیںquality اچھا طریقہ ، یعنی ان کے پاس ایک اچھے اور ادائیگی میں بھی۔

ے بھیgood دھان سے سنیں ، ان میں سب سے بہتر وہ ہیں جو مطالبہ کرنے میں اچھے ہیں اور اندر اچھے ادائیگی ، اور بدترین وہ ہیں جو دونوں چیزوں میں خراب ہیں۔ یاد رکھنا: غصہ ایک چنگاری بن جاتا ہے آدم کے بیٹے کا دل کیا آپ نہیں دیکھتے کہ غصے کے وقت آدمی کی آنکھیں سرخ ہوجاتی ہیں اور اس کی (نلسور توسیع ہو؟ اگر کوئی اس میں یہ آثار محسوس کرتا ہے تو اسے زمین پر چپکنا چاہئے)"(ترمدی یعنی اسے اپنی جگہ بیٹھنا چاہئے ، اسے حرکت نہیں کرنی چاہئے تاکہ معاملہ مزید خراب نہ ہو۔

ذہانت اور شعور اس سے مٹ جاتا ہے ، اور انسان ذہانت کے جانو میں قید ہوتا ہے۔ پھر ان معاملات میں بہتری نہیں آتی۔

مذکورہ بالا حدیث میں مردوں کی قسم اور ان کے کارناموں اور عظمت کی قدر کی وضاحت کی گئی ہے اور اخلاقیات۔ جہاں بھی ضروری ہو ، ایک وفادار اسے چھپاتا ہے۔ ناراض آدمی طرح طرح کے کاموں میں ملوث ہوتا ہے بے وقوفی۔ بعض اوقات وہ دروازے سے بدسلوکی کرتا ہے اگر یہ اس کے لئے فوراً نہیں کہلاتا تو۔ اس کے غصے میں وہ ٹوٹ جاتا ہے جو بھی مشین یا اس کا حصہ اس کے ہاتھ میں ہوسکتا ہے ، اور اس جانور کو گالی دیتا ہے جو قلمو میں نہیں ہوتا ہے۔

نے فرمایا: لعنت نہ کرو said ایک شخص کی چادر ہوا کے ساتھ اڑ گئی اور اس نے اس پر لعنت بھیج دی۔ اللہ کے رسول یہ ، کیونکہ یہ خدا کے احکامات کا پابند ہے اور یہ اس کے ماتحت ہے۔ وہ جو کسی چیز پر لعنت بھیجتا ہے (اس کے مستحق نہیں تھے پھر اس پر لعنت آری ہے۔)"(ترمدی

غصے کی بہت سی برائیاں ہیں ، اور ان کے نتائج زیادہ تباہ کن ہیں۔ لہذا یہ کہا جاتا ہے کہ غصے کے وقت خود کو قلمو میں رکھنا کنٹرول کے قابل تعریف اور نیک افراد کا ثبوت ہے رواداری کی ملامت

نے پوچھا تھا: "تم کس کو مضبوط کہتے ہو؟" لوگ Messenger ابن مسعود نے روایت کیا ہے کہ رسول اللہ جواب دیا: "جس کو کسی نے بھی نمسک نہ دی ہو اسے ہمارے درمیان مضبوط کہا جاتا ہے۔" اس نے کہا: "ہیں، ٹنڈا (وہ ہے جو اپنے غصے میں اپنے آپ کو قلمو کرتا ہے۔)"(مسلم

ایک شخص نے نبی سے درخواست کی: "مجھے کچھ نصیحت کریں ، لیکن اتنا لمبا نہیں کہ میں کروں نے فرمایا: "غصہ نہ کرو۔"(ملک) اس سے بہتر اور چھوٹا اور کیا جواب ہوسکتا ہے said بھول جاؤ۔"نبی ایک

اللہ کے رسول نے ہمیشہ مزاج اور اس کے ماحول کو اہمیت دی انفرادی اور ان کو بنیادیت اور تربیت دینے میں گروہیں۔ وہ اپنی تقریر لمبا کرتا یا مختصر کرتا تھا اس موقع کے تقاضوں کے مطابق۔

جلیلہ (نور اسلام سے قل جلیلت) کو ختم کرنے کے لئے جو کوششیں کی گئیں ان میں سے دو تھے بنیادیں: ایک سیکھنے کے خلاف لاعلمی اور دوسرا رواداری کے خلاف۔ پہلی جہالت وہ علم ، تقیہ ، واعظوں اور مشوروں کی مدد سے بٹا دیا گیا ، جبکہ دوسرا بٹانا تھا

حق اشاعت ورچوئل یونیورسٹی آف پاکستان ©

ISL2017 - اسلامی علوم

VU

باغیچہ خواہشات کو دینے اور خدا کو روکنے ، وغیرہ کی مدد سے اسلامی دن اپنی جہالت اور شرارت پر فخر کرتے تھے۔

جیسا کہ اس وقت کے ایک عرب شاعر نے کہا ہے: "خیزدار! کسی کو بھی لاعلمی اور برائی کا مظاہرہ نہیں کرنا چاہئے ہمارے سامنے ، ورنہ ہم سب سے زیادہ جاہل اور بدکار ثابت ہوں گے۔

جب اسلام آیا ، اس نے احصاں اور ذہانتیت کی اس شدت کو دور کر دیا ، اور اس کو متعارف کرایا معاشرے میں معافی اور معافی کا عمل اگر کوئی معاف نہیں کرسکتا تو پھر ایک کو دیا گیا انصاف کے ساتھ کام کرنے کا حکم۔ اس مقصد کو تب ہی حاصل کیا جاسکتا ہے جب غصے اور غضب کو برقرار رکھا جاسکے عقل کا کنٹرول۔

متعدد اقوال ہیں جن میں نبی۔ نے عربوں کی امامت کرنے کی ہدایت کی ہے ان کو اس نظریہ کی حد تک ، ظلم ، جارحیت ، غصے اور غضب کا مظہر رہا ، دائرہ اسلام سے باہر کا اعلان کیا۔ وہ چیزیں جو ایک گروپ کو متحد کرتی ہیں اور اس کو پریشان نہیں ہوتے دینی ہیں غلط استعمال وغیرہ کو ، اس اتحاد کو توڑنے والا ایجنٹ قرار دیا گیا ہے۔

نے فرمایا: "کسی مسلمان کو گالی دینا بدکاری ہے ، اور اس کا جھگڑا اور لڑائی جھگڑا ہے said نبی

(حصہ - )بحاری

انہوں نے یہ بھی کہا: "جب نو مسلمان ملتے ہیں تو ان کے درمیان اللہ کی طرف سے ایک پردہ لٹ جتا ہے۔ جب ایک (دونوں دوسرے کو فحش باتیں کہتے ہیں اور اللہ کے اس پردے کو آفسو دیتے ہیں۔ )بحاری

ایک عربی اسلام کی تعلیمات سیکھنے نئی کریم کے پاس آیا۔ اس سے پہلے اس نے نہ تو دیکھا تھا نبی صلی اللہ علیہ وسلم اور نہ ہی انہیں اپنے پیغام کے بارے میں معلوم تھا۔ اس کا نام جابر بن سلم تھا۔ وہ رولوت کرتے ہیں: "میں نے ایک آدمی کو دیکھا جن کی رائے لوگوں نے نقل کی ہے۔ اگر وہ کچھ کہتا ہے تو لوگ دوسروں تک پہنچتے ہیں۔

میں نے ان سے پوچھا کہ یہ شخص کون ہے؟ انہوں نے کہا کہ وہ اللہ کے رسول ہیں۔ میں نے اس سے کہا: تم ہو سلام (علیک! السلام) اے اللہ کے رسول! اس نے کہا: "اس طرح سلام نہ کرو۔ یہ رب کی سلام ہے " مردہ لیکن یہ کہو کہ آپ پر سلامتی ہو (السلام علیک)۔

کہ عرب کہتے ہیں: "میں نے پوچھا: کیا تم اللہ کے رسول ہیں؟" اس نے جواب دیا: میں اس کا رسول ہوں جس کی حیثیت سے آپ مشکلات کو پکارتے ہو ، اور وہ آپ کی مشکلات کو دور کرتا ہے ، اور اگر قسط آپ کو اور آپ کو پکڑتا ہے اس کو پکارا ، وہ تمہارے لئے گھاس اگاتا ہے۔ اور اگر آپ بنجر میدان میں اپنا پیاز کھو دیتے ہیں تو آپ اسے فون کرتے ہیں اور بنے فرمایا The وہ آپ کا پیاز آپ کو واپس کرنے کا سبب بنتا ہے۔ "وہ کہتا ہے کہ میں نے اس سے کہا:" مجھے نصیحت کرو۔ "میں کسی کو گالی نہیں دیتا۔" اسی کے مطابق ، اس کے بعد میں نے کسی آزاد آدمی ، غلام ، اونٹ اور بکری کا غلط استعمال نہیں کیا۔ تب اس نے کہا: 'کسی بھی فضیلت کو معنی پر مت سمجھو ، خواہ یہ آپ کے بھائی کی مسکراہٹ سے بات ہو۔ یہ بھی ایک نیک عمل ہے۔' پھر اس نے کہا: 'اگر کوئی آپ کو ملامت کرے اور آپ کو کسی پر شرم محسوس کرے اپنے عیوں میں سے ، اسے کسی بھی عیب پر شرم محسوس نہ کریں ، کیوں کہ اس کا یہ عمل ثابت ہوگا (اس کے لئے تکلیف ہے۔)"(ابوداؤد

محمد (ص) معاف کرنا

اس حصے سے آپ کو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے کردار اور ان کی ایک جھلک مل سکتی ہے خصوصیات

محمد کی ایک اور بڑی خوبی یہ تھی کہ اس نے ذاتی وجوہ کی بنا پر کبھی کسی سے بدلہ نہیں لیا اور اپنے سخت دشمنوں عاتشہ کو ہمیشہ معاف کر دیا ، خدا کے رسول نے کبھی انتقام نہیں لیا کسی کی طرف سے اپنی طرف سے اس نے یہ بھی کہا کہ خدا کا رسول اس میں غیر مہذب یا فحش نہیں تھا تقریر ، نہ ہی وہ گلیوں میں اونچی آواز میں نکلا تھا ، اور نہ ہی وہ برائی کا بدلہ لوٹا تھا ، لیکن وہ معاف کرتا تھا اور معافی قریش کے لوگوں نے اسے ٹالنا ، طنز کیا اور اس کا مذاق اڑایا ، مارا پھینکا اور زیادتی کی انہوں نے اسے قتل کرنے کی کوشش کی اور جب وہ منہ پر فرار ہوا تو انہوں نے اس کے خلاف ابھی تک بہت سی جنگیں کیں کی فوج کے ساتھ فتح مکہ مکرمہ میں داخل ہوا ، اس نے کسی سے بدلہ نہیں لیا جس نے سب کو معاف کر دیا 10۰00 یہاں تک کہ اس کا سب سے مہلک دشمن ابو سفیان ، جس نے بہت ساری لڑائی لڑی تھی ، اور اسے معاف کر دیا گیا اس کے گھر میں قیام بھی معاف ہو گیا

طائف کے قحطیان ، جب اس شہر میں تشریف لائے تو اس نے پتھراؤ کرنے کے لئے بہت سی حرکتیں کیں ، ان کو اسلام کی دعوت دینے کے حکم سے ، منینہ کے منافقین کے رہنما عبداللہ بن ابیہ کو بھی معاف کر دیا

معاف کیا گیا تھا محمد نے ان کی نماز جنازہ پڑھائی اور خدا سے اس کی مغفرت کے لئے دعا کی قرآن نے اس واقعے کا ان الفاظ میں ذکر کیا ہے: "(اے محمد) کبھی بھی ان میں سے کسی کے لئے دعا نہیں کرتے ہیں نہ مرے ، نہ اس کی قبر کے پس کھڑے ہو جاؤ وہ خدا اور اس کے رسول سے کفر کرتے ہیں اور وہ مرتے ہی مر گئے بدکار تھے "عبداللہ بن ابیہ نے ساری زندگی محمد اور اسلام کے خلاف کام کیا اور کوئی کام نہیں چھوڑا

حق اشاعت ورچوئل یونیورسٹی آف پاکستان ©

ISL2017 - اسلامی علوم

اسے ہندامی میں لائے اور اپنے مشن کو شکست دینے کی کوشش میں پتھراؤ کیا اور اس نے اپنا 300 واپس لے لیا توڑ دیا broke اور ادھ کی جنگ میں حامیوں اور اس نے جس مسلمان میں مشغول تھا اس کی کمر کو تقریباً پیغمبر اسلام اور مسلمانوں کے خلاف دشمنی کی سازشیں اور حرکتیں وہی تھے جس نے اسلام کو بلند کیا ، نے اپنے حلیف کے ذریعہ اپنی بیوی کے بارے میں گھوٹلا پھیلاتے ہوئے خدا کے رسول کو ہندام کیا K اگر عتشتہ

بیشک! جو لوگ ہندابی پھیلاتے ہیں وہ آپ کے درمیان ایک گروہ ہیں یہ سمجھنا کہ یہ آپ کے لئے برا کام نہیں ہے ، نہیں ، یہ ہے" تمہارے لئے بھلائی ان میں سے ہر ایک کو ہوگی جو اس نے گدھے سے کیا ہے۔ اور جیسا کہ اس کا [ان میں جن کا زیادہ حصہ اس میں تھا ، اس کا عذاب ایک سخت عذاب ہے "[القرآن 24:11

ایک حبشی غلام ، جس نے احد ، محمد کے چچا ، احد کی لڑائی میں ، اور اس کے بعد ، کو قتل کیا" فتح مکہ نے اسلام قبول کیا اور اس کے پاس آ گیا ، معاف ہو گیا ابو سفیان کی ایلیہ نے اس کو کاٹ دیا تھا حمزہ کا سینہ اور احد کی لڑائی میں اس کے چکر اور دل کو ٹکڑے ٹکڑے کر کے وہ خاموشی سے اس کے پاس آئی نبی اور اسلام قبول کیا اس نے اسے پہچان لیا لیکن کچھ نہیں کیا وہ اس سے بہت متاثر ہوئی انہوں نے کہا ، "اللہ کے رسول! میری آنکھوں میں اس سے زیادہ کوئی خیمہ ویران نہیں تھا "تمہارا! لیکن آج میری آنکھوں میں تمہارا خیمہ زیادہ خوبصورت نہیں ہے

اکرام ، ابوجبل کا بیٹا ، خدا کے رسول اور اسلام کا ایک بہت بڑا دشمن تھا کے پاس لایا to فتح مکہ مکرمہ اور یمن چلی گئیں ان کی ایلیہ نے اسلام قبول کیا اور اسے رسول اللہ "خدا محمد نے اسے دیکھ کر خوشی ہوئی اور ان کا استقبال ان الفاظ کے ساتھ کیا: "اے مہاجر سوار ، خوشی آمدید بن ارنایا ، جو مکہ مکرمہ کے ایک سردار تھے ، وہ بھی محمد اور اسلام کا ایک بہت بڑا دشمن تھا bin سفر اس نے عمیر ابن وہب کو ، انعام کے وعدے کے ساتھ ، محمد کو قتل کرنے کے لئے بھیجا فتح ہوئی ، وہ بھاگتا ہوا جدہ گیا اور امید کی کہ بحر یمن میں عمیر ابن وہب آیا "نے کہا ، "خدا کے رسول! سفوان ابن امیہ اپنے قبیلے کا ایک سردار ہے ، وہ بھاگ گیا ہے۔ said محمد خوف سے اور خود کو سمندر میں پھینک دے گا "جب اسے واپس آیا تو اسے تحفظ دیا گیا

محمد سے درخواست کی کہ وہ اسے دو مہینے کے بارے میں سوچے کہ اسے چار مہینے دینے گئے اور پھر وہ اپنی مرضی سے مسلمان ہوا

حابر ابن الاسود محمد اوراسلام کا دوسرا شیطانی دشمن تھا جس نے اس کو متاثر کیا تھا حضور کی بیٹی زینب کو شدید چوٹ تھی ، وہ حاملہ تھیں اور ہجرت کر رہی تھیں منینہ مکہ کے مشرکین نے اس کی راہ میں رکاوٹ پیدا کردی اور حجر بن الاسود نے جان بوجھ کر اسے پھینک دیا اونٹ سے نیچے وہ بری طرح سے چوٹ لگی تھی اور اس کی اسقاط حمل ہوئی تھی کہ اس نے بہت سے دوسرے جرائم کا ارتکاب کیا تھا ٹھیک ہے وہ بھاگتا فارس چلا گیا تھا لیکن پھر وہ محمد کے پاس آیا ، جس نے اسے معاف کر دیا

وہ سب معافی مانگتے تھے اور اس کے خلاف کسی بھی طرح کا جرم یا جارحیت اتنا بڑا نہیں تھا اس کے ذریعہ معاف کیا وہ معافی اور مہربانی کا مکمل نمونہ تھا ، جیسا کہ رب میں ذکر کیا گیا ہے :قرآن کی مندرجہ ذیل آیت

"اے محمد ( معاف کرو ، اور احسان کا حکم دو ، اور جاہلوں سے منہ پھیر لو)" [قرآن 7: 199]

اس نے ہمیشہ بخشش اور احسن سلوک کے ساتھ برائی کو دور کیا ، کیونکہ اس کے خیال میں ، ایک توبیخ ہے وہ زہر سے بہتر تھا اس کا مقنا اور اس پر عمل کیا کہ محبت نفرت اور جارحیت کو ناکام بنا سکتی ہے معافی کے ذریعہ فتح حاصل کی جاسکتی ہے۔ اس نے لوگوں کے علم کو جلتے ہوئے جہالت پر قابو پایا اسلام ، اور لوگوں کے ساتھ احمقہ اور برے سلوک کرنے والا ، اس کے مغفرت کے ساتھ ، ان کے ساتھ لوگوں کو گدھ اور جرم کی غلامی سے آزاد کیا ، اور انہیں اسلام کا عظیم دوست بھی بنایا :قرآن کی مندرجہ ذیل آیت کی صحیح تصویر

ی اور برائی ایک جیسے نہیں ہیں برائیوں کو بہتر سے دفع کردیں پھر وہ ، جس کے اور آپ کے درمیان وہاں ہےand" [قرآن 41:34]

"نفرت تھی ، بن جائے گا گویا وہ ایک دوست دوست تھا

